



تکاتِ نوریہ
نورِ پیہ شریف

تصنیف

حضرت سید عبد اللہ نورى

بن

حضرت شاہ محمد مسوق
رحمۃ اللہ علیہ





فکاتِ نوریہ
نورِ بہ شریف

تقریب

حضرت سید عبداللہ نورمی

بیت

حضرت شاہ محمد مقیم رحمۃ اللہ علیہ



نکاتِ نورانی

ترجمہ

نورِ شریف

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

تصنیف

حضرت عبداللہ فوری بن حضرت شاہ محمد مقیم رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

پروفیسر محمد لطیف عاصمی

شاہِ مقیم اکبرؒ کی گنجِ افضال

مستور، محبوبیت اللہ جناب سید عمر اللہ
چو قسیم کلام اللہ کتاب سید اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ

فَتَكُنْ بَيْنَ الَّذِينَ آمَنُوا

مُحَرِّجُهُمْ إِلَى قَوْمٍ

الظُّلُمِ إِلَى الْبُؤْسِ

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

ترجمہ: اللہ (تعالیٰ) ایمان والوں کا دوست ہے۔

انہیں تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔

(القرآن)



اللَّهُ

يَا عَزِيزُ

محمد لطیف العاصی عفی عنہ لکچرار فارسی گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ
مقیم قنبر پارک مرید کے

۲۰ جون ۱۹۹۵

۲۰ مخم الخ امه: جمعة

ALICE HADEN

Sped. Extra. Ali Shah Shikari

Tel. No. 04449.04490

HUJRA SHAH HADI
DISTT. DELARA

Dis. 1994

ایک روز کی سعادت نصیب ہوئی

مدرسه فنی و حرفه‌ای علم و صنعت ایران . آدرس مشهد

یعنی یہ کتاب (فوریہ مترغیہ) کو قسم

شرف خط ایک

پہ نور چشمی حضرت محمد عظیمؐ سپہ عیالہ افشاریؑ

نورہ شریف معروف ہے۔ یہ زہری ہے۔

فیس کے اجرائی کے لیے حکومت عام فیس روٹ اجرائی واجب

علم سے سیکھو یہی تو پھر علم ہے؟ اے بھائیوں و بہنوں!

16

Lactuca scariola

June 18th

1216

1926

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جہاں کہ تعریف ہو خدا کی بزرگی کی جس نے اپنے سوا کسی دوسرے کو وجود کی نسبت نہ بخشی کہ جب فقر تکمیل کا مرتبہ پالیتا ہے تو وہ اللہ کی ذات میں سما کر خود وہی ذات بن جاتا ہے اور درود ہو محمد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو منظر ذات باری و منظر خدائی برتر ہیں اور ذاتی مقام پر کہ میں احمد بغیر مسم ہوں اور عہد کے مقام پر کہ میں سرور ہوں اس کا بندہ اور رسول ہوں کہ جب بچپن سے ان کی ستاؤں طبع بلوغت کے درجہ کو پہنچی تو حضرت قبلہ مگھای کے وصال کے موقع پر رخصی اللہ عنہ اور وہ اللہ پر راضی ہوئے اور ان کی برکت سے جناب احمدؑ شہنشاہ قلب لا یتقلب اللہ کے پیاروں میں سے مسعود اولیاءوں کے سرور اور وارث ولایت بے انتہا اور فقر و رویشی کے لئے فخر اور جن کی شان سے ادھام پڑے رہتے ہیں اور وہ دور اندیش ہیں ان کی جناب میں عرض قبول ہوئی اور جس کے مقابل کوئی آدمی صورت و معنی کے لحاظ سے نہیں اور وہ مقبول و مبارک الہی ہیں۔ ایک بزرگوں کے طریقہ کے مطابق انہوں نے تظہیر فرمائی اور اس سے تھوڑے عرصہ بعد ذاتی منزل سے بڑی منزل کو ہمدھارے ان کی یہ مصروفیت وہی تظہیر تھی یہاں تک کہ عمر مبارک ان کی چالیس سال یا زیادہ تھی اور قیاس قریب یہ بات ہے کہ وہ اس عمر میں زندہ تھے جب بحر معرفت میں کوشش کر رہے تھے تاکہ مقصود کو پالیں اور مدت گزر گئی اور مجھ فقیر کی عمر پچانوہ کی کسر میں کم یا زیادہ ہوئی اور بے چینی و بے قراری حصول مقصد سے گزر گئی اور چونکہ شہنشاہی بخشش کا سند رہے انتہا دے بے کنار ہے جب ایک عنوان کے تحت انہوں نے چاہا کہ اُس کے درجات کو مخصوص طریق سے جس سے کسی کو بھی تظہیر نہ فرمائی تھی بتانا شروع کیا چند سال ہی صحبت سے استفادہ کیا ہو گا اور یہ کہ اس رستہ

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

کے قتال کسی جی کتب میں مذکور نہیں تو سب الحکم میں نے ان کو تحریر کر لیا اور اس رسد کا نام "تکات قریب فی ترتیب طالبین الہدیہ" رکھ دیا تاکہ ہر وہ شخص جو اس خاص طریق کا محرم ہو اور جو خصوصاً خود پر تربیت الہیہ سے تعلق رکھتا ہے اس طریق میں تربیت کا محتاج نہ ہو کہ اس رسد میں پانچ گریہیں (پنچک) تھیں اور وہ ہیں اللہ پر گزاں میں رسوم و رواج کو داخل نہ ہونے دے ہو کہ انکار بھول کے حکم میں ہیں اور اس فرقے سے کسی نے بھی کسی شخص کی لیے عرصہ تک تربیت نہیں کی اور مستقل میں بھی نہیں کرے گا اور یہ توفیق ہمارے مرشد شہنشاہ کا ہی خاص ہے جو وقار پذیر ہوتی۔

اگر حضور پر نور برائے دفع گل آفتاب بعد از نماز فجر اکسین دلدہ سورہ فاتحہ مع ہم اللہ پڑھے اور ظہر کے بعد پائیں دلدہ، عصر کے بعد تینیں دلدہ، مغرب کے بعد چوبیس دفعہ اور عشاء کے بعد پچیس دفعہ پڑھے اور درود حضرت محمد صلی اللہ وآلہ وسلم کی ذات کو بھیجے ایضا میں وقت نماز ہو ہر مطلوب و مقصود کے لئے تو اپنے سامنے کی طرف آیتہ الکرسی پڑھ کر دم کرے اور ایک دفعہ پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دم کرے اور ایک دفعہ بائیں ہاتھ کی طرف، ایک دفعہ اپنی چوڑھی کی طرف، ایک دفعہ اپنے اوپر کی طرف آسمان کی سمت دم کرے، ایک دفعہ اپنے پاؤں کی زمین پر اور ایک دفعہ تمام جسمانی اعضاء پر دم کرے مجموعی طور پر سات مرتبہ ہو۔ ایضا برائے دینی و دنیوی امور کی سلامتی جب کہ دشمن کے ساتھ جنگ کا ارادہ ہو تو سورۃ فاتحہ قریش سورۃ سات دفعہ پڑھ کر اپنے تمام اعضاء پر دم کرے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے تمام اعضاء پر اور ان سب لوگوں پر جو ہمراہ ہوں اشارے سے دم کرے ایضا برائے شکست دشمن جب کہ سامنے آجائے اور نظر آئے لگے تو حضرت محبوب سبحانی کا اسم

اعظم رضی اللہ عنہ اور وہ اللہ پر ماضی ہوتے اکسین دلدہ پڑھ کر دم کرے مگر اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھاتے ہوتے اور آپس میں ملاتے ہوں اور ہاتھوں کی سمت دشمن کی طرف ہو اس طرح کہ دم کا ہر جھڑک دشمن کی طرف جاری ہو جائے حضرت شہنشاہ کو یاد کرے اور امداد طلب کرے تمام دشمن شکست کھا جائیں گے ایضا برائے حصول رزق مسلسل۔ فجر کی نماز میں فرض اور صنت کے درمیان سورۃ اذا جاء پچھا دفعہ پڑھے اور عشاء کی نماز فرض و وتر کے درمیان یا عی یا قیوم لا الہ الا انت لا یجوز انک انی شکست بین الطالین پڑھے اگر صاحب اولاد ہو تو ایک سو دفعہ اور اگر بے اولاد ہو تو ایک ہزار دفعہ پڑھے ایضا برائے سب واللہ غالب علی امین وولا سبکی انکسر الناس لا یفلتوں ایک سو بار پڑھے اور ہر دفعہ پڑھنے میں اپنے دائیں ہاتھ کی منگی بند کرے اور تھوڑی سی منگی کھول کر دم کرے یہاں تک کہ سو دفعہ مکمل کر لے اور پھر منگی کو مضبوطی سے بند کر لے جب اپنے مطلوب کے نزدیک جاتے تو منگی کھولے اور اس شخص کے دل کی سمت ہاتھ کر کے اپنے ہاتھ پر دم کرے ایضا برائے برکت اور زیادتی رزق و غلہ یہ تین آیات قرآنہ کسی سٹی کے گوند یا برتن پر جسے پانی نے سنا نہ کیا ہو لکھے اس کے منہ کو تنگ نہ کرے ڈھکنے یا دوسرے برتن کو اس پر رکھ دے اور تھوڑے سے غلہ پر بھی تینوں آیات دم کرے کہ ایک ذرا ہر قھوک بھی اس پر پڑھے اور یہ دم کیا ہو غلہ ڈھیر یا ذخیرہ کئے ہوتے غلہ میں بکھیر دے اور خرچ کے لئے ایک شخص کے خزانہ و سرا آدمی نہ جا کر لائے وہ باد صوبہ اور کسی پیمانے یا تراد سے نہ تو لے آیات کریمہ یہ ہے سئل الذین یشیقون آہ والہم فی سبیل اللہ ان کلمات واللہ علی کلیم تک پڑھے

اگر کسی نے بارش بند کر رکھی ہو اور اسے کھولنا چاہے تو چاہیے تو یا دس اشخاص اپنے دائیں ہاتھوں کو کھڑے ہو کر آسمان کی طرف بلند کریں اور شہادت کی انگلی سب کی

انہی جہتی ہو اپنی زبان سے بلا خوف و جہل بلند آواز میں کافی کافی چند دفعہ کہیں

ایضاً ایسی حد بندی کی گئی ہے جس میں دشمن داخل ہونے نہ پائے۔ اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر اپنے چاروں طرف جتنا چاہے تصور مقرر کر لے اور تصور کے مطابق انگلی گھماتے اور اپنی زبان سے لا اقل ۱۰۰۰ کوٹ بار بار یا کھار سول اللہ چاہے دودان مار یا اور اپنے تصور میں قلعہ مقرر کرے۔

ایضاً برائے دفع دشمن۔ کھرا ہو کر دشمن کی طرف منہ کرے اور بلند آواز سے بے پرواہ ہو کر قصیدہ پڑھے۔

ایضاً برائے اکثرت جنگی از جانب دشمن۔ وضو کرے اگر پانی صحت ہو تو تیمم کر لے اور ایک دفعہ پڑھ کر دم کرے نہ کھلتے ہیں گل تیراں عوار میں بند گان سکھ جان دھاوے نہ نہ منہ تیراں نہ اگر دلت ہو تو مندرجہ ذیل الفاظ کہے سکھ جان دھاوے دلت مندرجہ ذیل کی بات

ایضاً عین وقت پر سنی کا ایک قصیدہ پڑھ انھوں میں بکڑے اور ہر روز انھوں کی سنی کو محفوظ کرے اگر باتیں اچھی کی سنی کو رنگ اور خوشگوار کی کرنے والے کے گھر میں ہونے تو اس کا گھر بند ہو جائے اگر اس صورت کو وہ نہ چاہے تو اس گھر کی سنی کہو کہ علیحدہ کر دے اور باتیں اچھی کی سنی اس کے گھر میں جائے

ایضاً اگر دشمن قریب تر آ گیا ہو تو سات دفعہ سورۃ قریش پڑھ کر اس کی طرف دم کرے اللہ تعالیٰ دشمن مطلوب ہو جائے

ایضاً آیت کریمہ **إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** کاغذ کے پتہ پر لکھ کر کسی شہر میں

رہا ہو اس میں اور غمت کی بناء تر جگہ یا کسی اور جگہ پر آیت کریمہ کو کھردی شکل میں لکھے اور حروف کی سمت دشمن کی طرف کرے تو وہ شہر پر قدرت و قہر نہ پائے گا اور شہر کے لوگ صاب آئیں گے اللہ تعالیٰ

ایضاً برائے مطلوب کرنے دشمن کے ۱۔ قصیدہ ہر روز تین دفعہ کہ خود پڑھے اور پڑھنے وقت اپنا منہ دشمن کی طرف کرے اور ہر دفعہ جب قصیدہ ختم ہو تو یہی نکلوی چکڑ کر دشمن کی طرف زمین پر اسے اور دل میں دشمن کو عاجز کرنے کا تصور کرے

ایضاً اگر کسی کام کے لئے سفر اختیار کرے تو چاہیے کہ وہی کام کا سفر شروع کرے۔ ایضاً ہر دنیاوی کام کے شروع کرنے یا کسی جگہ جانے کا ارادہ کرنے سے پہلے اس جگہ کو دھیان میں رکھے کہ اپنے دلچسپی کے سوا اس سے سانس شروع کرے اور اگر باتیں تھنے سے سانس شروع ہو تو کام نہ کرے

ایضاً اگر دنیاوی کام کے لئے کسی شخص سے بات کرنا ہو مگر مشرق سمت نہ کر کے سنے اگر کوئی اور کاوش آ جائے تو پہرہ جنوب کی طرف کرے

ایضاً ظہری جمعیت اور اولاد کے لئے ہر روز ہزار دفعہ دود ہزار پڑھے ایضاً طالب مالک کو چاہیے کہ جب تک منزل ملوک میں ہو کسی کے لئے دعا یا بددعا نہ کرے اگر کسی کا تو دعا کے بدلے دس یا بیس یوم اپنے ولیہ سے منہایا کم کرے اور اگر بددعا کرے تو چالیس روز اپنے ولیہ سے کم کرے یعنی کھادے اور یہ مدت پھر پوری کرے

نکتہ۔ اگر طالب غن کی باتیں سننے سے اپنے کانوں کو روک لے تو اس کے کام سازی دنیا کی باتیں سن سکنے کی اہلیت پائیں گے اگر آنکھیں غفلت کو دیکھنے سے بند

کرے تو آنکھیں ہر بار دھپ چڑھوں کو دیکھنے کی صلاحیت پائیں گی اگر دنیاوی معاملات کو سوزانے کا علم اپنے دماغ سے نکال دے تو علم الہی جو ہمیشہ سے ہے دکھائی دے گا۔ اگر حسب دنیا ترک کر دے تو حسب حق تبدیلی غالب آ جائے اور ان مرتبوں کا حاصل ہونا کثرت سے نوافل پڑھنے عبادت الہی میں مصروف رہنے سے حاصل ہوتا ہے۔

نکتہ ۱۰ ہندی ہمدانی نکال تسبیح کی کال یعنی موت

نکتہ ۱۱ ولایت کے معنی تمام موجودات کا مالک ہونا ہے نہ کہ ملک و ملکوت پر قابض ہونا وغیرہ

نکتہ ۱۲ فقیر وہ شخص ہے جو خود ذات حق میں داخل ہو جائے باوجود اس مرتبہ کے حصول کے اپنے آپ کو بندہ شمار کرے۔

نکتہ ۱۳ ہندی ہمدانی و سنگتی پروان یعنی جو کچھ حکم ہو اور فرمان جاری ہو مرشد کے دوبارے اس کو ہستاد و شرف جانے اور مضبوطی سے اس پر قائم ہو جائے

نکتہ ۱۴ ادویہ کی عبادت یا معرفت اس دار فنا نکلا ہوتا ہے جیسے سانپ کا اپنی کینٹھیلی سے نکلتا کہ موت کی غشی نہ موت اور نہ جان کنڈن اور نہ اس کے سوا جو شخص کہ اہل کشف ہوتا ہے ان احوال صریحاً و ظاہر کو دیکھتا ہے اور عام چیزوں کی طرح جانتا ہے **اِنْ اَدْرَاہُ اللّٰہُ لَا یَسْکُتُوْنَ ہَلْ یَسْئَلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی خَلْوِیْہِ** روایت اس بات کی کوہ ہے

نکتہ ۱۵ اہل طریق سلطان ابوالوقت ہوتا ہے اور دیگر یہ سب اس وقت ہوتے ہیں۔

نکتہ ۱۶ ہر وہ شخص جس کی فکر دیکھنے والی ہو کئی راستے کو دوسرے تمام طریقے جو

تہذیبوں میں ہیں شہادت کے محتاج ہیں۔

نکتہ ۱۷ دل کی قسلی قسلی و تصور کے ساتھ تمام مراتب سلوک کے لئے لازمی طور پر ہر توانی ہے کیونکہ تمام مراتب الہی کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں۔

نکتہ ۱۸ ہر مجید جو کہ حقیر آنکھوں (باطنی آنکھوں) سے دیکھا جاسکتا ہے شیطان کو اس میں ہرگز دخل نہیں اور خواب کی حالت میں دخل اندازی کر لیتا ہے اس محویت کو جو کہ خواب کے قریب اس میں بھی

نکتہ ۱۹ دل کی شکستگی اس خوشی سے حاصل ہوتی ہے جو طریق سلوک پر چلنے سے لیتی ہے اور دوسرے کے غم سے شکوفہ کی طرح ہر مجاہد جاتی ہے۔

نکتہ ۲۰ صاحب سلطان ایسے طریق کو میں کا کوئی دوسرا مخالف ہو اور اس کی مخالفت ہرگز اس کے دل میں پریشانی پیدا نہ کرے اور خود کو شغل میں مشغول رکھے کہ کسی بھی طرح کی برائی اسے نہیں پہنچے گی اور کم نظر نہ ہو گا کیونکہ صاحب اختیار نے راستے کو دیکھا ہوتا ہے اور جو کچھ ہوتا ہے چشم نہانی سے دیکھتا ہے۔

نکتہ ۲۱ شروع میں جب طالب پر اسرار جلوہ ظاہر کرنے لگیں تو وہ طالب راہ اس مجھوٹے درخت کی مانند ہوتا ہے جو اکیلا مضبوط نہ ہوا ہو اگر کسی کے حق میں دعا یا بد دعا کرے تو قبول ہو جاتے کی لیکن وہ درخت جڑوں سے اکھڑ جاتے گا پیاپیے کہ اس اختیار سے اپنے آپ کو دور رکھے اور جب کمال حاصل کر لیتا ہے بڑے درخت کی طرح اس کی جڑیں اور تن مضبوط ہو جاتا ہے اور اکھڑ جانے کے خوف کا بوجھ نہیں رکھتا جو کچھ کرتا ہے نثار ہوتا ہے۔

نکتہ ۲۲ عقلمند و دانایا شخص وہ ہوتا ہے جو تینوں عالموں سے آگاہ و باخبر ہو عالم ارواح

کہ دنیا میں آنے سے پہلے اس جگہ تھا اور عالم دنیا اور عالم برزخ کہ وہاں جلتے گا اور فقیر کو بھی اس علم سے بہت زیادہ آگاہ کیا گیا اور عام لوگ اس عالم سے جو اس بلکہ باتیں کے خبر رکھیں گے اور افسی و مستقبل سے نہیں اس عنوان سے برزخ میں بھی

نکتہ :- خاص عمل سے غیر کا خطرہ اور جہان کا شور و غل اس کی طبیعت کے گوشوں میں نہ جائے گا بلکہ اس کی ہونک نہ رہے گی

نکتہ :- عارف لوگوں کی اس دنیا میں اوقات ایک دوسرے کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو اس دنیا میں ہیں زمین پر سفر کر کے جانے کی طرح نہیں بلکہ اس تصور کی طرح ہے جو کہ آگہ جھپکنے کے ساتھ ہزاروں میلوں کا سفر کر کے پہلے جاتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں۔ اپنا جانا اور دوسرے کی طرف سے اپنی بات سے ثابت اور تمکین شدہ ہے۔

نکتہ :- صاحب کرامت بننے کے عمل میں مصروف شخص کو چاہیے کہ دنیوی خوف و خطرہ اور کسی دہم دوساں کو دل میں نہ آنے دے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو تمام صحیحوں سے محفوظ رکھے گا۔ خاص طور پر جب منزل پہنچاں میں پہنچ کر کتنا طاقتور اور قوی ہو جاتا ہے کہ پھر اگر کوئی شخص دوسری طرف سے اس جگہ پہنچ جائے تو تمام دنیا ہلک و برہا کر دے اور اس بات کو خاص طور پر محفوظ رکھے تاکہ مرتبہ کمال تک رسائی ہو سکے۔

پہنچنے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسد باری تعالیٰ کے تمام علوم اور سب کی طاقتوں کو جو کہ مہلات و مہلات اور منزلوں میں بدرجہ کمال و تمام میں رکھتے تھے یا جو اس کے ایک ذرہ بھر اس قوت کا اپنے دشمنوں اور مخالفوں پر ظاہر نہ فرماتے تھے اور پوشیدہ رکھتے تھے اور ظاہری قوت کو جو شمشیر ظہری سے عبارت ہے کام

لیجے ہیں اور جنگ کیا کرتے تھے۔ لہذا جب رسول اللہ کی شریعت و اولیات اولاد و نسل کی ہمیشہ ہی رہے گی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ نہ ہوتے۔

نکتہ :- طالب کو چاہیے کہ کسی شخص کے بارے میں پریشان خاطر نہ ہو اور اسے دشمن نہ جانے کہ اصلی فاعل اس کا اللہ تعالیٰ کی قات ہے اگر کوئی لکڑی (دلائی) سے مرے تو اس کوئی پر ہمارا نہیں ہونے کی کوئی وجہ نہیں کہ اس کا شمار اللہ فاعل وہ شخص ہے اسی طرح بندوق ہے ہمارا مگر بندوق پر نہیں بلکہ بندوق کے مالک سے ہے اور اگر دشمن کے حق میں بدخواہی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چل نیکی و خوبی کا پائے گا۔

نکتہ :- عارفوں کے نزدیک بہشت مشغول عمل ہونا ہے اور دوزخ عمل کو پھوڑا ہے چاہیے کہ رات دن اس میں مشغول رہے اور اس سے پرہیز کرے۔

مسئلہ اصحاب کہف :- بسم اللہ الرحمن الرحیم میں جگہ لکھے اس عنوان سے لکھے الہی بحر مت یطیحا مکمل مینا کشف و طوق تب یونس کثافت یونس یونس بوس لسم کلہم قطعیر میدان جنگ میں رات دفعہ پڑا کہ دشمن کی طرف دم کرے تو دشمن اللہ تعالیٰ شکست کھائے گا اور کافہ پر لکھ کر جھنڈے پر باندھے اور سامنے رکھے اور ہر دن کے لئے کمر میں باندھے اور جب پیدا نش بچے کی ہو جائے تو جلد کھول دے اور اگر لکھ کر بازو میں رکھے گا تو زخموں سے بچا رہے گا اور جھنڈے پر کسی کپڑے میں لپیٹ کر یا کسی اور چیز میں رکھے یا کافہ پر لکھ کر بلندی پر باندھے اسلحہ کی سمت دشمن کی طرف کر کے گیارہ دفعہ پڑھے آکات جنگ کو تباہ کرنے کے لئے توپ کے قریب تر پہنچے تو گیارہ اسمائے مذکورہ آکات حرب بند کرنے کی نیت سے پڑھ کر دم کرے اور اگر پڑھا رہے تو

مختلج رہے گا۔

عمل :- یہ نماز پڑھنا پس رقد اول، آقا تین رقد درود پڑھنے سے بعد سے چار قسم کی تنگی سے محفوظ رہے گا۔ پہلی تنگی رزق دوسری دل کی تنگی تہیٰ قبراور چوتھی تنگی ضرورتاً یہ ہے یاخبر یا فیکون ان اللہ الہ ائمت مسطک اہی کشک بین القالیین ۷

عملِ سورۃ اذا جاءہ اگر سورۃ اول و آخر و اثنی عشر شریف مذکورہ سورہ پڑھے اور مسلسل پڑھتا رہے اسی دورہ کے تو خسیب جاگ اٹھے اگر والدہ کی کے فاجر وقت میں سات دفعہ پڑھے تو روزی میں تقویت پاتا ہے اسی سے مراد معرفت دین ہے اگر جنگ کے لئے سوار ہو تو جنگ سے پہلے سات مرتبہ سورہ مذکورہ پڑھے جنگ میں اس کو فتح کی مدد حاصل ہوگی۔

عمل درود مستغاث :- زکوٰۃ اکتائیں دن آخری دن رات کو عمل کرنے اور
کیا کہ دفعہ استغفار اور تین دفعہ آیت کریمہ جہ کہ مولانا رب العرش العظیم اس
کے بعد تین دفعہ درود غریب اس کے بعد پڑھائے ہو کہ قبل کی طرف منہ کر کے مذکور
درود پڑھے اس کے بعد تین دفعہ درود غریب پڑھتے۔ یہاں تک کہ چالیس دن اور اسی
طرح کرے اور پڑھنے کی جگہ ایک جی مقرر کرے پاک ہو کر کھانے میں زکوٰۃ سے شور
پر اگر دولت مند ہو تو کھی اور گوشت ترک کر دے خصوصاً گوشت ترک کرے اگر
غریب ہو تو یہ خود مسلسل پرہیز ہے اس راستے میں کوئی پرہیز نہیں۔ حضور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی اگر مصافی رکھے بیداری اور جاگنے
کی حالت میں دیکر اسرار بھی حاصل ہوں گے اور پڑھنے کے دوران ایک سفید و پاک
چادر مخصوص طور پر اس مقصد کے لئے محفوظ رکھے اور پڑھنے کے وقت درود مکرم و

۵۰ کہ حضرت مراد کائنات تشریف

عفت گان در ماهارے

مجموعہ کے نام: مجموعہ کتب و رسائل

۱۰ کو کر لیا۔ خیر اور ظاہری حالت سمجھ کر ہوتی ہے۔ یہ دوسرا کل دعا و حمد ترجمات

مگر میں قناعت کرتی ہے جب اس کلمہ پر پہنچے تو اسے تکرار کرے کلمات یہ ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِي لَمْ يَكُنْ يَتَّقِ اللَّهَ حَتَّى يَكُونَ يَتَّقِي النَّاسَ كَمَا يَتَّقِي اللَّهَ

يا حَيُّ يا قَیُّمُ یا مُجِیبُ الدَّعَوَاتِ یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ يَأْتِي الْبَيْتَ لَا يَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا وَجَدَ فِيهِ حَقَّ بَيْتِهِ يَأْتِيهِ يَتَزَوَّدُ مِنْهُ فَأَيُّ كَتِّابٍ لَهُ عَشْرٌ مِثْلُ مَا يَصْعَدُ

جاء في سفر بنار رسول إلى رخصت الله تعالى المتعفات إلى حضرت الله

تغالیٰ مین دفعہ پڑھے بعد میں پانی دفعہ کھد بیدی فیار رسول اللہ بعد از اداستے زکوٰۃ

بیٹے کہ پڑھے اور خوشبو کو لازم نہہرائے اور روزانہ منزل پڑھنے کی منازل تین ہیں

ایک دفعہ اور تین دفعہ یا سات دفعہ اور اس مہینوں کو پڑھنے کے اوقات تین ہیں بعد

ہلاز مشہور اگر پڑے تو دنیا دی کلام اس کے بعد نہ کرتے اور وقت فخر یا وقت ظہر

جد ادائے زکوٰۃ اور اسی کیڑوں کو زن کو بہن کر بیٹھے مدد میں دے دے اگر ایسا نہ

کر چکے تو اور ایک کمرہ دے دے اگر نہ کر سکے تو ایک آدمی کو کھانا کھلا دے۔

12. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

مضمین :- اس اصول یہ ہے کہ اپنے بیش تمام اوقات اور تمام مائنوں کو تصور میں

انصر رنجے اور اوقات اور ان کے اسباب میں غیر حاضر نہ رہے کہ سامنے آنے والا وقت

کثاد مطلب کے لئے۔ اہم ترین ہے اور کثاد مطلب اس بات پر منحصر ہے کہ یہ چند ابتد

میں حال مشکل ہے کہ اکثر اوقات طالب علم بھاگ جاتے ہیں اور پھر پشیمان ہوتے ہیں۔
 جاتے ہیں چاہتے ہیں کہ محبت قدم نہیں اور یہ کہ وہ

نکتہ ۱۔ اگر عاشق مشق کی یاد میں نواسے کوئی مخلوق نہیں ہونی چاہیے۔
 ہر انسان کی حالت خوب کی مستحضر ہوتی ہے اور ہر خوب کی حالت اس کی
 حرف تقاضا کرتی ہے اس کی حالت میں اس کی حرف بدلتے ہوئے ہوتی ہے۔
نکتہ ۲۔ طالب علم چاہیے کہ ساری رات جاگتا رہے

نکتہ ۳۔ قبولیت تیز فرما دیتی ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے
 اور اس سے یہ بات یاد رکھ لے کہ ہر لمحہ سے ہدایت پائے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر لمحہ سے ہدایت
 میں رہنا چاہیے۔

نکتہ ۴۔ اللہ سے آکر ایک شخص کرنا چاہیے کہ جو صورت چاہے آئے اس سے بدول
 نہ ہو

نکتہ ۵۔ زبان کی سہولت کی علامت (حقیق زبان ہونا) یہ ہے اس وقت میں درستی
 زبان ہو سختی زبان کی اس رائے میں منع سے خاموشی اختیار کرے اگر کوئی شخص کوئی
 بات پوچھے تو جوابات سچ ہو کہے مستحق کو درمیان نہ لائے اگر اس سچائی سے کوئی
 ناراض ہو تو اسے دے۔

نکتہ ۶۔ اس مشرب میں کمال یہ ہے ایک سانس میں رات دن میں صانع نہ جائے۔

نکتہ ۷۔ ترک دنیا کا مفہوم اس سے محبت نہ کرنا ہے اور خود کو ہر شخص سے بیگانہ

میں حال مشکل ہے کہ اکثر اوقات طالب علم بھاگ جاتے ہیں اور پھر پشیمان ہوتے ہیں۔
 جاتے ہیں چاہتے ہیں کہ محبت قدم نہیں اور یہ کہ وہ

تو ایسے نہ ہونا اگر وہ پانچے دھکارتے اگر آکر دھکارتے اور
 ہلاتے چونکہ ہر روز ہر وقت تیرا دھکارتے دھکارتے جاتے تو پھر خود دھکارتے
 کے بعد کوئی چیز تیری رہا کرے گاوت نہ رہے کی اور ہر وقت حاضری ہوتی رہے گی
 حاضری میں رکاوٹ تیرے اعمال میں اور اس کے دفعیہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ جب
 ہر وقت کسی دروازے پر آتا رہے گا اور نہیں چھوڑے گا اور دروازے پر آواز دینا
 دہشت کا تو اس وقت قبولیت کی گھڑی آئے حضور قسم سوائیات کاٹا ہے کہ یہ آئے
 میں رکاوٹ نہ ہو اس وقت سب گھڑے ہو جاؤ اور طالب علم مسلسل حاضری
 (حضور کی) بلیر کی تکمیل کے بعد ہوتی ہے جب اس مقام پر پہنچے تو فانی الشیخ
 ہوں

نکتہ ۸۔ محل کے وقت جو خطرہ ہو اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ حضور
 حاصل ہونے سے قبل کھلتے ہیں کے یا انکار اعمال کو بدل دینے کی کوشش کرے تا
 کہ غم سے خطرہ ہو جائے اگر خطرہ اپنی ذات سے پہنچے تو اس کے لیے یہ محال ہے
 دے اور اپنے دل کو اس سے بے فکر کرے۔

نکتہ ۹۔ اور جو صورت حال سامنے آئے اس سے الگ نہ ہونے بلکہ خود کو اس میں
 داخل کرے اور خلقت سے پرہیز کرے مثلاً اگر سمجھ لیا کہ لوگ کی بات ہو تو اسی طرح
 سمجھ لیں مگر خلقت سے محاب نہ کرے۔

نکتہ ۱۰۔ دعا کی قبولیت عام کا وقت وہ ہے جب خلقت آرام کر رہی ہوتی ہے

جانا ہے

نکتہ :- دشمن کا بھی برائی چاہے کہ اس میں اس کی پختی ہلاکت ہے کہ اس سے اس میں اپنی اعلیٰ گاہ کا تو دشمن جلد ترین ہلاک ہو جاتے گا۔

نکتہ :- سیدناہ اگر کسی بھید کی بات سے منہ پھیرے تو ایسا ہو سکتا ہے اور اس میں منہ نہیں پھیر سکتا اگر اس میں کوئی خور ہو تو اس میں اس کی طرف سے اور تباہی جو سیدناہ کی ہے۔

نکتہ :- طالب کو چاہیے کہ اپنے ماضی پر غور کرے اور غیر ماضی پر غور کرے۔

نکتہ :- چار باتوں کی مدد یہ مقام ہے تہنیتی سے پیار کرے اور خلقت سے نفرت ہو جائے۔ یہ عمل جب درست ہو جائے تو چار باتوں کی ضرورت نہیں رہتی۔

نکتہ :- دو چیزوں کو ترک کرنے کی فوجی جو سلسلہ قادریہ کا یہ ہوا ہے اس سے اشارہ علی کو چھوڑنا اور کھانے کو چھوڑنے کی طرف ہے۔

نکتہ :- فقیر ایک ایسا شخص ہے جو خوشی کے موقع پر خوش نہیں ہوتا اور غم پر غم نہیں ہوتا نہ کسی کا دوست ہوتا ہے نہ کسی کا دشمن سر سے لی طرف کسی کو اس سے گناہ نہیں پہنچتا۔

نکتہ :- یقیناً طالب کو چاہیے کہ جیسے جو شخص کو اس کو داتا ہے اور اس کے دل میں ہرگز نہیں سنا اور دوسرے یہ نہیں ہوتا کہ پانی زمین سے نکلے گا۔

نکتہ :- جو کہ اللہ تعالیٰ کی ننگی کرنے والی عورت ہے یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی

ہے اور کہ ہے کہ سیدناہ میں ہے اور اس کی طرف پانی سے ملتی ہے اس ہونے اور بھول میں ہے اس غریب میں

نکتہ :- اگر اللہ حضور علی اللہ علیہ وسلم کے وعاہ سے شرفیاب ہو جائے حیوان نہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ حضور علی اللہ علیہ وسلم کے زندہ میں بہت سے کافروں اور منافقوں سے اس کی زیادتی کی ہے اور ایسے بہت سے واقعات اس سے پہلے ہو چکے ہیں۔

نکتہ :- آنکھوں کی پلکوں سے لکھنا مول سناں کا بھی ایک پندہ یہ قسم ہے ہر شخص ہر امراد کے نظر آنے کی وجہ سے مایوس ہو چکا ہو اس فریضے سے اسے امراد نظر آنے لگیں گے یہ پندہ یہ سریتوں کی تفصیل اور تہ او انشاء اللہ لکھی جائے گی۔

نکتہ :- رضاء الہی کے حصول کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ ہر حال میں راضی رہے اور آخری مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو دینا چاہیے والا تلاش کرتا ہے اور اسے عظیم قوت عطا کرتا ہے ہند تہان قول ہمارے چھری مونڈے قرآن نترائیں اور اپنی قوت ہرگز خرچ نہیں کرتا ہے

نکتہ :- مرتبہ فقر حاصل کرنے کی حکم نیت کرے اور اپنے مرتبے سے ہٹ کر کسی دوسرے مرتبے پر ہرگز گھڑا نہ ہو اور غاشم نہ کرے

نکتہ :- محبت و محبت طالب کے دو بازو ہوتے ہیں اور میچاتی سر ہوتا ہے۔

نکتہ :- ہر قلبی واردات جو طالب پر جلوہ نما ہو اس کی طرف توجہ کر کے اسے دیکھے اور اگر وہ واردات پردے میں چھپ جائے تو چاہیے کہ حسرت اور افسوس نہ کرے اور اس کا سفر بھی نہ ہو کہ اس واردات قلبی سے ہمت واردات قلبی جلوہ گر ہوگی

نکتہ :- حصول دنیا کی خاطر اس کے مال کو کھو دینا اور اسے دھوکہ دے کر سب کو حیلہ سازی کر کے اگر مفاد میں حیلہ زبان کے ذریعہ کو پا کر دھوکہ دینا اور جانے کہ کچھ دے دیا جائے تو اس کو اپنی فرائض سمجھ کر دے دیتے ہیں اس سے بے گناہ و گناہ کے بلکہ اپنے مست کو دھوکہ دینا کی خبر کے حصول کا وسیلہ بناتے کے سوا کچھ نہ ہاں ہذا حقیقی کے کفار کے سوا توجہ نہ کرے کہ جب یہ چیز حاصل ہو گئی تو سب چیزوں پر قبضہ ہو گیا

نکتہ :- محنت کو فتح کے قریب جاسے

نکتہ :- اس راستہ میں دشواری میں آرام و آسانی اور آرام و آسانی میں دشواری و محنت اختیار کر کے توبہ کی راحت پائے گا اور ہمیشہ رہنے والا آرام نصیب ہو گا جو شخص دنیا کی راحت اختیار کرے گا اس نے اپنے اور محل کا ہر دانہ کھول لیا اور راحت سے محروم ہو گیا

بیعت :- جب کوئی دنیا کی خاطر محنت کرتا ہے تو محنت کے پال سے غلامی نہیں پاتا

نکتہ :- عارف کے ہمدردی کے بغیر کی یعنی زیادتی اور کمی اتنی اس کا ہمہ بڑے کا یعنی اس کے دشمن کی دوست برستی جاسے کی شکاکہ دم کا دانہ یا کوئی اور کاشت کریں تو وہ مطلق سنتر نہیں افتاد نہیں ہو جاتا بلکہ غلام کا لباس پہن لیتا ہے اور اس کی حقیقت کی بنا پر ان دونوں میں جو حد میں ہیں اپنی صورت کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور کئی بن جاتے ہیں (الاعتقاد بن جاتے ہیں)

نکتہ :- طریقت کے کام میں تسلی سے معمور دل ہوتا ہے اور جمیعت کا مفہوم یہ

ہے کہ دل الی دوزخ و آگ میں رہتا ہے صرف وہ جانتے کہ دنیاوی و اخروی خوشی و غم کا کچھ نہ ہے اول اول حال بھی کچھ ہوتا ہے اور کچھ نہیں جب اپنے عمل پر غور نہ کیا کرتا کہ وہ اپنے کلمات و اعمال میں مصروف رکھتا ہے تو اس کی دل کی جگہ پر اس کے سکون طبیعت حاصل ہو گا اسی قدر اصرار کا گہر حاصل ہو جائے

نکتہ :- اگر امور دنیوی کا بھی تعلق وہاں طالب حق سے ہو چاہیے کہ فتح حاصل کرنے اور نقصان کے زیادہ رسائی میں آئے زیادہ ہلہ بازی نہ کرے بلکہ جو کچھ اس میں وہ کرتا ہے وہ اپنے عمل (توبہ و اطاعت) میں کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تمام کاموں کی تدبیر ساری اور اس میں رسائی پیدا کرنا ہے ذمہ لیتا ہے اور اسے دنیا کے تمام غموں سے نادم کر دیتا ہے چاہیے اللہ تعالیٰ کی بارے بغیر وہیم و سواس کے کی جائے تا کہ اصرار تو حاصل کرنے کے سوا چارہ کے لائق ہو جائے۔

نکتہ :- بعد عالمی کچھ ہیں کہ میرے فلاں بزرگ کو کہ یا حرقات میں دیکھا ہے محض جھوٹ ہے کیونکہ وہ اس جگہ حاضر ہوتے ہیں اور ملاز پڑھتے ہیں لیکن باطنی آنکھوں سے عام دکھائی نہیں دیتے۔

نکتہ :- اگر مرید طالب میں غلطی صفت ہو اور پیر میں صفت خدائی نہ ہو تو وہ خدا تک رسائی نہیں پاسکتا اور غلطی صفت یہ ہے کہ ارادہ باطن کا چھپاتا اور پیر کی اس کی ایسے کئی جہانوں اور جہاں والوں کا ہدف ظن بن گیا اور اپنے اور بر لخت کا حقوق کو ادا کر لیا اور حکم کی ظاہری مخالفت کی اور باوجود اس کے ہمید ظاہر نہ کیا اور مخالفت اپنے ذمہ لے لی اور پیر میں موجود صفت خدائی مرید کے ساتھ سلوک معاملہ کرتی ہے۔

نکتہ :- مولانا علی اسے تمام نبیوں کے اصرار سے مالک میں داخل ہوا تھا۔

نکتہ :- مرید اگر یہ کی بھی زیادہ تحریک کرے گا اور اس کا علم ہو یہ مرید کے حق میں جھوٹ نہیں ہو گا تیری تعریف کا حساب نہیں یہ پیر کی شان ہے۔

نکتہ :- طریق اہل علم میں ہر چاروں سادہ کے چار فرشتے ہو گئے ہیں کہ مرید دو انگلیوں اور دو کانوں سے ہدایت کے راستے پر پہنچے ہیں اور دل سے اندر داخل ہونا نہیں چاہیے۔

نکتہ :- دین و دنیا کے کاموں کی سپرد داری ان چاروں فرشتوں کے سپرد ہے اسی سبب سے اس عمل کے مالک کو دونوں بہانوں کا کوئی آسیب یا برائی مائل رہ نہیں ہو سکتی۔

نکتہ :- معاشرہ کے لوگ خاص طور پر اس طریق کو جو مال و مقام پر کوئی مرید نہیں رکھتے اگر بھی فیض روحانی اس پر متکشف ہو تو لمبی خواہش نہ کرے کیونکہ اس کی طرف متوجہ ہونا ایسے شخص کی خرابی ہو گا جو کہ بادشاہ سے تو محبت رکھتا ہے اور بادشاہ اور سب لوگوں سے محبت رکھنے کی وجہ سے بادشاہ بھی اس کو لائق محبت نہیں سمجھتا اور وہ بادشاہ سے ایک سوئی بھی مانگ لے تو بادشاہ کے دل میں اس کے متعلق یہ بات پہنچنے کی بھی قیاس کرنا ہے وہ ذات حق کے غالب کی اور ہمارے لئے اس میں پہنچنے کی چیز ہے۔

نکتہ :- یہ حیران کن اور بہت بڑی بات ہے اور اہم جو کہ تمام مرتبوں کا مجموعہ ہے اور راز ذات کو متکشف کرنے کے لئے چاہیے کہ غالب دمریہ اپنے سر اور گردن کو بہت رکھے اور سلامت روی و تسلیم و رنمایں قناعت کرنا اور اپنی طلب کو ختم کرنا۔

ہے جب یہ صورت ملنا ہے کہ جلتے تو کوئی گزند اور برائی اسے نہیں پہنچے گی۔

نکتہ :- یعنی لوگ مالک کو کو قتل اذیت موقوفہ جلتے مرید مر جاتے یعنی اپنا اختیار ختم کر دے اور یہ کچھ شیخ کے حوالے کر دے اور سب سے قبل ایسے مشغول عمل و دروہانی ہو کہ مر اٹھنا کہ حاصل کر لے اور زندگی صرف خاص ظہری کی مشغولی بنایا ہو۔

نکتہ :- حوصلہ و ہمت کی زیادتی دقت کے مسائل میں زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔

نکتہ :- پیر کی خدمت میں حاضر ہونا اور خدمت کا بجالانا دو قسم کا ہوتا ہے ظہری و باطنی روحانی قسم میں ہر دو میں رات دن کا فرق ہوتا ہے وہ ظن و غفلت کے ساتھ اور یہ بغیر غفلت اور بغیر تکلیف کے اس لئے عارف لوگوں نے اس کو خوب کیا ہے اس کی مثال حجاب کے تعین کے سلسلہ میں جان لے کہ دریا کے کنارے ہوئی ہے بلکہ عین دریا کی طرف ہوئی ہے اور دریا بالکل حجاب نہیں ہوتا خاص چیز کو مطلق عام کرنا ہے۔

بیست :- ساتھی گویا اور ساتھی سب اسی ذات مطلق میں سے ہیں پانی و مٹی کا خیال اس راستے کا ایک پہلو ہوتا ہے۔

نکتہ :- شریعت مخفی ہوتی ہے اور حریت و حقیقت ظاہر ہوتی ہیں جیسے اللہ کی مخلوق کا نکاح کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ سب لوگ نہیں جانتے نہ نام اور نہ نشان ہی کچھ عرصہ کے بعد رہتا ہے اور محضوں کا لہجہ کے ساتھ نکاح اور دوسرے عاشقوں کا حال ظہر و نمایاں کے ساتھ اور مشہور ہوتا ہے حال و مستقبل میں بچتا ہے عارف لوگوں کی قبر کی مٹی قیامت کے آنے تک جہاں اور جہاں والوں کی سجدہ گاہ ہوتی ہے۔

اسکی دھڑکی ہمارے لیے مرہون ہے۔ میں ان کا نام دیکھ کر ہائی نہیں رہتا۔ اگر بھی فیض کے فیض، دھڑکی فیض حاصل نہ ہوتے تو انہوں نے "اگر" نگہوں میں اس کی ترکیب دینی چاہیے۔

نکتہ۔ مرہ (غالب) کو چاہئے کہ غبارِ اُکی چیرور کے لئے صبرِ باری
تعالیٰ کے حضور عرض۔ کہ نہ یا اپنے مرشد سے لگے ہمارا کیا کر ہے۔ یہاں
ہے اپنے بھٹنے کا استعداد اور بیانِ اُستادِ خوشحال سے چہنے بیان کرنا اور۔ ہماروں
کے نزدیک بہت قبیحِ اُملِ اُنحیک اور بدنام ہوتا ہے۔

حیثیت :- خواتین اس کی رہائی کے علاوہ شہب کو لایا گیا مولد کو کہ جس کا سر میرا ہوتا ہے۔

نکلتیہ۔ بعض عارف لوگوں سے شرم ہے کہ کام میں پڑو اور اس مناسب
اسی یاد (دوب) کے چہرے کا کہ تو جس نے یہ اس گناہ کو اس قدر سنی ہے
دوست بناؤ تا کہ زیادہ ہو جائے یہ سنی

حیثیت: اس بیماری مسلسل شرب نوش کی لذت سے نہ ہونے کو پیالہ میں
یار کے چہرے کا عکس دیکھا ہے

نکلتا یا غلبہ سکتی یہ ہے کہ نیندنی میں غلبہ آجائے اور کام سے نئی بار لگے اور اس حالت کو اپنے سے دور رکھنا چاہئے یا صاحبِ مشق اقام کرے یا صاحبِ مشق اپنے تئیں یہاں سے جاتے یعنی حواں بانستہ ہو اور اس کئی پر غور کرے کہ یہ سستی بھی خبیثہ ہے

نکتہ: اگر زمین سے آسمان تک سوجھ بوجھ ہو جائے اور کیا ہو جائے تو اس سب کچھ کو

خداوند تعالیٰ کا کہنا ہے کہ میں تمہیں ایک - بچہ ملے گا۔ کو یاد کرے

خود را - یہ بادشاہ کے تیرے مدد - کھل کر مجھ پر - کئی کہ ایک لمحہ
 ہر کے لئے خدا کی یاد پر رہا - قدرت بلیان ایسی ادشابت - لینے سے بہتر ہے -
 یاد کی برشاوی - دست - ازبک اور یاد - لاسب - انصر ہے -

نکتہ۔ شریعتِ نورت محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح کاملی تھی اور
 رسمی عالموں نے ہم فکری، عقلی و فنی دلائل اللہ پائی۔ قیصر ہوں نے اس کو دودھ میں
 داخل کیا تو نہ دودھ اپنی صحت قائم رکھا اور نہ پانی جب حضرت عیسیٰ کی سیر پذیر
 ہوں کے پانی کو دودھ سے باہر نکال دیا۔ تو دودھ جیسا کہ حضرت محمد علی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے نام سے تھا اپنے مال پر قائم رہا اور تمام مناجات خدو
 اور باتیں کے۔

تکلیف۔ اگر مرد کمال کا حوصلہ رکھتا ہو، پیر کے رجب کے برابر ۱۰ چاند یا اس سے
بھی بڑا جاتا ہے تو جاتا ہے اور حوصلہ سے اسرا کے قلم کرنے، راحت کے ظہور
کرنے کے معنی ہیں اور ظہور کو امت کرنے میں یہ دیریں گھنٹا میں آ جاتا ہے اور وہ
بہت گھنٹے میں آ جاتا ہے جسکی چیز حرام کا شمار نہ ہو اور ان کے روکنے کا باعث واقعہ
نہایت

نکیتہ :- عبادت الہی میں مصروف الناسب شغل کو جو اس طریقے میں ہو چاہئے کہ
کامیابی کی سبب پر غور و تدبیر اور احتیاط کرے بلکہ تمام چیزوں کو چاہے دنیا ہو یا آخرت
اور ہر اور شئی جو کہ بے شمار ہیں تمام کو دیکھنے وغیرہ طاعت میں یقین سے جانے اور کلی
موت اپنے کام پر کرے کہ سب کچھ اس شغل سے ہی ہے۔

نکتہ :- سکون و حقیقی آرام دل کا سکون و آرام ہے نہ سرے عام آرام و سکون
خلقت کے نزدیک ہیں ان کو آرام سمجھتے ہیں یہ عین بے آرامی ہے۔

نکتہ :- اگر جاگ رہا ہو اور شغل سے غفلت نہ کرے اور وقت زندہ میں رہا ہو
مردہ ہوتا ہے اور اگر شغل و عبادت میں نیند غلبہ کرے اور نہ مومنے تو مرنے پر مردہ ہوتا
ہے۔ زندہ اس وقت ہوتا ہے جب آنکھ بچکنے کے لحاظ میں غافل نہ ہو اور یہ حقیقی آرام
ہوتی ہے۔ اس کی حفاظت اس حد تک لازمی ہے کہ اگر تسبیح پڑھ رہا ہو تو دُعا
پھیرتے وقت ان دونوں کی طرف توجہ کرے تو غلطی نہ جائے گی اور اس مرتبہ کا
حصول قصد اور شغل میں بے شمار اور بہت زیادہ معرولیت سے حاصل ہوتا ہے۔

فرد :- خدا کے سوا ہر خیال کو چھوڑ کر اور سالکوں کی زیادت کے لئے اس کو فراموش
کچھ۔

نکتہ :- اس کے درمیان خواب برائی ہے اسرار کا مستکشف ہونا مولیٰ پیرا کی
حالت کے نہیں۔

نکتہ :- جال یعنی وہ جالی جس سے تمہارے پھیلیاں پکڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ
چار قسم کے ہوتے ہیں پہلا جال شریعت

بیت :- اگر تجھے پیر مغال آتش غالتے کا بخار تجھے حکم دے تو شراب سے لبار
کو رنگ لے کہ سالک منزل کے طور و طریقوں سے بے خبر نہیں ہوتا وہ تم جال شرع
میں جال نفسیت پہاڑم جال دنیا کہ اس سے مراد حب دنیا ہے جو شخص عہد چیرور
کو پسند کرتا ہے عارفوں کے گردہ میں داخل ہوتا ہے اگرچہ اس کو اس دنیا میں کشف
اسرار حاصل نہ ہوا ہو

نکتہ :- اللہ تعالیٰ کے بے شمار نور کے قتل کی جڑی یہ شغل ہے۔

نکتہ :- ذکر و تہجد ایک نور جمع ہیں اور یہ ایک ذکر و تہجد کی جیسے کہ
کتاب کا پھول جب کہ مذکور ہو دیکھنے کی چیز میں اگر ذکر کرنا چاہے تو کیسے جمع
ہو سکتے ہیں۔

نکتہ :- قادری سلسلہ کے پند و نگوں میں سے سبز اور سرخ رنگ ہوتے ہیں اور
حضرت حالی شان فی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ اس سے کسی ہونے کہ کبھی تو سیاہ ہضم کا
بہاں پہنچے حضرت حیات المیر نے اسی رنگ کا لباس دیکھا غلطی پر وہ نہ کی
پیروی کے سلسلہ میں تھا۔

نکتہ :- موت کے بعد دوبارہ ہی اٹھنا جس شخص کو موت سے پہلے موت کا مقام
حاصل ہو جائے اس کے بعد موت نہیں آئے گی۔ وہ نہیں مرتا جس کا دل عشق
سے زندہ ہو جائے دنیا کے دفتر پر ہمارا ہمیشہ رہتا لکھا ہوا ہے۔

نکتہ :- ہمارے پیر نے ہمارے حق میں کہا کہ وہ اعلیٰ مرتبہ ہو گا

نکتہ :- تصور کے قلب میں اگر شغل عبادت ختم ہو جائے تو اس سے یہ مراد لی جائے
گی کہ وہ اتنا عاجز و تھکا ہوا ہے اس پر اعتراض کیا جاسکتا ہے

نکتہ :- یہ چیزیں بہت بڑی جانتا ہوں اور اہم اور تیز تر کشش میں اپنے مقصد کو پا
لیتا ہے کیونکہ طالب کے لئے اطراف اور میدان برابر ہوتے ہیں یعنی جس طرح بیداری
کی حالت میں اپنے تئیں مشغول شغل جانتا ہے نیند کی حالت میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے
اور اس درجہ کے حصول کے راستہ میں چار خطرے ہیں جب کہ دل میں تمنا ہو پہلا سو

کہے کہ ام پاری تھلا اور

تکلیف و غل اس بات پر ہے کہ تیری خدمت میں حاضر ہوں۔
ہے اور ضرورت سے زیادہ کسی سے ملنی بات نہ کرتے اور
چیز عموماً طبعیت ہو سننے میں یا اس کے علاوہ حال میں رکاوٹ بنے۔ بہت
غیر ماضی جانے اگر تمام وقت حاضر رہے اور شیخ — خوف کوئی چیز حاصل نہ ہو
کی چوتھے کھانے کی لذت پہنچنے کو لذت سمجھ کر لذت کی لذت پہنچنے کی
لذت حاصل نہ آئے اور جب درجہ برابر ہو جائے پھر کے لذت حاصل نہ ہو
جو کچھ چاہے کرے کیونکہ ہر عمل موجودات کا اختیار حاصل کر لیتا ہے۔
پاروں درجوں پر با اختیار۔ جاتا ہے

نکتہ۔ شغل عبادت میں اس مشغول ہر کہ غفلت کی بات نہ سمجھے ورنہ سوال کے مطابق جواب دے اسے تو ان کے اعتقاد نہ رہے پر شک نہ کرے بلکہ غفلت پر اعتقاد کا سبب بن جائے اور ہمارے پیرو اور ہادی بتدائی نہایت میں چھوٹی عمر میں اسی حالت میں تھے

نکستہ اور اقتصادی حالات میں حالات کی ترقی میں کی جاتی ہے کہ اسے خود کی ہی
ترقی سے اپنے وجود کو قائم کرے اور اس سے اس کی کاپی نکال دیا جائے کہ
اسے خود بنائے اور طبیب کے باطنی کاپیوں اور نامیہ سے محبت کرے اور اس سے اس کی شغل
کی دنیا کی سہولت ہے اور اس کے خیال سے اس کی دل پیچیدہ اور جانتا ہے اور اس سے
اس کی شغل خود اور یا غصہ سے اور طبیب کو یہ وقت یہ صورت حال اور پیشہ اس کی سے کہ
اسے دنیا کی ہر شے بخاری اور جانتا ہے اس کی کہ کھانے اور نہیں ہوتا کہ یہ وقت یہ

کو مبرا اور سانس پر نہ جاتے بلکہ اپنے فتر کے حصول پر کھنکھانے لگے۔ وہی میں
گزر رہا ایک نفس تحت بیہوشی کے حصول سے بہتر ہو رہا ہے اور اپنی فطرت کی بات
پر لگائے کہ یہ جی سحر کی فکر مندی کی غلبہ کا ذریعہ اور سبب ہے

نکتہ ۱۰۔ خدائی المرشد کا مرتبہ کثرت تصور سے حاصل ہوتا ہے اور یہ بات ہے
اور سبب یہ مقام اظہار جاتے تو ہر دو چیز ہر جگہ پر اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھتا
ہے اور غیر کا تصور نظر سے اٹھ جاتا ہے اور وہ غیر کو دیکھتا نہیں اس کے بعد خدائی
الرمول اور خدائی اللہ کا مقام حاصل ہوتا آسان ہو جاتا ہے۔

نکتہ ۱۱۔ مطلب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ عارف کا میدان طبع طریق حق پر چلنے سے
اس میں سے برکت دور ہو جاتی ہے اگر توجہ اور رجحان اظہار ہو تو برکت کا حاصل پیدا
ہو جاتا ہے

نکتہ ۱۲۔ عارف باللہ کو جب اللہ تعالیٰ خود مختار کی تمثیل عطا ہوتی ہے تو غفلت کے
لئے اس کی آنکھ کا تھکا ہوا شکل ہو جاتا ہے

نکتہ ۱۳۔ ہمارے ہاوی اور آقا حضور پیر و مرشد رخی اللہ تعالیٰ عنہ دار غناہ کا مشروب
بہت قیامت کبھی کہا بد سے کی چیزیں سو یا سینکڑوں قصص تم نے کسی ایک کا تبادلہ نہ کیا
اس سلسلہ میں عرض کیا حکم ہو تو میں تبادلہ اپنی ذات کے بدلے کر لوں میں اللہ ان سے
راخشی ہو گیا اور اس سے راخشی ہوتے ہوئے سختی کے تیرا ونا ایسا ہے رساکتوں کی
آواز تم پر انما لازم و کافی ہے محبت و پیار رکھتے ہیں مگر کسی سے نہیں کرتے ارادہ
خدا کا کرتا ہے اور خدا ہی کروا رہا ہے اس کی نظر ذات حق پر ہونی چاہیے نہ کہ خلق خدا
پر اپنے حال کی باتیں اس مقام پر اس پر اللہ راخشی ہو اور وہ اللہ پر راخشی ہونے

یہ نکتہ ۱۴۔ ہمارے ہاوی اور آقا حضور پیر و مرشد رخی اللہ تعالیٰ عنہ دار غناہ کا مشروب
بہت قیامت کبھی کہا بد سے کی چیزیں سو یا سینکڑوں قصص تم نے کسی ایک کا تبادلہ نہ کیا
اس سلسلہ میں عرض کیا حکم ہو تو میں تبادلہ اپنی ذات کے بدلے کر لوں میں اللہ ان سے
راخشی ہو گیا اور اس سے راخشی ہوتے ہوئے سختی کے تیرا ونا ایسا ہے رساکتوں کی
آواز تم پر انما لازم و کافی ہے محبت و پیار رکھتے ہیں مگر کسی سے نہیں کرتے ارادہ
خدا کا کرتا ہے اور خدا ہی کروا رہا ہے اس کی نظر ذات حق پر ہونی چاہیے نہ کہ خلق خدا
پر اپنے حال کی باتیں اس مقام پر اس پر اللہ راخشی ہو اور وہ اللہ پر راخشی ہونے

نکتہ ۱۵۔ باطن کی تیر کی غیر اتمام ملتی ہیں ایک ایام سے ملتا ہوتا ہے
اس کی شکل ہوتا ہے دوسرا تھا جو کہ دل پر ہوتا ہے تیسرے اس کی شکل کہ لفظ
بغیر شکل کے معلوم اور آخر میں آتا ہے یہ تینوں درجہ درجہ سے ملتا ہوتا ہے
خبر کرنے کے لیے لیکن اگر وہ چاہے اپنے دل پر نہ کرے تو ان تینوں میں سے ایک
مشہور ہو گا بلکہ فرشتہ کی طرف بھی توجہ دینا کرنی چاہیے کہ وہ غیر غور ہے بلکہ
اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ غیر کی طرف اتنی توجہ نہیں کرنی چاہیے ان کاموں
کے خبر کا وقت آجائے۔ لیونکہ بے قراری کے خوف کا خطر ہر جہاں ہو گا اس
کے بغیر ایسا نہیں۔ لکن

نکتہ ۱۶۔ ہر چیز تیر سے زید و نقوی کے کام میں رکاوٹ بننے والی ہو۔ چیز اور وہ
فصل غالب کے حق میں تمام بلکہ میں کفر ہے خواہ نیک ہو۔ نہ کہ اگرچہ غافل ہو وہ اور
قرآن کا معنی کیوں نہ ہو یا اس کے علاوہ ہر وہ چیز جو اللہ کے سوال کی طرف
موجہ کرے وہ قائل تفسیر ہے اگر خدا تجھے اسباب ظاہری دے دے یا ان اسباب سے
محروم کرے۔ دونوں محروم ہیں۔ یاد ہوں گی اس وقت اللہ تعالیٰ غالب کی رخصتی ہو رہی
کرنا ہے اور اس کا مانتا ہے اور اس کی اوقات سے صورت کے ساتھ ہے کہ
کسی شکل اور صورت میں مشروف ہو رہا ہے خواہ اس کو مست بڑے رہا
کی مانند کر دے کہ قریم اس میں کر پڑے اپنی موت پہنچا کر نہیں رہتی۔

نکتہ ۱۷۔ تمام مراتب کی عاوی ویر تر و اعلیٰ ہوتا ہے کہ قیام و رہبری اس کے لئے

کیاں ہو جاتی ہے یعنی ایک شخص بھی غافل نہیں ہوتا۔

نکتہ :- اس کے لئے تصور کے شعور فرماتے ہیں کہ مرے کے دل سے ہر کی طرف
کمر کی کھل جاتی ہے کہ ہر واردات فکری اس میں سے مرے پر تصور و آخر تک
اسے جو ہمیشہ کے لئے حضوری کا مقام ہے۔

نکتہ :- طالب کو چاہیے کہ فطری رحمت کے سوا کوئی چیز نہ طلب کرے اور مقصود
کی فکر کثرت سے سوال کرے۔ اسی امر کی علامت ہے کہ کوئی آدمی سوال کرے
مقصود کو پا نہیں سکتا بلکہ رحمت پلٹا اور منزل کو ملے کرنا بھی نہیں ہو پاتا

نکتہ :- علماء کے علم کی مٹی اور افشل یہ عربی کا علم ہے اور سب عربیوں میں
سے افشل و اٹلی یہ طریق خاص ہے۔

نکتہ :- عمل زہد و تقویٰ میں کسی دھوکے کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے ہے۔

نکتہ :- اگر حق وادومت فکری ظاہر ہوں تو اس کے قور سے بل جاتے اور اس پر نظر
گاہ سے اور جتنا بھی ضروری کام ہو اپنے کام سے نہ رہے

نکتہ :- جس قدر بڑے تیرے زہد و تقویٰ میں فحشی واردات شور مچائیں اور جوش و
خروش دکھائیں ان کا جاننے والے گناہ چنچے پیر کا کلام سننا اور اسرار الہی کا دیکھنا اور
غیر کی محبت کا اس سے اٹھانے والی کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

نکتہ :- طالب اس قدر ہے محض عقل کو پھوڑا دے گا تحقیقی کلام کا اس پر
انکشاف ہو گا اور سوال و جواب نہ سکتا ہے اور قادر ہو جاتا ہے اور یہ دنیاوی لذت کو
ترک کرنے سے اس کے مقابلے میں تحقیقی لذت پیدا ہو جاتی ہے اگر کسی مجلس میں ہو

دو گونہ کے کلام کی طرف : اور نہ کہ آہستہ آہستہ اس قابل ہو جائے گا کہ عام
بگوں کی بات کو کہنے کے لئے لکھ ہو جائے

نکتہ :- نینوں اشیاء کی انبیاء تمنا کرتے رہے ہیں ایک یہ کہ اپنے نفس کی بات نہ
کرے نہ صرف یہ کہ نیند و بیداری کی حالت میں اس کی یادداشت یکساں رہے
نہری بات یہ کہ کہانے کی لذت جاتی رہے کہ اپنے اہل لکھنے کی تیز تیز تیز نہ کرے
و تیز نہ رہے

نکتہ :- تحقیقی کتب کا دیکھنا ہر کہ دل ہے اور دل کا صاف ہونا آئینے کی طرح ہے
اور خودی دانا کا دور آنا مشغل عبادت میں اور غور و فکر ہو جاتا ہے اس کے بغیر
محکم نہیں۔ اس طریق کا غم طالب کے لئے محض کا ذکر کر کے والا ہوتا ہے۔

نکتہ :- دنیاوی گھر میں تعلیم و تہذیب کا سلسلہ دوڑا جا رہا ہے اور موجود اور عالم
ہند میں اس کا اثر ملتا ہے اور تعلیم جاری ہو جاتی ہے۔

نکتہ :- سنوک کی ابتدائی منزل میں طالب بہت آہستہ ملتا ہے اور جو اسرار میں سے
کوئی اسم تجوہ پر اٹھتا ہو جاتے تو تیز رفتار گھوڑی پر سواری کر کے راستہ چلتا ہے
طالب کو چاہیے کہ اپنے خزانے کو جمع کرے اس میں سے ایک دن ہر بھی خرچ نہ
کرے یعنی کرامات و اسرار کو قلم نہ کرے اور دعا و بدعا نہ کرے بیک وقت جب برائی
سے باز رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے قدم مضبوط رکھتا ہے اس کے حاصل
ہوتے ہی عجیب انداز ہو جاتا ہے اس حالت میں چاہیے کہ دوست و دشمن میں سے کسی
کے حق میں دعا یا بدعا نہ کرے تاکہ خزانہ کرامات باقی جمع ہو جائے اور جب صاحب
کرامت بن جائے تو ہر گز ظاہر نہ کرے اور خرچ نہ کرے تاکہ خزانہ باقی رہے اور

اولاد کے کام آتے۔ اگر فرج کر دے تو خالی ہاتھ ہو جاتے گا اور ہر کسی کی کامیابی کے لئے گناہ اس کی اولاد میں نمودار رہے گی۔

نکتہ ۱۔ اہم بات کا ذکر تیرے آگے کی طرف ہے کہ پردہ و حجاب کو چھوڑنا اور دور کر دینا ہے اور تعجبی اور صفائی غطا کر دینا ہے یا صاف کر دینا ہے۔

نکتہ ۲۔ وہم میں اس وقت آتا ہے جب کہ اس اسم کے سنی ہو نفلتیں شرکیہ اس کو چھوڑ دے مثلاً اسم غلبہ جب تک دنیا کی تدبیر کے علم کو نہ چھوڑے پورا علم قاہر نہیں ہو گا اور اسی قیاس پر اسم شیعہ ہے جب تک فلت کے کلام کو سچ سے کان بند نہ کرے اللہ کا پر تو دل کے کانوں پر نہیں پڑتا

نکتہ ۳۔ اللہ تعالیٰ کی بات تک رسائی کا سبب اس جان اور بہادر آدمی ہے کسی کا عقل کام نہیں آتی نہ کوئی فریب ہی کام آتا ہے۔

نکتہ ۴۔ کار نہ دریاخت میں تسکین دل بہتر ہے شہر کے مقابلے میں مگر شہر یعنی اللہ کو مانر و ناخرینہیں کھی سے جانا بہت پیاری بات ہے۔

نکتہ ۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سرور کائنات کا میں علم میں میری بات کو سمجھا لے۔

نکتہ ۶۔ اولیاء کی مدد اپنی اولاد کے لئے عایت الہی سے ہوتی ہے لیکن اعتقاد شرع ہے اگر نہ نہیں۔

نکتہ ۷۔ نفس اسم اعظم کا ایک شمس منار یا یاد کرے گا اتنی ہی اسے یاد رکھے گا

نکتہ ۸۔ وَتَبْكُنْ عَطْفًا یعنی اللہ تعالیٰ تک رسائی اور مال کا خیال رکھنا یعنی مال حاصل ہوتا ہے۔

نکتہ ۹۔ اسم وقت اللہ لخت ہے۔

نکتہ ۱۰۔ بیان کرنا اور انکھوں میں سرور لگا کر دیکھنا اللہ زندہ کرنا کہ اللہ دل کی توجہ اپنے بلن پر لگنا اور دنیا داری کا خیال و عارف لوگ سوا کہتے ہیں اور دنیا داری کا بھی خیال ہے

نکتہ ۱۱۔ طالب اگر اسرار کا مستند کر لے اس غیر مستند جلتے یہ بے وقوفی ہے کہ ظہر وقت کو اپنے سے موا جلتے اور اپنے حق کچھ جلتے بلکہ بغیر بند کے وہ وقت خود ظہر نہیں رہتی، جو کچھ دیکھتا ہے میں اپنا آپ سمجھتا ہے یعنی اپنی بات سمجھتا ہے

نکتہ ۱۲۔ مرد طالب حقیقت کو پا پیتے کہ تم کو معدوم سے ظہر کرے اور خوشی کو حضور وقت سے

نکتہ ۱۳۔ روح کی غازی میں اس دنیا کو کافی دفرہوش کر دے چنانچہ مہلقہ یعنی گورے ہوتے زندہ کو بھول اور نماز پڑھنے کی جگہ کعبہ بھول کی محبت کے ساتھ

نکتہ ۱۴۔ جناب رسول اللہ کے بتاتے ہوئے طریقے سے مراقبہ کی قسمیں دس ہیں ان میں سے پانچ یہ ہیں ایک لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دوسرے غَيْبَةُ وَذَمُّوْهُ تیسرا مَشِيْعُ وَانْتَهَمَ مَشِيْعُوْنَ تیسرا ہے اور وہ سب مرنے والے ہیں چوتھا قُلْ هُوَ اللَّهُ اخذ پانچویں اللہ لخت ہے

نکتہ ۱۵۔ عارفوں کے نزدیک مشرول کا ذمہ ہوتا ہے لیکن عام لوگوں کے نزدیک

خبر شہور موقعہ بڑا، مرزا ناراں کی وغیرہ وغیرہ میں تحقیق کی ہے اور
خاص آواز پر

نکتہ :- طالب مولیٰ کو چاہیے کہ کوئی دنیاوی خواہش نہ کرے آگاہ کتاب تو وہ
کابندہ ہے۔

نکتہ :- شوق الہی کی خاطر مدد دل کو روشن کرتا ہے اس کے سوا دوسرے سے دل بڑا
ہوتا ہے

نکتہ :- وہاں اور خیال کے درمیان فرق کو ادھر تحریر کر دیا گیا ہے اور یہ تم
ظاہری عالم کے کیا علم سے حاصل ہو جاتا ہے اور تمام عوام اس میں گرفتار ہو جاتے
ہیں۔

نکتہ :- فقر قیامت کا سبب ہے ظاہر لوگوں کے حق میں سببیت کا آثار کھلتا ہے
زیادتی کا سبب ہے ظاہری مصیبت اور امنا کی ذات استیلا سے زیادتی
جہل ہوتی ہے دوسری مثال کے لئے ایک بھل دار ٹہنی ہے اور دوسری
چل ٹہنی اگر یہ ٹہنی اس بھل دار ٹہنی پر قاب آ جائے تو مٹی بے بھل ٹہنی کو کہہ
دیتا ہے اور یہ بات درخت کو معلوم ہوتی ہے تو درخت درخت کے نامہ کے
ہے۔

نکتہ :- کوئی شخص درخت آگاہ ہے اور اس کا ایک حصہ کاٹ دیتا ہے۔

نکتہ :- کوئی شخص جو اپنی ذات کے متعلق جانتا ہے اور صاحب قوت بھی ہے تو
اس برائی و نامناسب صورت حال سے بچا رہے گا۔

نکتہ :- اللہ تعالیٰ کو جگانہ عام لوگوں کی طرح نہیں جانتا بلکہ اپنی ذات کو اس کا

سمجھتا ہے کہ وہ میر۔ میں ہم بان احمد تم سے والا ہے جس پودے کو آگاہ ہے
اس پر پودہ باندھی بارش کا۔ دھیان رکھنا۔ اور اس پر پودہ باندھنا جاری رکھنا ہے
اور اس پر ہم اعظم کے زہر دریافت کی غل کے زہر باندھی نہیں کرتے شریک اپنے
دھیت نقل سے غافل ہو تو کوئی مصیبت نہ آئے اور فائدے کی برائی نہ ہو
اور اپنے پیر کی نسبت عرض قبول ہونے کا باراد طاقت اپنے پیر میں محویت سے
حاصل ہوتی ہے۔ یہ قدر محویت میں کوشش کرے گا اتنی ہی بڑی مراتب پر
فائدہ ہو جائے گا کہ حق تعالیٰ کی بات کے سونے کسی پر امید اور نگرہ رکھے گا اور
عام لوگوں کا خوف اس پر جاری ہو گا۔ خلقت کے افعال کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
جانتا ہے کہ جو کچھ ان لوگوں سے افعال سرزد ہوتے ہیں بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے نہیں
اور مالک رہا تو ان کو نہیں چاہیے کہ یہ جانے اگرچہ یہ بھی درست ہے بلکہ مالک کو
چاہیے کہ تمام خلقت کو میں اس کی ذات جانے اس کے سوا نہ جانے

نکتہ :- سونک کی منزل کاٹنے کرنا ان کی کمائی اور محنت کی طرح ہوتا ہے اگر ان
میں سے ایک کام یا کمائی کرنا ہے اور دن رات ضائع نہیں کرنا تو اس طرح سے اس
کا کام بھی مکمل ہو جائے گا لیکن مالک کال وہ شخص ہوتا ہے کہ ہر منزل کے لئے
محنت کرے یعنی اپنے کسب سے حاصل کرے اس وقت کال مالک میں جائے گا۔

نکتہ :- اگر طالب صادق ہو اور پیر ناقص تو صادق ایمان کی طفیل انتہا تک پہنچ
جائے گا مگر وہاں قیدیوں کی طرح رہے گا کہ پیر کال ہو تو انتہا مراتب فقر تک
پہنچا دیتا ہے اور واپسی اور تنزیل کا بوجھ بھی ہو سکتا ہے جب مالک کو اللہ کی مدد سے
یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے تو کال ہو جاتا ہے

بیان کیا جاتا ہے محمد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جنید بغدادی کو اللہ

قہار کے حضور نے مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں سر میں ایک عید ہوں جو لوئی سر کے عید کی سر کرنا ہے مجھے پالیتا ہے سوائے اس کے مجھے کوئی نہیں پال سکتا اور سر کے عید کی سر اس وقت اعظم کے طریق سے ہے

ایات :- دے دل مسافرین اور چاند مرتبہ سے غلط رہا اس راستے پر سفر مسلسل چاہئے کارۂ دریاخت میں کوتاہی اور گھٹی دونوں فائل ہیں اور یہ غفلت ہے اور اس سے حل چاہا تصور کے قریب تحقیق ہو چکا ہے۔

نکتہ :- اس راستے میں سرور کی کارۂ دریاخت سے غفلت اختیار کرنا ہے اور مری شغل زہد دریاخت میں تسلسل قائم رکھنا ہے اور یہ جسم معنوی دباغی شغل میں عاشق کا جسم ہوتا ہے چاہئے کہ عاشق اپنے مستحق کے دروازے کو ہرگز نہ چھوڑے اگر کسی وقت کسی کا اظہار کرتے ہوئے چھوڑ دے تو سچا عاشق نہیں ہو گا اور ارادہ پر ہو رہا شغل کا تسلسل ہوتا ہے جو شخص کہ اپنے جسم سے کپڑے اتار دے اور تنگ ہو جائے اور ہلچل جائے تو تمام لوگ اس کو پاگل اور دیوانہ کہیں گے۔ اسی طرح جو شخص اپنے کام میں غفلت اختیار کرتا ہے اور اپنی طبیعت کو ہر طرف پراکندہ کر لیتا ہے عارف لوگوں کے نزدیک وہ پاگل ہے اور جب عشق بخشتہ ہو جاتا ہے تو وہ باطنی صورت اللہ کی صورت پر اس طرح عاشق و فریخت ہو جاتا ہے کہ ایک لمحہ بھر اس سے غلطہ نہیں ہوتا

نکتہ :- اس کا حال یاد دہشت کا حال اگر اپنے عمل کو جاری کرے اور اپنے کام کو ہی لگا کر نہ انجام دے بلکہ اس کے ساتھ حساب ہو گا کوڑے کی ضرب اس کے مال میں رکاوٹ بنے گی۔ چنانچہ علم ہی عمل میں اگر بادشاہ یا صوبہ دار سے ضرب و کوڑے کی سختی برداشت کرنا پڑے گی۔

نکتہ :- قہار لوگوں کو مرض رکھتا ہے۔ کاظم کرے کہ اگر مرض نہ ہوتا تو بغیر خرابی کے اس شغل سے اس کا جسم بوجھ لگنے کی شکل و شکل میں ہوتا ہے اور زیادہ تاہم منہ مرض کا قہار اس چیز سے ہے کہ بتدی کی جہت کے برعکاف ظاہر ہوتا ہے جب خطر ٹل جائے باز کھل جاتے تو اس کا قہار خودی طور پر دیکھتا ہے اس طرح ہے اس کی مثال کہ بہر حال اس اپنے بیٹے کا قہار کرتی ہے اور وہ بچہ روتا ہے اور برا کرتا ہے کہ اپنا نقش اس میں نہیں دیکھتا جب بڑا ہو جاتا ہے خود بخود قلع کو جان لیتا ہے اسی طرح طالب کو مائل جاتا ہے اپنا نقش نہیں جان پاتا جب مائل کھلتا ہے تو دیکھ لیتا ہے۔

نکتہ :- اگر عشق خدا کی شراب ایسی نہ ہو کہ بے عین کرے اور سرور پیدا کرے بلکہ آرام و تسلی دیتی ہے بلکہ دل لگی بہت زیادہ سرور ہیں رتی بلکہ اچھی لگتی ہے بلکہ مگر فی اصل ہے اور یہ اس کی شان ہے۔

نکتہ :- میرا اپنے تصور جب کمال کو پہنچ جائے اور دل کے اندر داخل ہو جاتے اور اس حالت میں تمام کام سلوک کے سرانجام پا جاتے ہیں طالب کو محویت حاصل ہوتی ہے جیسی چاہئے اس سے پروردگار متکم ہو جاتا ہے۔

نکتہ :- ظاہری خدمت کا طالب یعنی اچھلتی یعنی اپنے پیر کے ساتھ ریا کاری کا مکان رکھتا ہے اور روحانی خدمت کو ریا کاری سے نہ گننا جس سے چیز اس سے زیادہ مکمل ہے۔

نکتہ :- محویت تین قسم کی ہوتی ہے۔ اعلیٰ اوسط اور ادنیٰ اعلیٰ یہ ہے کہ عرش قائم رہے اور باقی وقت تہوڑا ہو۔ اوسط یہ ہے کہ حواس کا تسلسل یعنی حواس کا کھو جانا

اور عبادت پہنچ کر نے سے حامل نہیں ہوتی بلکہ عبادت اٹھ سے ہوتی ہے۔

نکتہ۔ اصل کو روک تھام میں کوئی دخل نہیں، سرور الہی کے سلسلے میں، عقل کی ترانہ کو چھ سے نہیں چھوڑتا اور عقل کے تابع رہتا ہے۔ عقل ضرور رہے گا اور سرور الہی سے کوئی حد نہیں پاتا ہے۔

نکتہ۔ ہمیت دل دل کی تسلی، یہ ہے دنیا یا آخرت کا غلہ باطل دل میں نہ ملنے اور نہ ملنے اور مرتبہ کا حصول یا بہت بڑی سمت پر عبادت کے وقت عبادت میں حامل ہوتی ہے اس میں زیادتی ہو کر دل کی تسلی پر انجام پذیر ہوتی ہے۔

نکتہ۔ جب طلب تنہا یعنی سستی میں کم ہو جاتا ہے تو یہ بول کی طرح جب سستی میں کم ہو گیا تو پھر وہی آگاہی ممکن اور محال ہو جاتا ہے جیسے کہ دور سے پانی کا ٹکنا

نکتہ۔ جب طلب تنہا درمیان میں چوتھی منزل میں پہنچتا ہے میں سے ناراض ہو جاتا ہے کہ مر جاتا ہے اور جب چوتھی منزل میں پہنچتا ہے تو جو شخص اس کی شکایت یا شک کرتا ہے کہ مر جاتا ہے اور نیم دہشتی تک ہوسکی منزل میں فقر کا مقام ہے نہ کوئی اس کی شکایت کرتا ہے اور نہ گھبراہٹ کسی نے بارے میں ناراض ہوتا ہے۔

نکتہ۔ عالم جسمانی یعنی شہادت و عالم اسما و عالم ارواح و عالم اعیان عالم اسما و عالم صفت و عالم شہادت اس وقت کے بعد ان ملت مملو کے ملت مہیا تے حق ہیں اور ملت شہادت اور ملت انصاف و داد کے مراتب و ملت منزل میں اور ملت اثرت ہیں یہ کی کہتے ہیں کہ طلب کہ جو ان ملت مہیا و س سے گذرتا ہے اور ملت حق تک پہنچ جاتا ہے کمال ہو جاتا ہے۔ یہ یہی پیر کی توجہ نازل ہوتی ہے اور عالم جسمانی میں پہنچتا ہے اس صورت میں کمال ترین ہو جاتا ہے۔

نکتہ۔ سالک کی کردار بھی عبادت ہے یعنی الامت کرنا سب سے بہتر ہے اگر ملامت، تسلیم کا نہیں اختیار کرنا تو عبادت میں کہنا۔

نکتہ۔ جو شخص دنیاوی کام کے لئے دعوت و دعا کرتا ہے اس کی مثال اس کھڑکی کی ہے جو بیت میں لٹا ہوا ہے آگ کا دھواں کھڑکیوں سے نکل رہا ہے اور کام نہیں آتا۔

نکتہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و حضور کی کچھ قسمیں ہیں عام عفت کے حوالے سے اس میں دو ہیں اور حضور دویم و سنی کے قریب ہے اور سنی کی چھ قسمیں ہیں ایک۔ کہ کسی کے مسئلہ ہونے سے کہیں ہوتا ہے پیادگی کی حالت میں نہ سرے پہ کہ ہیں کسی کے خدیوہ اسی بدن کے خدیوہ اور اسی ہوتی کے خدیوہ ہوتا ہے اور یہ کمال، تمام اور معلوم ترین حوالہ جات کے خدیوہ سے ثابت ہے۔

نکتہ۔ عارف ہر گز کے ساتھ طاقت و علم میں شہادت کا مرتبہ کہتے ہیں یعنی دنیاوی رہائش جگہ میں اس وقت بسر ہوتی ہے جب آدمی توحید پرست ہو اور مادی مخلوق جاتی ہے لیکن دلی نگاہ نہیں رکھتے یہ اس وقت تک نہیں سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام افعال کا ماحول ہونا خدا تعالیٰ کی طرف سے جاننے اور کسی شخص پر ناراض ہو اور جب حقیقت سے آگاہی ہو جانے کی تمام افعال اپنے اپنی طرف سے جاری ہوں گے اور وہ دیکھے گا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہو رہے ہیں اور سب میں انصاف و صل پر مبنی ہوں گے۔

نکتہ۔ تمام طریقوں کا کمال عاشقی پر ختم ہوتا ہے اور اس طریق اعظم کا کمال

محبوب تک رہائی مہیا کرتا ہے اور اس میں اور حاجت کسی چیز کی نہیں رہتی

نکتہ :- طالب کو چاہیے سب چیزوں میں اسی کی دولت موجود ہے جانے والا ہے کہ آہستہ آہستہ دل میں لگاؤ ہو جائے کیونکہ اس سے بھی بہت کام ہو جاتا ہے اور تمام کام کا حصول اپنے شغل میں مصروف رہنے سے ضرور ہوتا ہے اور روتا پکی لگن کے تابع ہوتی ہے اور مراقبہ لگن کی بھی حفاظت اور نگہداری چاہیے اس سے روح پریشان نہ ہوگی۔

نکتہ :- اللہ (الہی) کلام کے نہ مٹنے کی وجہ سے دھیان و گیان پر اکتفا ہو جاتا ہے چاہیے کہ دھیان و گیان کو اتنا مستحکم و رکنے کہ کسی اور طرف نہ جائے۔ فطری طرح کہ اپنی جگہ سے جاتا نہیں اور اٹتا نہیں اگر پانی سے بھری ہوئی ندی کو حرکت دینے والا ہے اس پانی سے کوئی بھلائی نکل نہیں آتی اور جب بے حرکت ہو جاتا ہے شیشے کی برتن ہو جاتا ہے اگر اپنے دھیان کو قابو میں رکھے تو غل کی طرف اور دنیاوی خرابی کی طرف مائل ہیں اور تاہم وہ جانتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ تمام کام اس سب اعظم کے تابع و تفصیل ہیں جو دل میں لگاؤ ہے۔ بے شک تمام ہوتا ہے اور جو چیز خلق سمجھتی ہے وہ بالکل بے آرائی و بے قراری کا باعث ہوتی ہے اور جو چیز خلقت کے نزدیک بے آرائی و بے نیکی کا باعث ہوتی ہے وہ میں آرام کا باعث ہوتی ہے۔

نکتہ :- ہمارے پیر کا مشرب سلوک سے تسلیم کیا یہ ہے کہ وہ چیز جو اس راہ میں مشکل و دشوار دکھائی دیتی ہے اس پر پہنچ کر آزمانی کرتا ہے اور اسے اختیار کرتا ہے اور جو چیز آسان ہوتی ہے اس سے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے اور اسے اختیار نہیں کرتا کہ آسانی اور دل کا سکون و تسلی و حوصلہ کہ جان بچا ہوتا ہے اور آسانی میں اس کا مسدود یہ دعا جو کہ وہ کرتا ہے کہ یا اللہ مشکل آسان ہو جائے یہ پردہ ہوتا ہے جو کہ تمام آسانیاں

نکتہ :- اگر کوئی شخص خداوند کا کام ہوتا ہے جی

نکتہ :- میں چیزیں ہیں جو سے خلقت و جم و شب اور غوک میں پڑ جاتے ہیں اور انہیں یا نہیں ملکتے ایک۔ نکتہ العلم دوسرے ہم علم تھمے ہیں کا فخر میری اور یہ تینوں چیزیں کسی کے قبضہ میں نہیں ہیں کہ باطنی راز کے منکشف ہو جانے کے بعد قابو میں آ جاتی ہیں۔

نکتہ :- طالب کو چاہیے کہ اپنی آخر خلقت کے دلوں کو راض کرنے پر نہ لگائے اور یہ سب غیر کی طرف رجوع کے مترادف ہوں کہ اگر کسی فعل پر مامور ہو جائے کہ خلقت اس سے شکایت کرے گی کہ اپنی آخر شکایت پر۔ کہے کہ وہ کام اس سے پورا ہو اور یہ طریقہ ہمارے پیر و مرشد کا ہے چاہیے کہ اپنی تمام ہمت اپنے اصلی مقصد کے لیے لگا دے۔

نکتہ :- جب طالب کو جناب پیر کی خدمت کا موقع حاصل ہو تو یہ بدن نہیں رہتا

نکتہ :- جب طالب اپنی سعادت کو اپنے مانجے لکھتا ہے سرسبز آنکھ کے ساتھ تو اس وقت نجات پا جاتا ہے عام لوگ اکثر وہ بہت ہیں اللہ کی پناہ

نکتہ :- وحیفہ زہد و ریاضت کے وقت روزوں ہو کر بیٹھتا چاہیے اگر شکاوت ہونے لگے تو چو کڑی مار کر بندھ جائے یا کھڑا ہو جائے پردہ نہ کرے

نکتہ :- اگر دائرہ لگائے بارہویں روز کثرت مقصود حاصل ہو گا اور اس عمل زہد و

نکتہ۔ خود بینی (اپنے حق میں بڑا جانا) اور تکبر کے اور خاص طور پر بڑے کی ہوتی ہے اس میں (بچے میں) غنولیت کے بعد اور (بڑے میں) مرض اور مرید پر اسرار مشکف ہو جاتیں ایسے دور ہو جاتے ہیں کہ پھر مرید اور مر جانے کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ اپنے آپ کو کچھ نہ شمار کرے اپنے سامنے محض ناقابل و محتاج سمجھے۔

نکتہ۔ قدری مرتبوں میں سے ایک مرتبہ ہے فقر کا اور قلندر لوگ دنیا کی کو اختیار نہیں کرتے۔

نکتہ۔ طالب صاحب مولیٰ و عقل اس وقت ہوتا ہے اسلئے باری میں سے اسم اس پر اپنا پر تو یا فکس دے اور مکمل عالم اسم ہے۔

نکتہ۔ دنیا کی نعمتوں کا نزول آسمان سے ہوتا ہے اور جب مرید مسلسل آسمان طرف تازی لگاتے ہیں یعنی (اللہ پر محروم رکھے) کوئی صحبت اس پر نازل ہوگی۔

نکتہ۔ اگر کوئی شخص ساری عمر دوشہ دار رہے اور ہزاروں رکعت نماز پڑھتا ہو فائدہ کے ذریعے اسے کچھ حاصل نہیں ہوتا اسلئے اس عمل پر حاضری کے جوچ نہ کرتا ہوا ہو جو کوئی یا کیا حاضری دینے سے پاکیا جو کوئی مطلوب چیز کو غیر حاضر کر دیا ہے اس سے ہرگز کوئی چیز نہیں بلکہ طالب کے دل میں کفر ہے اس کا ظہر اچھا ہو کہ اس فائدہ سے کوئی فعل مرید مطالعہ کرے کہ اس پر کسی سمت سے نمودار ہوتی ہے چاہئے اس سے بچے اور اس سے بچے نہ پڑے۔

نکتہ۔ میرے پانچ بیٹوں کو فطرتاً سے دیکھا ہے اور ان میں سے ایک اب بھی

نکتہ۔ طالب کو شروع مال میں بعض کاموں سے منع کر دیا جاتا ہے جب فنا کے

نکتہ۔ طالب کو شروع مال میں بعض کاموں سے منع کر دیا جاتا ہے جب فنا کے

نکتہ ۱۔ حضرت میراں جی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں جس کو کہی نشین بزرگ قبول کر لیں اس کو یہ بات کہہ دوں کہ اگر نہیں کرتا تو بزرگ بھی قبول نہیں کرتے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ ہے کہ بزرگوں نے انہیں پڑا قبول کیا ہے۔

نکتہ ۲۔ جس کسی کو چاہیے یہ تحقیق بھی باطن کی صفائی کے لئے اسے تہن تعین کرتے ہیں یا اللہ یا رحمن یا رحیم پڑھے نماز حضرت فاروقی کے لئے سے بات نہ کرے اور ان تینوں اسماء کو بے شمار دفعہ نماز شام تک پڑھے اور لازماً پڑھ کر بات کرے اور اس بات کو لازم رکھے تو انشاء اللہ تعالیٰ باطنی صفائی حاصل کی طالب کو چاہیے کہ ایک وقت اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرے جس وقت اس میں اللہ کے دعا کی یہ آیت ہے رَبَّنَا ظَلَمْنَاهُ فَاغْنِنَا عَنْهُ وَارْحَمْنَاهُ بِحَبْلٍ مُّوَدَّقٍ اور یہ دعا بھی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اَلْا اور اس طرح کی دعائیں اور ہر دو آیتوں کے معنی ظاہر اور غار خانہ ہیں کہ ہم نے غفلت مکنہ کیا ہے اس معنی کے سوا جو حال تھا خدا کرے جانا دعا کے وقت دل میں لائے

نکتہ ۳۔ حضرت میراں جی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارمناہ رندی مشرب شربت تھے اور ان کے پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارمناہ نے بھی اپنے بزرگوں کا طریق اختیار ہوا تھا۔ طالبانِ قہم بزرگوں کے حضرت محبوب سبحانی نے بھی یہی طریق اپنایا اور ناقص وہ شخص ہوتا ہے جو کہ معرفت نہیں رکھتا اور کامل وہ شخص ہوتا ہے جو باطن رکھتا ہے اور ظاہر نہیں رکھتا اور مکمل ترین وہ شخص ہوتا ہے جو کہ دو خصلتیں رکھتا ہے ظاہر بھی اس سے نہ فوت ہو جیسے نماز، روزہ اور دوسرے احکام شرعی اور طالبوں کو چاہیے کہ اولاد شریعت شریف کی ترغیب دیں اور صبح اٹھنے کی بھی

نکتہ ۴۔ طالب کو بھی زیادہ جدائی ملے گی اس کا کام بھی زیادہ تر ہو گا بے فرائی

کے جو شخص ولایت لے رہا ہو۔ ہوا کو سمیٹتا ہوا لے کہ اس کا پہل بہت زیادہ ہو گا۔

نکتہ ۵۔ نکالنا جس کو تو ایک محبت مانا۔ یہاں تین چیزیں زیادہ ملی ہیں ایک یہ کہ ہماری محبت اور محبت سے سوکنا۔ دوسرے یہ کہ ہم اپنی محبت کو اپنے پیروں پر رکھتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ تمام دفتوں میں تمام حالتوں میں نکالنا کی حفاظت کرتے ہیں اور نسبت عطا کرتے ہیں۔

نکتہ ۶۔ عشق مجازی بھی اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اگر سچا ہو اور اس زمانہ میں یہ بھی ختم ہے گذشتہ زمانہ میں تھا چٹا چٹا نعلی و کتبوں، کسکی و بیوں، امیر و راجا اور مرزا و صاحبان۔ محبوب ظاہری کو چکڑا اور اللہ سے واسطہ ہو گئے اور اہل اللہ کے گروہ میں شامل ہو گئے اور ان تینوں کو حضرت حیات المیر کی بخش حاصل ہوئی تھی کوئی بھی اس بھیہ سے واقف نہیں اور مکمل اور حقیقی عاشق وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے پیر پر شروع میں عاشق ہو اور جب پیر پر عاشق ہوا تو پیر بھی مرید پر عاشق ہو جاتا ہے۔ یہ عشق دو کو ایک کر دیتا ہے اس عشق سے بالا تر کوئی چیز نہیں پس سمجھ جا

نکتہ ۷۔ جتنی تیرے باپ کو ہم سے محبت ہے کسی کو بھی نہیں اور جو کچھ ہم نے بخش کر دیا کسی نے نہیں کیا اور ہم نے کسی پر نہیں کیا اور جو کچھ بھی ہے ہم نے تیرے باپ کے لئے تیار کیا ہے۔

نکتہ ۸۔ پیر کی حاضری و زیارت اس بدن اور آنکھ و سر کے ساتھ رات اور دن کے درمیان ایک دفعہ یا چند دفعہ ہر ہو جاتے طالب کو یہ پیر کی خدمت میں حاضری صحت ہو سکتی تھی بلکہ خواہش و مقصود اس حضور کی کار کھاتا ہے کہ ہر وقت اور ہر مکان پر

موقوفہ اس قطرے سے کہنے باتیں تو یہ سب اس طرح ہوتی ہیں کہ یہ قطرہ
جیسے دویا سے نسبت ہو اور یہ قطرہ دلت غصہ کی نسبت ہے۔ یہ قطرہ دلت غصہ کی نسبت
قطرہ ہی ہے جب مرید اللہ تعالیٰ بہتری کرنے واسطے کی حالت سے بہت سی چیزیں
پوری طرح واقف و محرم ہو جاتا ہے کہ ذاتیں اور باتیں آگے اور پیچھے اور
نیچے جو چیز محسوس کی جاسکتی ہے حقل سے پہچانی جاسکتی ہے وہ اس ذات باری کی
صور تیں ہیں تو پھر تمام قطرے اشیے اور دوسراں یکبار ختم ہو جاتے ہیں اگر ہوتے ہیں
تو تانبے سے سونا ہو جاتے ہیں اور وہ چیزیں جو مابین منزلوں پر پہنچنے کا سبب تھیں
اور اس منزل میں سب پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں اور تمام ایک اعتبار ختم ہو جاتی ہیں اور
دور ہو جاتی ہیں اگر اس مقام پر ٹھہر جاتے تو پھر دوسرے کا سبب بن جاتے گا اس مقام
پر مدد کرنا اور خوشحال ہونا اور ہنسنا نصیب ہوتا ہے اور ایسے شخص کے حق میں برابر ہوتا
ہے جو چاہے کہ اسے پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے اسے کوئی کوشش نہیں کرنا پڑتی
اس مقام آپ اپنے آپ سے سوال و جواب کرتا ہے کبھی عاشقی نہیں کرنا پڑتی اس
مقام آپ اپنے آپ سے سوال و جواب کرتا ہے کبھی عاشقی کے متعلق اور کبھی
مشق کے متعلق خود عاشق اور خود مشق ہوتا ہے قطرہ اگر آدمی حق کی طرف کرے
تو حوائج حق کے وہ کیا چیز ہے قطرے کا کیا حال ہو اگر وہ سمندر میں گر پڑے

نکتہ :- اور حضرت پیر صاحب جو کہ اشرف و پھیرے کے مقدمہ کے سلسلہ میں
شاہجہان آباد میں تشریف فرما تھے تو ان کی طبیعت میں مال و آقا خانہ اگر مجلس میں
کوئی ان کا کام لینا یا کام سنی دینا، کام لے لینا تو آپ منع نہ فرماتے تھے اور
خوشی خوشی وقت گزارتے تھے۔

نکتہ :- مرید کو چاہیے کہ دنیاوی کاموں سے جو طبیعت کے مخالف ہو جائیں تنگ نہ

ہر جگہ خوش ہو جائے۔ یہ سب اس طرح ہوتا ہے کہ یہ قطرہ دلت غصہ کی نسبت ہے۔ یہ قطرہ دلت غصہ کی نسبت
قطرہ ہی ہے جب مرید اللہ تعالیٰ بہتری کرنے واسطے کی حالت سے بہت سی چیزیں

پوری طرح واقف و محرم ہو جاتا ہے کہ ذاتیں اور باتیں آگے اور پیچھے اور
نیچے جو چیز محسوس کی جاسکتی ہے حقل سے پہچانی جاسکتی ہے وہ اس ذات باری کی
صور تیں ہیں تو پھر تمام قطرے اشیے اور دوسراں یکبار ختم ہو جاتے ہیں اگر ہوتے ہیں
تو تانبے سے سونا ہو جاتے ہیں اور وہ چیزیں جو مابین منزلوں پر پہنچنے کا سبب تھیں
اور اس منزل میں سب پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں اور تمام ایک اعتبار ختم ہو جاتی ہیں اور
دور ہو جاتی ہیں اگر اس مقام پر ٹھہر جاتے تو پھر دوسرے کا سبب بن جاتے گا اس مقام
پر مدد کرنا اور خوشحال ہونا اور ہنسنا نصیب ہوتا ہے اور ایسے شخص کے حق میں برابر ہوتا
ہے جو چاہے کہ اسے پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے اسے کوئی کوشش نہیں کرنا پڑتی
اس مقام آپ اپنے آپ سے سوال و جواب کرتا ہے کبھی عاشقی نہیں کرنا پڑتی اس
مقام آپ اپنے آپ سے سوال و جواب کرتا ہے کبھی عاشقی کے متعلق اور کبھی
مشق کے متعلق خود عاشق اور خود مشق ہوتا ہے قطرہ اگر آدمی حق کی طرف کرے
تو حوائج حق کے وہ کیا چیز ہے قطرے کا کیا حال ہو اگر وہ سمندر میں گر پڑے

نکتہ :- اور یہی حضرت پیر صاحب سے دریافت کیا گیا کہ ایک تار کے اندر تھے اور
حضرت پیر صاحب کی کتابوں سے بھی اچکھتے تھے اور ماری عمر غیر کو اچکھنے کا
دھیان رکھے رہت دیں غیر خیال کرنے سے بچے رہے۔

نکتہ :- مرید کو کارخانہ عاشقی اور مشق اس وقت معلوم ظاہر ہوتا ہے جب وہ
وعدہ کی ذات چاروں عناصر پر غالب آجائے اور دوسرے سلسلوں میں اس وقت یہ
غالب آتی ہے جب نفس کش کرنے اور سخت مشقتیں جیسے جھوک و پیاس گری و
سردی برداشت کرنا اپنے اوپر اختیار کرے اور ہمارے بزرگوں کے نزدیک یہی ہے
کہ اپنے پیر کی خدمت میں بروقت حاضر رہے اور جو کچھ حکم ہو مدت دن اکی میں
مشغول رہے اور ہر پریشانی و طبع جو آئے دن تنگ نہ ہو اور غم و فکر نہ کرے اور اگر
دنیاوی خوشی و خوشحالی اسے پہنچے تو ہرگز خوش نہ ہو جب دونوں صفتیں حاصل ہو گئیں
تو چاروں عناصر پر غالب آگیا اور عاشقی و مشق کا کارخانہ اس پر ظاہر ہو گیا اور
کامل طور پر پیر کی فرمانبرداری کا وصف حاصل ہو گیا اور کامل پیر اپنے مریدوں کو
تنگ دیتے ہیں اور اپنی اولاد کو اصل رنگ پہنچاتے ہیں۔

نکتہ :- اس مقام پر جو شخص پہنچ گیا اور چاہے کہ اس کا اپنا کارخانہ و سلسلہ یہ نہ

ریدی جاری ہو اور چاہے کہ اس سلسلہ میں کسی کا محتاج نہ ہو تو علم سوال و جواب اسے اپنے دل ہی سے حاصل ہو جاتے ہیں اور اس بات پر مدد و اول سے قیصر کے اور آنری جلتے

نکتہ :- عاشقوں پر دونوں زمانے الیہ زمانہ ماضی اس زمانے کے مطابق اور اس زمانے کے لوگوں کے موافق ہوتا ہے پس عاشق کو اپنے عشق میں عکس قدم رکھنا چاہیے کسی اور کتاب کے زمانے کی تکلیف سے پریشان ہونے لگے اور خوش رہے اگر ایسا نہیں کرتا تو ہمت و محبت میں ناقص ہے۔

نکتہ :- جب سالک اور جہ ربوبیت پر پہنچ جاتے تو جان لے کہ جو چیز مذکورہ مقام میں عمل اعلازی کا باعث ہو تو وہ اسے اپنا حقیقی دشمن جانتے اس سے بچے اس سے احتراز لازم جانتے اور اس کے آنکھ نہ پڑے

نکتہ :- حضرت پیر کی محبت سے زبان قہر اگر کہتے کہ ظہر ہے تو پھر ظہر کا وقت ہو جاتا تھا

نکتہ :- طالب کے لئے ضروری کہ اپنے پیار کے پاس کوئی عرض کرے اور اس میں دنیا داری کی بو نہ پائی جلتے تو اسے اپنا اور دینا لے کہ اس میں رید کے لئے ہتھیار و خنجر ہے

نکتہ :- عاشقی اور مستی کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس میں طالب کے لئے ہر وقت رعنا طلبی پر لازم ہے اور مستی میں ہر وقت پیر کی رعنا کے لئے رہنا پڑتا ہے

نکتہ :- طالب کو چاہیے کہ پیر کی خدمت میں عرض پکی اور عاقلانیت سے پیش کرے اگر ایک دن شخصائے کبار اس میں اپنی غرض شامل ہو جلتے تو اسے رخصت

میں پہاڑ کی طرف کاوش کرنا چاہیے اس سے فہم و ہوش تاکہ محفوظ و سلامت رہے

نکتہ :- دنیا و دین دونوں کے کام اپنے پیار کے لئے کر دیت اور خود بے فکر ہو جاتے اور اپنے مسئلہ میں مشغول رہے۔

نکتہ :- پیر کی رحمت کے ساتھ ایک جانا اس بات سے حاصل ہوتا ہے کہ اپنے سرشار سے خوف و ہرجاء لے جب تک ہو جاتے اس کے بعد ایک ہو جانے کے باہر نہ آیا جا سکے تو وہ طالب ہوتا ہے

نکتہ :- اصل سے داخل ہونا یہ نامی کسب و کمائی ایک طرف دھیان کر کے حاصل کرے یعنی جب پیر کی توجہ سے دھیان حاصل ہو جائے تو بارہ قسم کا انکشاف یا ظہور اسرار سے حاصل ہو گیا

نکتہ :- یہ عقلندی نہیں صراحتی میں سے مجموعہ کی طلب کریں کہ اوپر تحریر ہوا کہ ان دو محلات کے حصول سے رخصت یا رہی حاصل ہوتی ہے ایک کا عاشقی سے تعلق ہے اور دوسرے کا مستی سے اگر دھرت کے مثل و عقیقہ سے دروازہ رقت خوشی سے طاری ہو جائے تو یہ مقام عاشقی کی پہچان ہے اور دل کی تسلی سکون اور خوشی ظہر ہوتی ہے اور یہ مستی کا مقام ہے اور یہ دونوں خوشیاں اس سے حاصل ہوتی ہیں جب کہ اس وقت طالب اللہ کام پال سننے دہن جاتے یا نہ لیکن طالب کا قصد یوں ہو کہ ہر وقت اس بڑے مقام پر قائم رہے تاکہ اعلیٰ مقصد کو پہنچے

نکتہ :- یہ بلند مقام پورا و سالم بتدلیے جوئی میں ہی حاصل ہو گیا تھا جب ابھی اولاد کی فکر و عیقہ ذہنیت میں مصروف ہوتے تھے پس سوچ و بچار اور گہری نظر چاہیے کہ

حصول کی منزل کے بعد کام میں جانے لگا۔ تو غصہ سے
اس کے رویہ پر کڑی تنبیہ کی کہ جسے جسے سبب بنی کے
پیر کی غلطی تھی یہ ہو کہ ان پر وہ غصہ حالت غمی بڑھادی جاتی ہے۔
یہاں کہ قاتل کے دل میں، غمی نہ تھا۔

نکلتے ہوئے۔ فامی قاتل عام رنجور پاؤں سے اگرچہ منزل مقصود پہلے سے
حاصل ہوا کہ مرتبہ کی وجہ سے جیسے کہ کشتہ فامی اول کا اسرار سے واقف ہو،
قہر میں تہ مردوں کا غصہ وغیرہ غاصت ہے کہ ان مرتبوں میں سے ایک کے
حصول کے لئے وہ فتنہ اختیار کرتا۔ وہ اس مقام کو پا رہا ہے لیکن اس مرتبہ کے
حصول سے غافل نہ جاتا ہے اور یہاں نہیں ہو سکتا کہ وہ ملوک اختیار کرتا اور اس
مرتبہ میں قید ہو جائے اور وہ مرتبہ فامی قاتل کو نہیں ہے۔ شامی
اجزاء ہیں کہ اس کے ہر شے

نکلتے ہوئے۔ اس دنیاوی میں مالک میں مقام کا ہر کام کا وہ اس مقام
منزل یا حال پر رہتا ہے۔ یہاں میں بھی کوئی نہ رہتا ہے۔ یہاں پہنچنے کے پوری
کوشش کرے کہ کمال پہنچ جائے اور پھر اسے اس لیے اس مقام کا ایک
دل اس مقام کے لاکھوں مالوں سے بہتر اور ایک سال کی پیر کی پیر میں اس
مقام کے ہزاروں مالوں سے بہتر ہے۔

نکلتے ہوئے۔ اس دنیاوی منزل سے وصول کی منزل میں پہنچنے کا راستہ یہ ہے کہ جب یہ
دعا کے مقام پر پہنچا جائے کہ جو کچھ دل پہنچے خواہ حق کے راستے پر ہو یا
دنیاوی کام کے لئے اسے پہنچ جائے اور شک اور اندوہ بولنا چھوڑے دے اور
عمل کرے تو بلا شک ایسا ہو جائے گا اور شریعت اور حقیقت پر بھی نظر نہ رکھے کہ

اسی جگہ خود ذات سے
پہنچنے کے لئے
پہنچنے کے لئے
پہنچنے کے لئے

نکلتے ہوئے۔ ہمارے یہ صاحب کو جسے یہ صاحب نے نرم تربیت رکھا تھا اس
رستہ پر اسے سروس کرنا ہوتا ہے کہ جسے جسے اس کو خدا کی حالت میں
پہنچنے کے لئے اسے سروس کرنا ہوتا ہے کہ جسے اس کو خدا کی حالت میں
پہنچنے کے لئے اسے سروس کرنا ہوتا ہے کہ جسے اس کو خدا کی حالت میں
پہنچنے کے لئے اسے سروس کرنا ہوتا ہے کہ جسے اس کو خدا کی حالت میں

نکلتے ہوئے۔ پہنچنے کے لئے دنیا میں شک نہ ہو کہ کچھ ہے وہ ہم پر کام ہے اور
کوئی چیز اور دنیا کے ذرات میں سے کوئی نہ ہو۔ ہمارے صاحب اس میں اس کا اور
کسی چیزوں کے کسی طرف سے غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور
کسی چیزوں کے کسی طرف سے غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور
کسی چیزوں کے کسی طرف سے غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور
کسی چیزوں کے کسی طرف سے غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور

نکلتے ہوئے۔ پہنچنے کے لئے اس میں نہیں غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور
کسی چیزوں کے کسی طرف سے غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور
کسی چیزوں کے کسی طرف سے غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور
کسی چیزوں کے کسی طرف سے غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور
کسی چیزوں کے کسی طرف سے غور نہ کرنا ہے۔ صاحب اس میں اس کے اور

قیاس کرنے میں دن خلا کی ہوا مٹی کے دفن کو شمار کر کے کثرت مذکورہ ادا کرے
روزہ رکھ کر یا کپاس یعنی کپڑہ بنادے کر

نکلتے۔۔۔ چھوٹے بچوں اور بر خوردار بھٹوں کو کہنا چاہیے کہ فخر سے استغنا میں فرق
بزرگوں نے فرمایا ہے اور عنایت کیا ہے اور وہ غفلت کی ہے، کہ چاہیے دنیا اور دنیا کے
کاروبار سے ہم کو دھواں نہیں کرنا چاہیے کہ بزرگ اس میں اخلاقی تشویش و زیادتی کریں گے
اور دنیا کے کاموں کے ہونے پر خوشی نہیں کرنی چاہیے اور اس کے نہ ہونے پر غم
نہیں کرنا چاہیے کہ دولت کے نزدیک فقیری سات اقلیم کی مانند ثابت ہے جیسے
سے ایک قطرہ غلکہ ہو کر سمندر بھی نہیں بنتا اس حقیر شے پر کیا خوشی اور کیا غم
اور کیا فکر استغنا کا اور خوشی کا اور فقر اور اس کی دہ پر خوشی کرنا جیسا کہ بزرگوں نے
نکست کی ہے اور دکھایا ہے جتنی زیادہ ہو سبب ہے۔

نکلتے۔۔۔ اگر پیر غصے کا اظہار کریں اور مراد میں تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے ایک
کہ اگر پیر اپنی مرضی کے بغیر یاد رکھیں تو اگر مہربانی نہیں ہوتی تو مراد بھی نہیں ہوتی
دوسرے یہ کہ غصے و سہا کے بعد اس کی روک تھام بہت زیادتی مہربانی و کرم فرمائی
سے ہوتا ہے پس وہ خوشیاں نکلتی سے ثابت ہوتی اور یہ علم ایسے شخص کو عطا فرمایا
اور بلند تر نکلتے کی بات یہ ہے خودی خفا کرنے والا اور خودی سرادینے والا ہے۔ خودی
خوف دلانے والے اور خودی خوف میں خودی خوشی دینے والے اور خودی خوشی لینے
والے ہیں۔

نکلتے۔۔۔ بھونٹی و بڑی اولاد کا سدقہ دینا بہت اچھا ہے البتہ اسے لازم پکڑے اور
میں قسم کا سدقہ خیرات سمجھو دے اسے حق کے طالبوں کو بہتر ہے اگر ایسا نہ ہو تو
ماں اور مقدادوں کو دینا چھپانا بہتر ہے

نکلتے۔۔۔ سیف زبان دو قسم کے ہوتے ہیں جو اس سے پہلے تحریر کر دیتے گئے ہیں
اور شاہ سیف الرحمن رضوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا۔۔۔ اس کے دسے رات ہوتے ہی ان کی
فادت میں چکی قحی اور خلقت کو یہ پتہ چلا گیا تھا کہ بچہ زبان سے نہ دے میں ہو جاتا ہے یا
نہیں ہوتا ان کے حضرت پیر نے اپنے تئیں اس دنیا کی سرور سے تپ کر تپ کر
رکھا تھا اور زبان سے کچھ نہ کہا۔ جب ان کے پیر نے اس دنیا سے انتقال فرمایا تو
لشیں کی سند پر حضرت شاہ سیف الرحمن قطب زبان بیٹھے قوبات کرنا ختم کر دیا جو
کچھ فرماتے تھے چاہت خوشی سے چاہے غمی سے ظہری طور حاصل ہو جاتا اس وقت
دن سے جو کچھ باقی آتا تھا وہاں سے اس وقت ہو جاتا اور خود جانتے تھے کہ جو
کچھ میں کہتا ہوں مطلق ہو جاتا گا اور سب چیز ہمارے اختیار میں ہے قوت عشق
دراصل ذات شریف میں رہی اسی ہوتی قحی جو اللہ او کر رہی اور یہ طریقہ آپ کی
ذات شریف کا تھا

نکلتے۔۔۔ الطریق الی اللہ محمد انفس المخلوقات خدا کی طرف جانے کے
سبب کا شمار نہیں اور قریب ترین راستہ یہ ہے کہ سوائے مرشد کے دوسری چیز نہ
چاہت نہ کشف نہ کرامت نہ اعلیٰ منازل اور نہ غیر ان کے جو کچھ ہے پیر کی ذات ہے
جو کہ حق ہے پس کسی غرض کا چاہنا اس نقصان اور گناہ ہے اور جو کچھ پیر حکم اسے
کرتا ہے اس سے بہتر جانے اور مضبوط کر کے اور طرح پکڑے کہ کسی وقت بھی نہ
بھولے اور پیر کی محبت میں غرق شخص کو ان رات دل کے دروازوں کو بند نہیں
کرتا چاہیے حب ایسا کر لیا جلد اللہ کی ذات سے حاصل ہو جائے گا اور ظاہری و باطنی
صور پر سوائے اپنے پیر کے کسی دوسرے کی طرف رجوع نہ کرے اگر کسی کو بھی نہ
جانے تو گزارہ ہو سکتا ہے اور کچھ عرصہ بات نہ کیے اگر کچھ عرصہ اس اسرار الہی کا

پچانچہ حضرت شکر مدین بھیگا کا شکر ایک صوبہ میں جاری ہے وہاں
دوسرے فقیروں کے شکر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بھی جاری ہے
عرس بھی کرتے ہیں اور دوسرے شکر خانی بہت سی ہیں اور شکر خانی سے
لیکن اس کا مروجہ طریقہ کی رقم سے پلٹا ہے کہ انسانی ہیں اور یہ سب سے کی بات
نہیں اور شکر خانی دیندہ اہل اللہ کا ہے اور شکر خانی کا ہے دوسرے
پر مشروط ہے کہ وہاں ہے کہ کپڑے کا اور غلہ عطا کرنے کا اور یہ سب
غرض کے بغیر ہے اور باطنی شکر بھی جو کہ ظاہروں کی رہنمائی کے لئے ہے جاری ہے۔
یہ دونوں شکر کی خدمت دونوں جہاتوں کو عطا فرمائی گئی ہے اور ان کی اولاد بھی
خدمت پر قائم رہے گی جب تک کہ قیامت نہیں آئے اور اس سے علاوہ مومنوں کے
اور غلام کے ساتھ جنگ کرانی بھی عبادت ہے اور رات کی کھڑکی کا باعث ہے

نکستہ: منظر پایاں اکثر تہہ کھٹے والے ہیں اور کسی کا برا چاہنے والے اس سے ظاہری تہہ اداں کی ختم ہو جاتے کی

نکتہ ۱۔ اگر کوئی شخص اپنی لمبی مدت غیر تک بیہ کا و پیا مارا ہے اور منہ پیم سے سب چیزوں سے تو اسے راہ حق میں کچھ حاصل نہ ہو گا تب تک ہر شے نہ پکڑے اور

جو مرشد کی محبت میں جھوک - ر جانے رہے اور قسم ہو جائے - یہ بہتر اور پسندیدہ ہے اور مرشد کی محبت - یہ سیدھا - یہ بے جوار اور نواز پر - اور مرشد کی محبت جتنی بھی اچھے کرے کسی کو معلوم

[illegible]

نکسب و محنت کی آگ میں جلی ہوئی جان کر سے یا اس شخص فقیر و حجاز میں
کا مرید و فقیر ہے وہ جو کہ ہدایت و رہنمائی پر ماسود ہے وہ رہنمائی و ہدایت خرابے اور
کے کہ مجھے مرشد نہ جان مجھے چیر چان اور جو کچھ میں کہتا ہوں اور قلم دیتا ہوں وہ میرا
مرشد کہتا ہے تو بھی میرے مرشد کو اپنا مرشد جان نہ کہ مجھے اگر اس نے کہے ہی کیا

اپنے پیر کے سوا کسی شخص کی طرف نظر اور کسی طرف ہی دل نہ لگا کر رہے۔
 سلامت رہے جب مرشد مرید کے پردے دور کر دیتا ہے تو اس وقت تک کہ مرید
 دریا ہے اور وہ اس حال میں ہے اور اس عالم میں ہے اور جب مرید اس
 خلقت جان لیتی ہے اور سمجھ جاتی ہے کہ مرگیا اور ابھی جہاں ہے تو اس وقت تک کہ
 اس دنیا میں اور اس دنیا میں نہ جود ہے اور ہر وہ عالم میں سرور کی دولت ہے

نکتہ :- اور شیخ داؤد کی تعمیر کا ذکر حضرت میراں بی رافعی اللہ تعالیٰ اور دہ شہ سے
 رافعی ہوئے کو دیا ہوا تھا کیونکہ خلقت کا جو کچھ کرنا اور دولت کا آنا اسی سبب سے تھا
 باوجود اس دولت کی آمد کے ایک ہی روز خدا کے لئے نہ رکھا اور اسی یہ رجوع خلقت
 کا بلکہ یا صفت پچھن لی مگر قہر وانی کی کرن یا شعاع ابھی باقی ہے اور ان کی اولاد و لاؤ
 لشکر کی مالک ہوئی۔

دوسرہ :- قول بند سے کہو تاگر اندھاں پائی جان دس چارے صرافاں
 مرشد صراف ہوتا ہے مرید میں دل بالکل رہنے نہیں دیتا اور اسے خالص کر دیتا ہے اور
 مرید اپنے دل کو اپنے اندر نہیں بناتا اس کو دور کرنے والا مرشد کا دل ہوتا ہے۔ سب
 دور ہو گیا خود مرشد مرید کے اندر شریف قرار دیتا ہے اور مرید مطلق فناء ہو جاتا ہے
 اور وسیع دریا بن جاتا ہے اس کا بہا ہوا مرشد کا بہا بن جاتا ہے اور مرشد کا لیا ہوا
 وہ سب مرشد ہو جاتا ہے اس مقام پر پہنچا مرید پہنچا ہے کہ مرید مرید کا مرید ہوا اپنے
 پیر کی خدمت میں غرضی کرے اگرچہ مرید ہو اگر مرید نہ ہو اور اسے فاصلہ نہ ہو تو یہی
 اپنے دل میں غرضی کرے اسے لازم ضروری چاہئے اسی اور یہ قلب نہ کرے مرید کو
 پردے کے دور ہونے کا انتقام مرشد اور مرید کو چاہیے ہو مقابلیت کہ مرید کو فکر
 دور ہونے کا ہو مرشد کو اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے اور اس میں بغیر نکتہ کے سے

یہ کہ قدرت نہ ہونے کی وجہ سے اور قضا کی وجہ سے ہمارے ہر کون میں سے
 یہ کہ قدرت کی وجہ سے ہونے کی وجہ سے اور قضا کی وجہ سے ہمارے ہر کون میں سے
 نے مرید کی خدمت میں کھانا دیا وہ اسے کھا دیا اسے دے دیا اور پھر کھانے
 ہونے دل میں خیال کیا کہ اسی کے اکیلے کیے۔ ہوں گا اس نے نہ کھایا ایک
 مرید مرشد کا کھانا کھانے کو کہا اس نے مرید مرشد کی کھانے سے نہیں ڈال
 لیا اور کھانے لگا اس اول آدمی سے کہا کہ جب مرشد مرید میں قہر تو نہ کار ہا چہ مرید
 فرمایا اکیلے مٹی کھانے والے سے کہا کہ تو اس کا اس ڈھیلے سے جو تو اپنے منہ میں رکھے
 ہونے سے اسے بھی دے دے تاکہ مطلق محروم نہ رہے کیونکہ وہ دولت آیا ہے اس
 کی محنت مٹانے نہ جائے سب حکم اپنے منہ سے خشکاش کے دانہ یا اس سے کم یا زیادہ
 بہر نکال کر اسے دیا اس نے کھالیا اور اٹھا کھا کر وہ خالی نہ رہا وہ جس نے پورا ڈھیلہ کھالیا
 قضا اپنے مقصد کو پا گیا اور اس رنگ پر نہ گیا یعنی شاد و سرشار ہو گیا جو بخشنے والا
 بہر بان ہے وہ یہی ہمارے پیر صاحب ہیں اس کو نکتہ سمجھایا وہ سمجھ گیا اور جس کو نہ
 سمجھایا وہ نہ سمجھا مرید کو چاہیے کہ یہ کے احوال کا ہر وقت دھیان رکھے اور پیر کا بصید
 کسی سے نہ کہے اور بات پیر کے حال کے مطابق کہے اور پیر کے حال کے مطابق
 خاموشی اختیار کرے اور دم نہ مارے اس سے قبل اس مقام و آستانہ یا برکت اور اس
 کی اطاعت میں وہ برائی و ظلم و جبر جو چوروں وغیرہ کے ہاتھوں سے پہنچے بزرگوں کی
 مرخصی اس کا مقابلہ کرنے کی نہ تھی اسے جاتے جاتے ہوتے صبر سے برداشت کیا لیکن
 اس خاکسار بزرگوں کے آستانہ پر جھاڑوں دیتے والے کے وقت بزرگوں نے جاتے نہ جانا
 کہ کوئی ظلم و زیادتی کرے جو ان حساب کے اس کو تباہ کرے ہذا حکم مقابلہ کرنے
 کا ہوا اور ہمارے پیر کا ظاہری و باطنی ظہور ہوا سر زمین اس حد تک اس جلوہ سے
 ہو کی جہاں تک انہوں نے چاہا ہے اور قیامت کے کھڑکی ہونے تک یہ صورت رہے

کی اور یہ مرشد جو فقور الرحیم ہیں پردوں کو یوں دیکھ رہے تھے کہ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے گناہ گاروں کو دوسرے الہی اللہ کی اگرچہ مریدوں کے لئے بھی دوسرے عزتوں کے پردے بھی پائی رہتے ہیں اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ہمارے پیر صاحب کوئی غصہ پائی ہر دے دیتے۔ مرید کو پائے سے ہٹا دیتے۔ ماعنہ چاہے غمناک کی حالت اور پائے بیداری پائے تنہائی کی حالت اور حالت کی سرحد کی حالت پائے ہزاروں لوگ حاضر ہوں اپنے پیر کی طرف سے ہر وقت ہر منظر رہے کسی کی وقت رہے قبول دین کے اور شیشے کی طرح ہوں گے اس کے سامنے کے سوا کوئی بھی واقف نہیں ہو گا اور جرات بھی عطا ملتی ہے ساری دنیا مشرق سے لے کر مغرب تک اور خوش و غری و غم و غیر اس طالب پر مشکوک اور ظاہر ہو جاتی ہے۔

ایک شخص ایک الہی اللہ کی خدمت میں کمال استغاثہ کر رہا تھا اور خدمت میں جلاتا تھا فرمایا ہم نے تجھے بادشاہی دے دی وہ تخت پر بیٹھ گیا۔ پھر وہ اللہ واسے دے دیکھنے کے لئے آئے جب اس کے نزدیک گئے تو بادشاہ کی رست و نکریم پر گزرتے کی اور منہ پھیر لیا۔ فرمایا اسے ہمارے دم گئے تجھے ہم نے بادشاہت سے ہٹا دیا اور معزول کر دیا جب اس نے یہ سنا تو آپ کی بے مروتی کا ارادہ کیا اپنے آدمیوں کو الہی اللہ کو پکڑنے کا حکم دیا اور وہ چھپ گئے۔ دوسرے بادشاہ اور بن گیا اور وہ سلطنت سے ہٹا دھو بیٹھا اور بہت کوشش کے بعد اس الہی اللہ کو پالیا اور عاجزی و ناری کا اظہار کیا کہ میری خطا معاف ہو جائے آپ نے معاف کر دیا اور پھر تخت پر بیٹھا دیا کہ

ایک شخص دریا کنارے شب قدر کی تلاش کر رہا تھا۔ رات کو اپنے پاؤں کو پانی میں ڈالے ہوئے تھا تاکہ نیند غلبہ نہ پالے اور وہ بیدار رہے۔ دوسرا کشتی کا کھوٹا قریب تھا پانی لینے کے لئے آیا اور ہاتھ باندھ کر دریا کی طرف متوجہ ہوا جب دریا کنارے

ہو گیا ایک خضر علیہ السلام جب وہ گئے کہا اس شخص سے میں نے دریا میں پاؤں ڈال رکھے تھے کیوں تکبیر۔ خضر علیہ السلام میں کیا پس بغیر مرشد کے کوئی فی دامل بن سکتا ہے۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ غصہ تو ہے اور شب قدر کے پائے لینے سے کیا فائدہ۔ یہ اساتذہ و شرفاء میر خضر علیہ السلام کے بادشاہ ہیں کا ہے۔ انھی پر بھی تھے حال میں بھی اور مستقبل میں بھی ہیں کے کوئی وقت بھی خدا کے شہروں سے ان سے۔ ان کا قیام قیامت تک لگال شخص کو ہم نے اپنا نور عطا کیا اس میں غم ہے اور بہار کرے گا اور اولاد میں بھی اور تاکہ اس نور سے استغاثہ کرے۔ طالب کو چاہئے کہ پیر پر لپکا مایہ۔ پڑنے دست اور اس سے احترام کرے کیونکہ یہ بہت بے ادبی ہے۔ بہتر خضر علیہ السلام کو دوسرے اولیاء کے ہمراہ ایک گاؤں یا شہر کے قریب سے گزرنے کا اتفاق ہوا ایک دلی اللہ کو کہا کہ سفید کفن کی شکل میں شہر جاؤ وہ کیا تو ہستی کے اندر گھولا۔ لوگ دیکھ کر حیران ہوئے کہ کتنا خوب صورت کتاب ہے اور ایک شخص کے دل میں آیا کہ: یکھتا چاہئے کہ یہ کتاب کہاں سے آیا ہے اس کے پیچھے ہٹل پڑا، کتابی سے باہر آیا اور غسل کی طرف متوجہ ہوا اور اصلی صورت میں آکر بہتر خضر علیہ السلام کے پاس بیٹھا۔ نماز کا وقت تھا وہ جماعت کرانے کے لئے کھڑے ہو گئے وہ شخص بھی بادغوا تھا اس نے پایا کہ اس الہی اللہ کے پیچھے نماز پڑھوں کہ اس کے پیچھے آیا ہوں۔ استاد جب نماز سے فارغ ہوئے مگر خضر علیہ السلام نے کہا کہ تو نے خوب کیا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھ لی اگر ایسا نہ کرتا تو اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تیرے ساتھ کیا ہوتا اور تیرا پیر بھی شخص ہے اور کچھ نہیں کیا کیا کر دیا۔ اور اس پیر نے اس شخص کو خصوصاً کہا کہ فی الحال کھر چلے جاؤ وہ کھر چلا گیا وہ بہت غریب تھا وہ خوشحال ہو گیا اور اپنے راز سے کسی کو واقف نہ کیا۔ خودی مدت کے بعد اس کا پیر آگیا اور کہا کہ تو نے اچھا کیا ہے کہ اپنے راز کو خفیہ رکھا۔ اسی وقت

ہمارے ساتھ چلے اور کھانے کی ضرورت پر اپنے آپ کو

سمجھے کہ مر گیا۔ اس کا کٹھن دفن کیا اور پیرا

پیرا راز کو بھپانہ دیا اور اس مرتبہ تک پہنچا تا کہ

ایک مرید الہ کی خدمت میں پہنچا۔ اس نے سکھوں

دیا کہ آج اپنے ساتھ لے کر باہر لے گئے ایک درخت کے

ایک رسی کے ساتھ درخت پر بندھ دیا نیزہ کے بائیں

میں دست کر لیا۔ اٹھ گیا کہ اب میں تیری انگلیوں سے غائب ہو جاؤں گا۔

تیرے ہاتھ میں ہے اس رسی کا ٹکڑا۔ یہاں اپنے آپ کو نیزہ کی

جب الہ اللہ چلا گیا مرید کے دل میں آیا کہ اپنے جان کو کیوں نہ کر دوں میں

چاند چاند رقم چرائوں اس درخت کے نیچے۔ قہر میں کرنے کے لئے آئے اور اپنے اپنے

حصہ کی رقم لے لی۔ جب اوپر درخت پر نظر کیا تو دیکھا کہ ایک شخص رسی سے بندھا

ہوا ہے اور اس نے ہاتھ میں تھریالی ہوئی ہے۔ وہ اس کے نیچے نیزہ گاڑا ہے۔

پھر انہیں رہم آگیا۔

الہ کی سے ایک نے کہا تم تیرے اپنے ہاتھ سے اپنے جان کو کیوں نہ کر دوں

میں اس شخص سے جو درخت سے بندھا ہوا تھا چلتا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس سے

جواب میں کہا میرے مرشد نے مجھے اسی طرح رہائی کی تھی۔ میں نے اس سے جان لے

خوف سے ایسا نہیں کر سکا۔ چود نے کہا کہ میرے حصہ کی رقم تو لے لے اور مجھے اپنی

طرح باندھ دے اس نے ایسا ہی کیا اور وہ رقم لے کر خوشی سے روانہ ہو گیا۔ اور وہ

بچند ڈھیلے جو ہاتھ میں رکھتا تھا ایک ایک کر کے ڈال دئے تاکہ معلوم کرے کہ یہ

کی ٹوک پر گر گیا ہے یا نہیں پھر دیکھا کہ گر آیا ہے فوراً اس چھری کو رسی پر دوسے

اور خود کو نیزہ کی ٹوک پر کر لیا۔ اس فعل کے کرنے میں الہ اللہ کا ہاتھ نیزہ

ہمارے ساتھ چلے اور کھانے کی ضرورت پر اپنے آپ کو

سمجھے کہ مر گیا۔ اس کا کٹھن دفن کیا اور پیرا

پیرا راز کو بھپانہ دیا اور اس مرتبہ تک پہنچا تا کہ

ایک مرید الہ کی خدمت میں پہنچا۔ اس نے سکھوں

دیا کہ آج اپنے ساتھ لے کر باہر لے گئے ایک درخت کے

ایک رسی کے ساتھ درخت پر بندھ دیا نیزہ کے بائیں

میں دست کر لیا۔ اٹھ گیا کہ اب میں تیری انگلیوں سے غائب ہو جاؤں گا۔

تیرے ہاتھ میں ہے اس رسی کا ٹکڑا۔ یہاں اپنے آپ کو نیزہ کی

جب الہ اللہ چلا گیا مرید کے دل میں آیا کہ اپنے جان کو کیوں نہ کر دوں میں

چاند چاند رقم چرائوں اس درخت کے نیچے۔ قہر میں کرنے کے لئے آئے اور اپنے اپنے

حصہ کی رقم لے لی۔ جب اوپر درخت پر نظر کیا تو دیکھا کہ ایک شخص رسی سے بندھا

ہوا ہے اور اس نے ہاتھ میں تھریالی ہوئی ہے۔ وہ اس کے نیچے نیزہ گاڑا ہے۔

پھر انہیں رہم آگیا۔

الہ کی سے ایک نے کہا تم تیرے اپنے ہاتھ سے اپنے جان کو کیوں نہ کر دوں

میں اس شخص سے جو درخت سے بندھا ہوا تھا چلتا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس سے

جواب میں کہا میرے مرشد نے مجھے اسی طرح رہائی کی تھی۔ میں نے اس سے جان لے

خوف سے ایسا نہیں کر سکا۔ چود نے کہا کہ میرے حصہ کی رقم تو لے لے اور مجھے اپنی

طرح باندھ دے اس نے ایسا ہی کیا اور وہ رقم لے کر خوشی سے روانہ ہو گیا۔ اور وہ

بچند ڈھیلے جو ہاتھ میں رکھتا تھا ایک ایک کر کے ڈال دئے تاکہ معلوم کرے کہ یہ

کی ٹوک پر گر گیا ہے یا نہیں پھر دیکھا کہ گر آیا ہے فوراً اس چھری کو رسی پر دوسے

اور خود کو نیزہ کی ٹوک پر کر لیا۔ اس فعل کے کرنے میں الہ اللہ کا ہاتھ نیزہ

۱۔ مسیحا اسی طرح باقی مصلحت ہے

نکیتہ:۔ جو کچھ یہ حکم دے اسے بہت بڑا سمجھ جانے اسے خود جاننا چاہیے۔ کہ

کرت گاتا سمجھ کر دے کہ یہ گایہ بات محرومی کا باعث ہوگی اور یہ بات بھی دل

میں نہیں آتی چاہیے کہ جو وعید شغل پر خود کرتے ہیں مجھے کیوں کرنے کو نہیں کہتے

یہ بھی دیکھ کر بند کر دے گا۔

نکیتہ:۔ اس کا شایان اس کی یاد گاری ہم نے بتا دیا ہے قیامت برپا ہونے تک

باقی خود قائم رہے گا اور ہم نے اپنا طریق بتا دیا ہے اس کا سہارا ہمارا عنوان ہے۔

نکیتہ:۔ کمال ولیوں اور انہوں نے ہمارے پیر کی انتہا کو نہیں پایا ہے جب دیکھتے

ہیں پہچان نہیں کر پاتے ہیں ولایت کی انتہا کو کیسے جان سکیں گے ہرگز امکان نہیں

اور جو کوئی اس کام کے لئے آتا ہے تو پھر اپنی ذات کا سب کچھ بھول جاتا ہے اور

ہمارے پیر کی ملکیت میں آ جاتا ہے اور اپنی جسم بھومی کی طرف رجوع نہیں کرتا کیونکہ

اس تک ایسی چیز ہے جو وہاں نہیں ہے ہمارے پیر کے راستے پر چل پڑتا ہے۔

نقل ہے:۔ کہ روئی کے ملک میں کنواں کھود رہے تھے جب پانی قریب آگیا تو

سب باہر آگئے سوائے ایک شخص کسی وجہ سے کنوئیں کی کمرانی میں رہ گیا اور چاروں
کے کھانے اور پینے کے لئے گئے اور وہ چنانچہ کنوئیں میں رہ گیا ہے اس میں کچھ نہیں
میرے مرشد کی مرضی میرے اس قلم کے لئے یا کنوئیں سے میرے کھانے کے لئے
صوت میں راقی ہوں جو چاہے کرے اور نہ ہو۔ ایک ہیجہ اور جو سے میرے لئے
توجہ سے اسے پہنچاتا تھا اور کچھ مدت کے لئے میرے لئے کھانا اور پانی لایا
جو یہ ہمارا چوکا تھا ایک شخص نے ہمارے قلم کے لئے ایک دورانی ایک دورانی
پہنائی زبان میں سے لیتے ہیں جو کہ اپنے ہضم پر ہضم سے کھائے کھاتے ہیں
اپنا بل بنا لیا یہاں تک کہ کنوئیں کی کمرانی تک جہاں وہ شخص بیٹھا ہوا تھا کچھ نہیں
دیکھا کہ یہ کڑوا ہمارا تھا اسی وقت سے پھر آنے کے قریب پہنچ گیا اور ہمارے
غریبوں کے واسطے کو انسانی آواز گرائے کی سمت کانوں میں سنائی دی۔ آکر دیکھا کہ
انسان ہے اسے باہر نکالا اور اٹھاتا ہوا تھا۔ روزانہ کی خدمت کرتا رہا۔
شخص طاقتور و صحت مند ہوا اس سے ہماری کام رسد آیا اور کہا کہ ہمارے رہنا
فام رہا اب ہمارے پاس آ جاؤ ہمارے بعد وہ فانی گھر سے رخصت ہو چکا تھا اور اپنے
مقدمہ کو لایا کیا یہاں رہنا ہے کہ ہمارے لئے یہ بھی رہی ہو اور ہمارے لئے مرشد کے
کسی کی طبیعت بھی رجحان نہ کرے اور خوشی کی حالت میں جب کہ سب لوگ یہ بھی
ہوں یہ اعتماد نہ کرے

نکتہ :- ایک مرید جناب پر صاحب کا تمام ارشاد نے علم و ادب حاصل کر اس سے علم
کیا کسی سمت فرمایا کہ میں طرف بھی تیرا دل تھا کہ اسے شے سفر پر تیرا دل
کسی جہل میں جا رہا تھا جہاں ہماروں کی تعداد میں بندھے ہوئے اس کا احتساب صحیح
تھا لہذا تھا کہ یہ سب مرشد کی طرف سے ہے۔ اب آگئے کیا تو ایک جہل، کھانا میں

میں یہ وہی شیر تھے اور اس کے گرد آگئے لیکن اس کے ساتھ بیٹھے میں چھین چھاؤں کی
جب آگئے کہ وہ جہل میں رہے وہ رنگ رنگ کی باتیں کہیں یہ بھی اس کے حال
میں مزہ مت ہوتیں کہ سب کو مرشد کی طرف سے کھانا تھا آگئے کیا بہت زیادہ
پاکیوں وہ جہل تھا اس وقت اس راستے سے چور شیطان اس کے دل میں خیال
پیدا ہے کہ تو کہاں اور یہ مرشد کہاں رہا۔ اس خیال کے آتے ہی ایک بڑے ہاتھی نے
اپنی سونڈ بڑھائی اس کو پکڑ کر اپنی پیٹھ پر ڈال لیا کہ اسے اسے پیر کو بہت ہی بھول
گیا قابض میں اسی مرید نے اپنے دل میں توبہ کرنی کہ اس چور شیطان نے میرے
دل میں خطرہ ڈال دیا تھا اسے مرشد خدا کے لئے میری قربان کو پہنچا اور اپنی شخص
کیونکہ میں نے توبہ کر لی ہے اور سب ہاتھی اسی کی ملکیت ہیں اور تو حاضر و ناظر ہے
مرشد نے حکم دیا کہ تو اپنے آپ کو ہاتھی کی پیٹھ سے نیچے گرائے اور ہل پہل ایسا ہی کیا
اور مرشد کی زیارت کا ارادہ پہنچ کر لیا سفر طے کرنے کے بعد پیر کے حضور پہنچا اور
ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا مرشد نے دیکھا کہ عین رات دن کھڑا ہوا بعد پیر نے فرمایا کہ آ جا
تیری توبہ ہم نے قبول کر لی ہے اور بہت زیادہ مہربانی فرمائی اسی واقعہ کے ساتھ ہی
ولایت کے مرتبے کو پہنچ گیا۔ چاہیے کہ اپنے مرشد کے سوا ہر چیز کو دل سے نکال دے
اور مت دشمن سب کو اپنے مرشد کی طرف سے مہمور جانے اور کسی کی طرف توجہ نہ
کرے۔

نکتہ :- تو نے دیکھا تھا کہ حجرہ روشن میں چوروں نے آکر کیا کیا زیادتیاں کی تھیں کہ
تندور پر روٹیاں بھی نہیں چھوڑی تھیں اور ہمارے بزرگوں نے اپنے وسیع سمندر پہلی
لئے تھے باوجود اس قوت اور قدرت کے انہوں نے نہ چاہا کہ یہ چور اور حرام خور برباد
ہوں ورنہ یہ کیا ہستی رکھتے تھے حوصلہ سے کام کرتے تھے اور جب غلامہ طور پر تیغ

ذنی کا حکم ہوا ان دونوں جانیں کو اس کام کے لئے کیونکہ اس زمانہ میں لوگوں کا اعتقاد مطلق نہیں رہا اگر ظاہر طور پر قوت کے ساتھ تلواریں پکڑنے کا حکم نہ ہوتا اور سابقہ حالت پر رہتے تو ہم اہل بھی نہ رہتے لہذا حکم ہوا اور ان پر دو برہم داروں کے حق میں یہ کوششیں و کاوشیں لشکر و دشمن کے کام یا ظاہر طور پر تنج ذنی کرنا بھی عبادت ہے۔

نکتہ :- یہ پیکر اپنی سمندر جو کہ طاقت کے نزدیک مشہور و معروف ہے یہ کیا جانتا ہے کہ ہمارے پیر صاحب نے ہزاروں بڑے سمندر پانی لئے اور اس کی جھٹک بھی باہر نے آنے دی

نکتہ :- مرید کو چاہیے کہ بغیر مرشد اہل اللہ کسی شخص کی طرف رجوع نہ کرے اگر کرے تو اسی پر رہے ایک جانور و ندائی کہ ہندی زبان میں اسے گناہی کہتے ہیں اور دریا کے کنارے رہتا ہے اس سے روق کے علاقہ کی طرف بہت زیادہ بادل دیکھا دریا کو چھوڑ روئی کی طرف اڑ گیا جب اس جگہ بادل بکھر گیا اور بارش کا پانی بھی ٹپکنا ہوا کیا وہ گناہی تیش و پچاس میں گرفتار ہو گیا اور پر و بال ختم ہونے لگے اور اپنے دل میں توبہ کر لی اور پھر دریا کی طرف متوجہ ہوا اپنی اصلی حالت پر آ گیا اگر مرید اپنے مرشد کے سوا کسی کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کا حال ایسی جانور جیسا ہو شخص کا پس مرشد اتنا مضبوطی سے پکڑے کہ بھڑکے نہیں۔

نکتہ :- فلاں شخص کو ہم نے رنگ (توحیدی) سے رنگ دیا یہاں تک کہ گیارہ بارہ دفعہ اس نے کہا کہ میں رنگ چاہتا ہوں اور ہم رنگ مٹا کر دیں گے اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی

نکتہ :- جو شخص ان جناب اقدس درگاہ سے دستکار دیا گیا ہو وہ ہر سے اہل اللہ سے

قبول نہیں کرتے۔ مگر اسی طرف مقدمہ پاک جناب برہم داروں کے دھکارتے ہوتے کو چاہیں تو قبول کر لیں اور دوسرے برہم داروں میں سے کسی کوئی ان پر درگ کی ذات کے سلسلہ میں داخل ہو جائے اپنے پیر سابق کے جو کہ وہ رکھتا تھا پتھر پالیتا ہے اور کوئی ان پر صاحب سے پھر جانتا اور دوسری جگہ پٹا جانتے تو وہ شخص مردود اور راندہ ہو جاتا ہے۔

نکتہ :- اگر پیر کی نسبت غالب آ جائے تو یہ کو چاہیے کہ اس حالت میں سوتے نہیں کہ یہ صورت بہت بڑی ہے۔

نکتہ :- اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ ایک اللہ والے شخص نے حاجت کے لئے باہر گئے اور تین خادمین کے ساتھ تھے ان میں سے دو اپنے مرشد کی طرف و حیان رکھتے تھے اور ایک اپنی آنکھیں بند کر رہا تھا اور اپنی پیٹھ مرشد کی طرف نہ کی جب فارغ ہوتے تو لوہا لٹکاؤ خادم ہر آنکھیں بند کئے ہوتے تھا اور لوہا می ہاتھ میں رکھتا تھا آنکھ بند کر کے لوہا مرشد کے حوالے کیا جب استیجاب سے فارغ ہوتے تو لوہا آنکھیں کھول اور دونوں خادمین کی طرف دیکھ کر دیکھتا ہے کہ دونوں خاموں کا منہ سیاہ ہو چکا ہے اپنے کمر میں آسنے سب لوگوں نے دیکھا کہ ان کا منہ سیاہ ہو چکا ہے اور یہ تیسرا جو تھا کمال کو پہنچ گیا اور دوسرا اہل اللہ آیا اور اس نے اس کو مہجوں بار نگاہ خادم سے کہا کہ تیری عرض بھی منقول ہو چکی ہے۔ مرشد کی خدمت میں آ کر کھڑا ہو گیا اور تمام رات کھڑا رہا جب صبح کی سفیدی دھونی تو مرشد نے کہا کہ تو کیوں کھڑا ہے عرض کیا کہ دونوں کی خطا معاف ہو جائے عرض قبول ہوئی ہر دو اشخاص کا چہرہ پہلی حالت پر آ گیا اور باطن سے فیض یاب نہ ہوتے اور موقوف اور غالی رہ گئے اور مرید اپنے باپ دادا کی عہد کی اور برتری نہ کہ خاندان یا علم کی برتری رکھتا ہو اور اپنے دل میں ایک ذرہ

بروز، صبح، آٹھ بجے کے نزدیک - - - - -
 بچے چٹانوں سے اٹھ کر تھکے تھکے تھے۔

وہا ہے اور کسی کو نہیں دتا

نکستہ و بردار۔ جو حقیقت خدا کو کہہ ہوا اپنے یقین کے لیے مرشد تک پہنچا۔
 یہاں اور محروم رہا اپنے دل کی غلط اور اپنے غمناک سستی کی وجہ خاص طور
 پر جب غالب غم تھا کہتے ہیں کہ محروم رہ جاتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اگر وہ اس کے مرشد نے کہا کہ کفر ہے تو اس نے ایسا ہی کیا۔ ایک شخص نے آکر اس سے کہا کہ رات کسی کی ملکیت ہے کہا کہ اس کی میں کی ملکیت دن ہے۔ پھر کہا کہ کیوں کفر ہے میرے ساتھ آ۔ اس نے کہا میں سے کفر آگیا ہے وہی جانتا ہے۔ پھر کہا کہ اگر میں تجھے بند کر دوں اس نے کہا کہ تو کون ہوتا ہے مجھے بند کرنے والا سوائے میرے مرشد کے۔ اس نے کہا کہ اگر میرے مرشد نے کہا کہ تو کون ہوتا ہے مجھے بند کرنے والا سوائے میرے مرشد کے اس نے کہا کہ اگر میں تجھے پیٹوں تو اس نے کہا تو کیا طاقت رکھتا ہے مجھے مارنے کی سوائے میرے مرشد کے پھر اس نے بیٹا شرمیل کو دیا اس نے کہا تو نہیں دے گا میرے مرشد مجھے دے رہا ہے۔ وہ مرید اس جگہ سے نہ ہل کر آیا اور اس کے دل نے اعتراض نہیں کیا اس کے بعد اس کا مرشد آگیا اور کہا کہ تکلیف تجھ پر وارد تھی تو نے اچھا کیا کہ ثابت قدم رہا تیرا کام اس نتیجے

شعور عامہ الہی ہو گیا ہے وہ کوئی نہایت
چر کے حکم پر عمل کرے تاکہ عشقی مقصد کو پاسے۔

بے شمار جوتے ہیں اور تمام راستوں کے جوہر کرنے کا مقام
 ہونے کے لئے یہ سب کے سب ہی کھڑا ہونا اللہ

و مقرر ہونے کا حکم ایک کوئی اور سب کے ذریعہ اللہ سے حاصل ہو جائے گا چنانچہ
سب دریا مندر میں پانی پہنچے۔ حضرت مریدوں کو مرشدِ محمد کے راستے کی طرف راہ
دہن کرتے ہیں۔ کسی حیثیت کے بغیر رہتے۔ نالک۔ فضل اللہ یونہی۔ من بشاء
عزیز۔ یہ اس کا فسر ہے جسے چاہیے اس کا ہے

نکتہ ۱۔ یہ کو چاہئے کہ اپنے افعال، کلام، خاموشی، بیٹھے و چلنے میں موائے
اس کے چھنے کہ کھانے اور جاگن میں اپنے پیر کو ہمید کہے بلکہ پتھر و اینٹ میں اپنے
کو ہمید چاہئے کہ یہ سب بغیر ہمید کے اس کی ہر

تمثل ہے وہ سب شمس کے دریا میں غوطہ آگیا اور آگیا اور ایک اور دریا کے کنارے
گمراہ بن گئے ہوئے اس کے برابر آیا تھا اور وہ شمس جو کہ دریا میں قیام کیا کر تا تھا کہ
خدا کے لئے اور اپنے مرشد کی خاطر مجھے دریا سے بہہ نکلاں اور وہ شمس جو دریا کے
کنارے ٹپل رہا تھا اس غم خیال کرتا تھا کہ مرشد اور خدا کے درمیان وہ فرق جانتا
ہے آخر کار اپنے دل میں خیال کرتے ہوئے کہ میں مرشد کی خاطر جان قربان کر دے
ہوں لیکن اس سے پہلے چند روز اس نے مل امہیا کر کے ڈال دے تاکہ ڈوئے والیکو بچنے
کا سبب ہو جائیں جب تو اس کے قریب پہنچے وہ لٹی غرق ہونے لگا پھر اس
نو جوان نے اپنے مرشد کے نام کی خاطر اپنے تئیں دریا میں ڈال دیا اور اس ڈوبنے والے

نقل ہے کہ ایک شخص تین گلاب خرید کر اپنے گھر لایا اور عرض کیا کہ کچھ ارشاد فرماتیں یہ تین گلاب عرض کر رہا ہوں کہ اس سے دس روپے یا
بار عرض کرنے کی وجہ سے انجیل۔ راستگی کیا اور ہندوستان میں کہا کہ وہاں تک یعنی سے
کھائے اسی وقت وہ مر گیا اور اس کام کے لئے تیار ہو گیا جس جگہ وہ پہنچا تو
اپنے منہ کو اس کی سمت کھول کر بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ اس حالت میں کچھ وقت گزر گیا
آخر کار کال دیوں میں شامل ہو گیا۔ پھر کچھ مرشد فرماتے اسی کو خدا کا راستہ سمجھے
اور اللہ پٹی سے پکڑے اور کوئی تہ نہ کرے کہ کہتے تھے تو وہ مر گیا۔

نقل ہے :- ایک شخص جیسوں یا بکریوں کا ریورڈ رکھتا تھا جب پرانے کے لئے

نقل ہے :- ایک مرید کو پیر نے حکم دیا کہ اس جگہ بیٹھ جاوہ بیٹھ گیا اس مکان کی بچت نہ تھی اور نہ اس کے جسم پر کوئی کپڑا تھا۔ گہرا بادل آیا اور بادل گر بننے لگے اور بجلی کودنے لگی لوگوں نے کہا اے دردیش اس جگہ مت بیٹھ کسی محفوظ جگہ پر چلا جا کیونکہ بارش میں مر جاتے گا لوگوں نے بہت ہی مبالغہ آرائی کی کہ اس جگہ سے اٹھے مگر وہ اٹھا اور کہا کہ مجھے پیر نے بٹھایا ہے اور یہ بادل بجلی کی کڑک و چمک اور بارش سب کچھ میرا مرشد ہے۔ جب یہ بات اپنے دل میں یقین سے پہنچ کر لی بادل اور بارش سب جاتے رہے اور کچھ نہ رہا اس کے بن۔ پنے پیر کی خدمت میں عرض کی اپنی حالت کے متعلق پیر نے کہا ایسے ہی تھا جیسا تو نے خیال کیا اگر مقررہ جگہ سے اٹھ جاتا اور چلا

ہر پانی سے حقاہ کی اور اس میں شکر و تحب نہیں ہے اور اس امید میں ثابت قدم رہنا پائے۔

نکتہ :- یہ روشن فکر حکمت فقراء کی خدمت کرنے والوں کی ہے اور لشکر کا خادم محض اپنے حق میں خادم جانے اور شکر و تحب کے لئے شکر و تحب کو ہمیشہ جاری و بجا رکھنے کا اور روزانہ بڑھتا رہے گا اس خادم کو نہیں چاہیے کہ روشن فکر کے خرچ کی فکر کرے کیونکہ لشکر کا مالک لشکر کی فکر بہتر طور پر رکھتا ہے اور پاتا ہے۔

نکتہ :- اولاد اللہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں وہ لوگ جن کو ظاہری اسباب کے ظہور کا حکم ہوتا ہے اس سے مراد ظاہری علوم میں عنایت ہوئے ہیں اور وہ جن کو ظہور کا حکم نہیں ہوتا وہ نہیں۔

نکتہ :- ہر کام جو خواہش کے موافق نہ ہو بزرگ اس کو خیریت اصلی اور بہت کہتے ہیں ان سے ناراض نہ ہونا چاہیے۔ تمام کاموں کو بزرگوں کے سپرد کرنا چاہیے کہ جو کچھ چاہیں گے کریں گے اس میں خیریت ہوگی عقل کو اس میں دخل نہیں۔

نکتہ :- طالب کو چاہیے کہ اپنے پیر کی اولاد کے افعال و کردار کی پرکھ کی خواہش نہ کرے کیونکہ وہ خیر کے ساتھ کھٹے ہوئے ہیں عاجزی کرنا اچھا ہے اولاد کے بارے میں جی اگر وہ جی نہ کریں تو معرفت کو پا نہیں سکتے اگرچہ اولاد ہی ہو۔

نکتہ :- روزی کے جاری کرنے کے لئے مرید کو کہنا چاہیے کہ جب تک یاد الہی میں رہے گا روزی میں عقل نہیں آئے گا اور بے آرام نہ ہو اور عمل یہ ہے بعد نماز فجر سورۃ فاتحہ کو اکیس بار اور بعد نماز ظہر یا آئیں دفعہ اور بعد نماز عصر تیس دفعہ اور نماز شام کے بعد چوبیس دفعہ اور نماز عشاء کے بعد دس دفعہ انشاء اللہ تعالیٰ بغیر تکلیف کے

لئے تو سب نے اپنے اہل و عیال کو شکر و تحب سے نوازا ہے۔ ان میں سے ایک پانی سے بھرا ہوا اور اس سے تمام مسئلے حل ہوتے ہیں۔ پہلا پانی سے بھرا اپنی حالت پر رہا اور جب سورج بارہویں پر ہوا تو پانی سے بھرا وہی ایک سورج اپنی حالت سے ہی ہے اسی طرح نور خاص عزت سرور عالم ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہ پناہ حتی کہ نسل در نسل حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ وہ اس سے رات کی ہوتے تک۔ پچا اور ان ذات پاک و صاف سے چل کر ہمارے بزرگوں اور ہمارے بادشاہ تک استفادہ کیا اور عزت و دست دی یہاں تک کہ قیامت پر پناہ ہوتے تک ہر زمانے میں ایسا آدمی ان جناب کی اولاد میں سے ہوا رہے گا اور اس کا آقا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرح ہو گا اور خدا کے دیکھنے کی طرح ہو گا اور ہمارے تمام بزرگ جو کہ اس مرتبہ پر آئے وہ ہر گاہ کیونکہ اس پہلے مسئلے کا پانی ہو رہا باقی مسئلوں میں ہے پس دوسرے مسئلوں کا پانی دیکھنا ہو پہلے مسئلے کی طرف ہے تو سمجھ لے۔

نکتہ :- ہمارے بزرگوں کے نزدیک نہ کی کرتا جیسے کہ ہر زمانے میں اپنے پیر کی خدمت میں چلا آ رہا ہے یہ ہے ہر ظاہری و باطنی حکم جو قابل ہونے کے لئے پیر سے یہ سوچے اور بغیر تاثیر اور خوشی خوشی بجالاتا ہے یہ بندگی اعلیٰ و مکمل ترین ہے اور فلاں شخص کے نصیب ہوا ہے یعنی ہم نے نصیب کر دیا پیر کا تصور نہ ہوا شوق کے نام ہونے کے مترادف ہوتا ہے جیسے کہ بغیر تکلف کے شوق غالب تصور توحید میں قسم کا ہوتا ہے علمی، یقینی اور روحانی اول قسم کے لئے ثبوت لازمی نہیں ہوتا اور دوسری قسم ہے خطا اور حالی ابتدائی و بنیادی توحید ہے بلکہ غم دینے والی پس یقین سے جانے کہ توحید یقینی جو مرشد نے مجھے عطا فرمائی ہے وہ ابتدائی حالی توحید ہی ہے حالی جو کہ کمال

چودہ یا گیارہ سال کی عمر میں کل اور لعل ساگی اور اٹلی اور -
 میں جب طالب داخل ہو گیا وہ طالب نہ رہا اس چیز کا -
 باقی رہی جب یہ واپس نہیں آئے کی۔ میں اگر مرتبہ پر جانے میں کمال سے نقد و پیر
 سب مرشد کی بات ہے۔ اور عشق جو کہ اللہ کی ذات ہے دعویٰ کرتے ہیں کہ
 ہوں میرے سوا کچھ نہیں اور یہ عشق وعدہ کیا گیا ہے اور ہے کہ میں کی جتا نہیں ہے
 اور خیال و وہم کہ جو سب ذات ہیں ان کی طرف رجوع نہ کرے کہ یہ مرتبہ کے
 درمیان میں اور بیڑیاں ہیں۔ مرید اللہ کی روح یعنی کل لائق کہ اعلیٰ مرتبہ سے نیچے
 آئے۔

نکتہ ۱۰ مرشد عشق سے پر ہوتا ہے اور عشق اسرار سے ہوا ہوتا ہے۔ مرشد میں
 جگہ قیام کرتے سب اسرار کی کے پاس ہوتے ہیں۔ سب اس کے تابع ہوتے ہیں
 اور ہر قدم پر اس مرتبہ میں اسرار ہوتے ہیں۔

نکتہ ۱۱ مرید پر ہر چند نالی مرتبہ پر پہنچ جائے اپنے پیر کی غلامی لحاظ رکھنا ہوتی ہے نہ
 چھوڑے اور اس کی دیکھ پر زیارت کے لئے جانا بھی نہ چھوڑے۔ اور زبانی باتوں
 باطنی صفائی حاصل نہیں ہوتی اور جب زبانی باتیں دلی لگاؤ سے غافل نہ ہوں تو یہ زبانی
 باتیں باطنی صفائی کا باعث بن جاتی ہیں۔

نکتہ ۱۲ اعدیت کا مرتبہ اور اعدیت اور ذات الہی کا اپنے اندر مطالعہ کرے اور
 اس کی حقیقت پر بھی غور کرنا چاہئے اپنے اندر غوطہ کھائے اور اسے نہ چھوڑے

نکتہ ۱۳ رخصت کے دے کی کچھ قسمیں ہیں پہلے یہ کہ جو کچھ کرتا ہے پیر کرتا ہے
 دوسرے یہ کہ جو کچھ پیر کرتا ہے کرتا ہے تیسرے یہ کہ میں نہیں ہوں سب کچھ پیر

ہے چوتھے یہ کہ میں ذات ہے اور میں بھی پیر ہوں اور اللہ بھی ہے پانچویں
 بہت قدرتی میں خود ہو جانا چھٹے اللہ کی شہادت میں خود ہو جانا اور وہ حقیقت غور میں جانا

نکتہ ۱۴ مرید سے خدا کے آئینہ میں ہے اپنا آپ پیر کے سپرد کر دینا دوسرے
 مہاب اور بھگت داروں کو چھوڑ دینا کہ ان میں سے بعض اہل اللہ ہوتے ہیں تیسرے
 اہل کاترک کرنا چوتھی بات عجبے کو ترک کرنا پانچویں سوتے حق کے کلمات، مقامات
 و حالات وغیرہ کو ترک کر دینا چھٹے پیر کی صورت میں فنا ہو جانا کہ یہ بھی توحید ہے
 نہ میں توحید میں خود بن جانا سات کے عقد تک پہنچنا اور اس میں خود ہو جانا

نکتہ ۱۵ اس حساب سے تہذیب و تمدن میں ہر کوئی کے میں لوہے کا سجادہ نشین کر دیا ہے
 جسے اللہ اور مریدوں کو چاہئے کہ فرما دے اس کو نہ ہوں تو ان کی عمر میں نکل واقعہ
 دے دے گا اور روحانی سے بھی ہے ہر دور ہوتا ہے اگرچہ طاقت میں تعریف کے لائق ہو
 ان لیکن عام حقیقت کے حکم میں ہیں اور تعلیم کے بعد ہی کے لوازمات اور اپنے تمام
 ہر کوئی کے نزدیک مسافروں کی عمر نہ رہے گا ہمیشہ ہمہ مدد رہے گا اور اپنی آنکھ
 پر نہیں دیکھ سکے گا اپنی مٹہ منہ کی کی وجہ سے اگرچہ دیکھ نہ سکے گا پر اسے اور
 دیکھ سکی گا اظہار نہ کریں۔

نکتہ ۱۶ اس کام میں ہر کوئی کی روح منہ کی شان ہو اسے سب تو اس پر قائم رہے
 اور دوسروں کی سرخی پروری نہ کرے اگرچہ اس میں اسے نہ دے اور
 غیب کی پروا نہیں ہوتی چاہئے اگرچہ وہ پسندیدہ ہو

نکتہ ۱۷ جو کچھ پیر کرنے کا حکم ہے اگرچہ ظاہر کی صورت پر راد کی دے تو بھی
 کرے اور حکم بجا لائے اگرچہ تمام دنیا اسے بدکار کہے اور خود بھی نہ جانے کہ میں

ہے بغیر ثابت قدمی سے کسی وقت بھی نہیں رہتا۔
 یہ نہیں خود اس کے نام پر نہیں ہو جاتا چاہیے کیونکہ ظہور کا ہوا
 خرابی و سختی کے بہت زیادہ خوشی حاصل ہوگی اور ان دنوں جو غریبی کی ہے اس
 خوشحالی نہیں اس کے فکر مند ہیں ہوتا چاہیے کہ جب اس کے موسم میں وہ فتنوں کے
 پتے اڑ جاتے ہیں تو اس کے بعد موسم بہار میں میرا دور آئے گا وہ ہو جاتے ہیں بہت
 زیادہ جھگڑا ہوا کا پھولوں کا پھولوں کا ہوتا ہے مغرب اسی طرح اسباب کی
 زیادتی ہوگی

نکتہ ۱۰۔ یمن کے ساتھ ہانا چاہیے کہ بزرگ ہمارے ہر حال میں حفاظت کرنے والے
 اور نگہبان ہوتے ہیں اور جو کل ہوتے ہیں کیا گھر میں کیا جنگ میں اور بیداری اور
 خیریت حالت میں جب ہر راز ان کا فائدہ ہائی مصیبتیں نزل ہوتی ہیں اور پیران سے
 حفاظت کرتا قافی الحال اگرچہ تمہارا ظاہری کام بڑی دست چل رہا ہو تو بھی کسی
 مصیبتیں تم کو دل کٹتی ہیں اور بزرگ ان سے تمہاری حفاظت کرتے لازم ہے کہ
 جنگ کے ختم ہونے کے بعد اپنے لباس کو مدد دے دے اور اگر کھوڑے سے کوئی
 شرب لگ جاتے تو نہیں سمجھنا چاہیے کہ بزرگوں نے حفاظت نہیں کی بلکہ اس میں
 بڑی تسبیحیں پھوٹی مسیبتوں میں اس گنتی ہیں جس کا بچے کی قیامت کرتے ہیں
 تو اس کی ماں خوش ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ موسم کا مکمل کرتا بزرگوں نے ان
 کی امداد کو قبول نہیں لیا کہ وہ تو اس چیز سے کہنے کے بعد مدد دے دے چاہیے
 کیونکہ یہ وضع ظاہر کرتا ہے کہ اس میں کوئی نقصان نہیں ہے اور یہ
 پکایا ہوا ہو گیا ہو گیا اس میں کوئی نقصان نہیں ہے اور یہ
 دینی تو معلوم ہوا کہ زمین کھودنے کے سے دینی نہ کہ حفاظت کے لئے اور تمہارے ہدف

میں تلوار دے دی مدد کرنے اور جنگ کرنے کے لئے کیونکہ مرزاؤں پر جھگڑے
 رہتے بیٹھے رہ کر کھوڑے کا چنگ دیا اس نے پانی پر اور اس کی پانی پر اٹھانا چاہیے
 کیونکہ انہیں کی دولت عازروں کے ہاتھ آئے گی۔

نکتہ ۱۱۔ اور کاغذ کے ان ہنگاموں میں دوسرا ہرگز نہیں چاہیے اور جب بادل
 دھواں ہوتا ہے اس میں بڑا ہوتا ہے اور اس کے لئے ہر غیر ان سب چیزوں کے
 تمہارے حوالے کیا ہے کہ غم غم بادل دھواں ہوتا ہے اور ظاہر کیاں اور جب
 شمشیر اٹھتا ہے اور تلوار کے درخت فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ ہرگز صاحب تن شمس کو
 اس طرح کی پیش آنے والی باتوں پر دوسرا نہیں کرنا چاہیے بزرگوں کی آواز نال
 مال ہوتی ہے اور برکت تلوار میں رکھ دی ہے۔

نکتہ ۱۲۔ ظہور کا عنوان بزرگوں کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے بہت جاری قیامت ہے
 اور فی الحال حضرت شہنشاہ کا ظہور نہ دیا ہے تلوار کے سلسلہ میں ہے اور ہمارے
 اٹھانے کا حکم اسی وجہ سے ہوا ہے کہ وہ خانوں کو اور کٹاؤں کا راستہ ہی نکال دیتی ہے
 اور لشکر کی خدمت سے فقر و بدوشی کی سختی کے لئے فخر حضرت چہرہ ان کی ذات
 فی جتنا جب اہل اللہ کے لئے اس کے برعکس ہر حال میں تبدیل اور مخالفت ذات
 مقدس کی راہ نہیں پاسکتی چاہے وہ فعل مزاج شریف کے مطابق ہی ہو چاہے مزاج
 نے خلاف مثلاً اگر ایک لاکھ آتا تو خوش نہیں ہوتے تھے اگر نقصان ہوتا تو بھی
 انگشتیں نہیں ہوتے تھے۔ چھ ماہ گزرنے کے بعد جو کچھ آپ کی ذات شریف کے قبضہ
 میں ہوتا تھا حکم دیتے تھے لوگ آکر ادب بجالاتے تھے۔ ایک دن ایک گلی میں جا رہے
 تھے اچانک ایک عورت نے جواز دے کر گھاس چھوٹس کو گلی میں ڈال دیا۔ اچانک
 آپ کی ذات مقدس پر جا پڑا اور جو اس کے کوئی ناراضگی آپ کے چہرہ پر ظاہر نہ

ہوئی۔ گھر میں آکر کپڑے اتارے غسل کیا۔

ایک رات بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ملازم نے دروازے کی رکت سے پرہیز کیا تو دوسرے ملازم نے دروازہ کھولا اور وہاں سے ایک شخص داخل ہوا۔ وہ ملازم نے کہا کہ آپ کو تھوڑا سا دوا دے کر رہیں۔ اس شخص نے دوا لے کر چلا گیا۔

نقل ہے۔ ایک رات ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ چند خیر آتے تھے ان کے کھانے کی خبر کسی نے نہیں لی۔ خود حضرت پیر صاحب اٹھ کر اپنے حرم سرا میں گئے۔ سوائے ایک سگہ ہر گندم کے کچھ نہ تھا باہر لائے خادموں سے کہا اس وقت آؤ پھرانے کیسے جائیں آؤ اپنی ہنگامی پر جا کر یہ کام خود کریں حضرت سید خادموں کے خود جا کر چکی پھلاتے رہے۔ جب آٹا تیار ہو گیا اسی وقت روٹی پکا کر ان فقیروں کے کردہ کے پاس بھیجی مٹی کہ سب نے میرا کر کھالیا۔ اس طرح فقیروں کی خدمت بجالاتے تھے۔

نکتہ۔ اسی جگہ جہاں اللہ کی یاد کیا کرتے تھے اس وقت جی اگر کوئی اس جگہ جا کر جتنی دیر بیٹھے شیطان خیال اس کے دل میں نہیں آتے گا اور جو کوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو کوئی چیز اس کے دل پر غالب نہ آتی تھی کیونکہ اس جگہ جانے کی شیطان قدرت نہیں رکھتا تھا اور جو شخص آپ کے پر نور سینہ پاک کا دیکھتا تھا وہاں قادیانوں اور ہیبت پر اور غائبانہ پر اور بیان کرتے ہوئے طریقہ کے مطابق سب مال اقدس میں محو ہو جاتے تھے اگرچہ کوئی کام ہی ہوتا۔

نکتہ۔ ہمدانی طرف سے تین دریا آپ کے پاس پہنچتے ہیں (۱) دریائے صدق (۲) دریائے محبت (۳) دریائے ہمت اور تینوں کی جو موجیں تم تک پہنچتی ہیں ان کی حقیقت کا بیان زبان پر آیا نہیں جاسکتا اب یہ تیرا فرض ہے کہ جانے اور ہم تم سے

پہنچاتے ہیں کہ ہم ہی ان کو پہنچتے ہیں اور تینوں دریاؤں کے پانی میں دن بدن اضافہ ہوتا ہے ایسے کہ موسم برسات آئے تو آجہا جب سالک اس جگہ پہنچ جاتا ہے اور دیکھتا ہے تو اپنے دل میں پہنچتا ہے کہ وہ کیسا عیش و ثواب ہے کسی نے دیکھا ہے کسی نے لکھا ہے کسی نے پتھر لکھنا فقیر کی کشتی کی تسکین کرتے تھے۔ اچانک ایک شخص نے کہنے پخت کے زور سے ایک عورت نے پیٹاب پھینک دیا۔ جب وہ بچی نے یہ صورت حال دیکھی تو اپنے دل میں غیرت کھائی اور کہا کہ اس محلہ کو غرق نہ کر دوں اس مجذوب نے پیچھے دیکھ کر کہا یہ حوصلہ کتنا ہے اور میرے ساتھ طاقت بڑی ہے ملوک اس جگہ اور میں گوارا کرتا ہوں جو کچھ عطا کیا جائے لیکن تو اس نعمت کے لائق نہ تھا۔ پس اس راہ میں مکمل اور کمال کا حوصلہ پائیے اور محنت کی۔ میری محنت کے نعمت ملے تو باقی نہیں رہتی اور محنت کی اور تو باقی رہتی ہے۔

نقل ہے۔ ایک فقیر صاحب شان روضی رحمہ اللہ تھے اور وہ اس سے راضی ہوئے تھے حضرت شاہ محمد نعیم دین کو حکم کرنے والے گاہک وستان کی کسی ایک جگہ پہنچا۔ اس جگہ چند صاحب حقیقت راز فقیر بیٹھے ہوئے تھے۔ بیٹھے وقت فقیر نے کہا حضرت بہاول شیر قلندر کے ساتھ دوسرے فقیر بھی اس جگہ تھے انہوں نے کہا ایسا نہ کہ بلکہ شاہ شرف قلندر کہہ رہے ہیں فقیر نے وہی بات کہی۔ یہاں تک کہ انہوں نے زمین میں دھنس کیا پھر اس کو باہر نکالا تو پھر حضرت بہاول شیر قلندر کہا۔ یہاں تک کہ زمین میں دھنس کیا پھر تھیر کر بار کیا۔ یہاں تک کہ کمر تک زمین کے اندر چلا گیا جب اس حالت کو پہنچا اپنے پیروں کو یاد کیا یاد کرتے ہی ایک بڑا کالے رنگ کا ارواح ظاہر ہوا اور اس فقیر کو زمین سے نکال کر منہ ان فقیروں کی طرف کر کے کہا کہ مجھے کچھ کھلاؤ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم تجھے کھلانے کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ

میں کچھ دسے پھر اڑھائی گنا کہا کہ تمہارے ساتھ ایسا ملے کروں گا کہ نہری م
سے زمین پر کوئی نہ رہے بجز اس طرح کہ وہ زمین اس کے لئے ہے۔
اس فقیر سے کہا کہ ان کی خطا سنا۔ کہ وہ زمین اس کے لئے ہے۔
فقیر ان کے لئے ہے۔ کہ وہ زمین اس کے لئے ہے۔
غالب آئے اور آپ جناب کے فقر تمام اس سے فقیروں پر غالب آئے

نقل ہے۔ ایک کوہری، زاد میں دہلی کا کرتی تھی ایک فقیر نے اس کے چہرہ
دالے نے اس کی دکان سے دہلی فرید اور کھایا اور ایک گنا اس کی قیمت دی چند
قدم چلا تا کہ اس کے دل میں آیا کہ میں نے بہت دہلی کھائی اور اس کی قیمت کم ہی
واپس لیا اور پانچ لکے اور دسے اور اس کوہری نے کچھ۔ کہا کہ پہلی دفعہ دوسری
دفعہ فقیر نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ عورت دلی اللہ ہے کہ کم دہلی قیمت دینے
پر زبان پر کوئی حرف نہ لاتی اس سے پوچھا کہ جب میں نے ایک لکے دیا اور پھر پانچ
لکے دے تو تو نے کچھ نہ کہا اس کی وجہ بتا عورت نے کہا میں اٹھارہ بیٹے راستی تھی ان
میں سے ایک سب سے چھوٹا تھا جس میں اور گائیں تھیں بہت قسین اتفاق سے چور آ
پڑے اور مویشی بھگا کر لے گئے۔ سترہ بیٹے جو بڑے تھے مویشیوں کے پیچھے گئے
نقد رانی سے سب شہید ہو گئے اور مویشی بھی چور لے گئے۔ ان کی جو سترہ بیویاں
قسین ان کو میں نے کہا کہ تمہیں اختیار ہے کہ اسے ماں باپ کے گھر چلی جاؤ۔ میں اکیلی رہ
گئی میرا کچھ نہیں سوائے ایک چھوٹے بیٹے کے۔ ان سب عورتوں نے جواب میں کہا
تیرا دروازہ چھوڑ کر ہم نہیں جائیں گی جو کچھ ہو سو ہو کچھ عورت کے بعد ان سترہ
عورتوں کو اس بچے کے ساتھ جو رہ گیا تھا لٹکا دیا۔ اس وقت تمام عورتوں کو کچھ
تعداد میں بچے پیدا ہوئے اور مال مویشی پہلے سے زیادہ ہو گئے۔ پس میرا خدا پر بھروسہ

وہ زمین اس کے لئے ہے۔ کہ وہ زمین اس کے لئے ہے۔
فقیر ان کے لئے ہے۔ کہ وہ زمین اس کے لئے ہے۔
غالب آئے اور آپ جناب کے فقر تمام اس سے فقیروں پر غالب آئے
نقل ہے۔ ایک کوہری، زاد میں دہلی کا کرتی تھی ایک فقیر نے اس کے چہرہ
دالے نے اس کی دکان سے دہلی فرید اور کھایا اور ایک گنا اس کی قیمت دی چند
قدم چلا تا کہ اس کے دل میں آیا کہ میں نے بہت دہلی کھائی اور اس کی قیمت کم ہی
واپس لیا اور پانچ لکے اور دسے اور اس کوہری نے کچھ۔ کہا کہ پہلی دفعہ دوسری
دفعہ فقیر نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ عورت دلی اللہ ہے کہ کم دہلی قیمت دینے
پر زبان پر کوئی حرف نہ لاتی اس سے پوچھا کہ جب میں نے ایک لکے دیا اور پھر پانچ
لکے دے تو تو نے کچھ نہ کہا اس کی وجہ بتا عورت نے کہا میں اٹھارہ بیٹے راستی تھی ان
میں سے ایک سب سے چھوٹا تھا جس میں اور گائیں تھیں بہت قسین اتفاق سے چور آ
پڑے اور مویشی بھگا کر لے گئے۔ سترہ بیٹے جو بڑے تھے مویشیوں کے پیچھے گئے
نقد رانی سے سب شہید ہو گئے اور مویشی بھی چور لے گئے۔ ان کی جو سترہ بیویاں
قسین ان کو میں نے کہا کہ تمہیں اختیار ہے کہ اسے ماں باپ کے گھر چلی جاؤ۔ میں اکیلی رہ
گئی میرا کچھ نہیں سوائے ایک چھوٹے بیٹے کے۔ ان سب عورتوں نے جواب میں کہا
تیرا دروازہ چھوڑ کر ہم نہیں جائیں گی جو کچھ ہو سو ہو کچھ عورت کے بعد ان سترہ
عورتوں کو اس بچے کے ساتھ جو رہ گیا تھا لٹکا دیا۔ اس وقت تمام عورتوں کو کچھ
تعداد میں بچے پیدا ہوئے اور مال مویشی پہلے سے زیادہ ہو گئے۔ پس میرا خدا پر بھروسہ

یہ فیض حاصل ہوا ہے کہ دعا قبول ہوئی وہ بھی مرحومہ نے اپنے دل سے دعا کی تھی کہ میرا دل
 کیا اور جاتا رہا کہ اگر وہ میرے دل پر کچھ ہے تو میں نے اس سے اس کی نیکی پامردی
 سے پایا اور جو کوئی محروم نہ رہا ہمدردی یقیناً اس سے دل وجہ سے رہا

نکلتے ہیں۔ اسی راہ محبت میں مقصود مرشد ہے کہ اسے خدا اور مول کی رہنمائی حاصل ہوتی ہے اگر یہ نہ ہو تو اس کا خدا اور مول راہی نہیں ہوتے۔ اسی کا یہی مطلب ہے کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کو عبودیت کی حالت میں گزارا ہے تاکہ اس جگہ تک پہنچ سکے جہاں وہ اپنے رب سے ملا ہو۔ اگر وہ اپنے رب سے ملے گا تو اس کی حالت میں اگر سوال کیا تو جواب ذات خدا سے برتر آئے گا اگر وہ اپنی ذات کی حالت میں سوال کرے گا تو خدا کی ذات کے بارے میں جواب ذات خدا سے ملے گا۔ معلوم ہو چکا ہے جیسے جیسے کائناتی مخلوق سے باہر نکلتا اپنے ظہور سے ملتا ہوتا ہے یا ظہور کرنا ہوتا ہے اپنی ذات کا اور اپنی خدائی خواہش کے ساتھ اس طریق حق کے حوالے کوئی عرض و درخواست نہ کرے۔

نکستہ۔ بزرگوں کے فائدہ ان جوہر ان اوچکے ہیں۔ شی بخیر بیعت کے اور محنت ہیں
اعتقاد رکھنے کی وجہ سے اور ان کی اولاد بھی اور اگر بزرگوں کی اولاد اپنی ظاہری
حالت کو مشرک نہ ہی کے مطابق درست رکھے اور ظاہری ادب و اعتقاد بھی تو ظاہری
ظاہری، کمزوری بھی ان کے حال میں رکاوٹ نہ ڈالے گی اور چونکہ ایسا نہیں کرتے تو
مفسد و مسمانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس بات میں کوشش کرنا پڑتی معرفت کو
بڑھاتا ہے اور ظاہر ظاہر کو بڑھاتا ہے اور اس حساب اقداس میں دونوں چیزیں کمال پر
ہونی چاہئیں۔

نکستہ ۱۰۔ اور پھر کے آستانہ پر آستانہ بوی یعنی ادب بجالانے کے لئے ہفتہ میں دو بار جانا چاہئے اور زیادہ جائیں تو اور بہتر اور اس میں سستی کرنا نقصان اور کھانے کا

پیش رو گو

تکلیف دہا میں سخاوت ضرور برداشت کرے اور ادب و محنت میں ثابت شدہ ہے
تکلیف دہا اگر چہ ایک بڑے گناہ کی ہے بزرگ سا کی ۔ بڑی اگے تو اولاد کے زمرہ میں
شامل شمار ہوگی۔ اگر نہیں : محض نام کی حیثیت ہے ۔ اگر خادم اطاعت و پیروی
کریں تو اولاد میں شمار ہوں گے۔

نکلتے۔ اگر باشندین ہر پاک صاحب اپنے قریب کچھ نہ سمجھیں اور کچھ نہ جانیں اور غلامی منزل پالیں اس کا احترام بزرگ بزرگوں سے کرتے ہیں اور ان کے لئے سوارے پر کوئی پردہ نہیں لاتے اور اگر غلام کو کچھ سمجھیں تو انہیں پردے میں کہتے ہیں اور حجاب میں ہی اپنی مادی عمر گزار دیتے ہیں۔

نکیر اور پیر کے افعال و گفتگو کو ہر جہاں سے ہنسنے والے اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں
 کرے اور اس میں تاخیر ایک گھنٹہ ہی ہوتی ہے۔ مثلاً جو تاجین والا اپنے بھوتے کی کشتی
 تعریف کرتا ہے اور مواتے خدیو کے کچھ غلام نہیں کرتا۔ یہ پیر کے حق میں جوتا
 مینے والے سے کمتر نہیں ہو گا۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے ایک فقیہ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اسم اعظم کی تعلیم دیں اور فقیر نے کہا کہ غلام جگہ جا اور وہاں ایک شخص ہے اس کو اسمیٰ طریقت نلوی کی ضرر میں اٹھا کر ملے آؤ پتلا کیا ایسا کیا اس نے سوائے شکر کے کچھ نہ کہا دوسری دفعہ کہا کہ اس کے کپڑوں اور مکان کو جلا دے وہ کیا اور ایسا ہی کیا اس نے کہا تو نے اچھا کیا ہے کہ کپڑے پرانے تھے اور بہت کڑی دیتے تھے اور جگہ بھی پرانی ہو چکی تھی اسے تو نے جلا دیا۔ تیسری دفعہ کہا کہ اسے چند زخم لگا کر لا۔ اس نے ایسا ہی کیا ۱۲۱۔

میں نے یہ سوچا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 پس اگر کچھ بادشاہوں نے کہا ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 یہ فقیر نے یہ سوچا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 اس متعلق تیسری بات یہ ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 بادشاہوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 اور اس عاجزانے نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 کیا اور کوئی شخص اس صحت سے کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 ہے اور وہ حق گو کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 اسے تو پہنے سمجھے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 واقع ہو جاتا ہے۔

نقل کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے فقیر کی خدمت سے ایک شخص رو روٹائی پا کر
 کیا میرا پیسہ میرا ایک ہی نام کی ہے جس نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 فرشتے آئے روٹا کر لے گئے اور اس سے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔
 کہ اسے دوزخ میں ڈالنے کا حکم ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس کا اعلان نیکی سے
 خالی ہے کیا حکم ہوا کہ اسے جنت میں لے جائیں کہ تم اس کے عمل سے واقف نہیں
 ہو۔ وہ قلمی ذکر کا ایک تھا۔ پس معلوم ہوا کہ نقل قلب سے کوئی کلمہ سرزد نہیں ہوتا
 اور آدمی نجات پالیتا ہے کہ ان الله لا ينظر الى اعمالكم وصوركم ولكن ينظر
الى قلوبكم ونياتكم

ترجمہ: سبے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال اور شکلوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ
 تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے یہی تو سمجھو۔

تمہارا گھر اور تمہاری زندگی کا تصور۔ اسے تو میں جگہ روٹی بٹکا کر بعض کپا آتا اور
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔ یہ میری اس جانب بات کا لنگر تھکتی ہے کہ سب
 میری اس بات پر غور فرمائیں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے۔

کہتے ہیں کہ ہر ایک جانب سے سنا کہ رب تعالیٰ ملک و ممالک پالیتا ہے تو اس اعظم کے
 سمجھنے کے قابل وہ جو تائب اور ستمی ہو جاتا ہے۔ اس سے قتل پر اختیار رکھتا
 ہے کھانا دے اور چاہے اس کا نام اسے ذریعہ کوئی بھی غیب نہ کرے اگر دنیا طلب
 کرے گا تو ایسا ہے گا کہ بادشاہ میں پر مہمان ہو جائے تو کہتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
 کچھ سے مانگے اور چاہے کہ کچھ پاک کرے یا غلام سے تو یا شاہ کے دل میں ایسے شخص
 کی طرف سے کیا بات آئے گی۔ فقیر کہاں چاہے تو ایسا ہوتا ہے کہ بادشاہ سے کہے کہ
 اپنا تخت مجھے عطا کر دے تو یہ نہایت بے ادبی اور کسائی دلی بات ہو گی۔ میرے کو
 چاہیے کہ کچھ نہ مانگے۔ اسم اعظم اپنے کام خود بخود کرے گا اسے دل خوش ہو گا کہ اسم
 اعظم اپنا کام کرے گا جب میرے کی سچائی کمال کو پہنچے گی تو یہ اس پر عائن ہو جاتا
 ہے جب طالب قبولیت پالیتا ہے تو یہ اس کی طرف سے علم ہوتا ہے اسے دیکھنے کو میرا
 دیکھا جان اور اپنا سنا میرا سنا جان اور جو کچھ تیرے دل میں آئے وہ وہم بھی میری
 طرف سے جان نیچو یہ کہ اپنے تئیں بھلا لے اچانے کہ میری ہستی ہرگز نہیں جو کچھ ہے
 میری ذات ہے کہ وہ ذات خدا ہی ہے

ایک وقت پتھیر علی السلاۃ والسلام سوتے ہوئے تھے ایک حیوانی نے آپ کو پندلی
 پر آکر کاٹ لیا۔ ان پتھیر نے ایسا دوسرے پاؤں اس پر رنہ دیا اور وہ حیوانی ہر گز
 اس فعل کے سر انجام دیتے ہی تمام حیوانیاں جو بلوں میں تھیں اپنی جگہ پر گر گئیں۔
 یہی صورت قصور کے افکاروں کو پیش آتی اور پیروں کی غیرت کوئی نہیں جانتا مگر بسے

اور پات پھینکے جو پیر کے لئے تھے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔
 اللہ سے اس فقیر کے زمانہ میں یوں واقعہ ہوا کہ ہمارے شاہد کے پاس ایک فقیر
 آیا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک فقیر کو دیکھا ہے جو ایک فقیر کے لئے
 زمیندار کی تہہ پہنچ کر فقیروں کو لپکا رہا اور مگالہ میں اس کے لئے
 اچانک آ کر فقیر کی سرے ہندان نے اس کے پاس آ کر اس کے لئے
 نے فقیر کی کامال کر لیا وہ سوڑا اور اس نے کچھ خیراتے اور اس
 کی لہجہ کو پہنچنے کے اور وہ فارسی رہا اپنے دل میں خیال کیا کہ فقیروں کے لئے
 میں تو کیا ہوا باطنی حال کو تو نہیں پہنچا لیں گے اور اپنے دل میں مرشد کو یاد کیا اور ان
 فقیروں کے دل میں حضرت شاہنشاہ کا تصور آیا کہ ان سے کہہ کہ حکم کے مطابق
 جانے کی چیز تو ان کو بتائی، ان آٹھ فقیروں میں سے ایک نے اس کے پاؤں پر گر
 پڑا اور بڑی تیزی حضرت پیر صاحب کی ساری آگئی اور فقیر زمیندار نے دیکھا اور کہا
 کہ ہمارے پاؤں پر کیا کر آئے اس طرف، کچھ کہ میرا پیہ پہنچ گیا ہے تمام آٹھ فقیر
 دیداد پر انداز سے شرف ہوئے اور لڑکھنڈ ان سب پر پڑی وہ آٹھ فقیر آپ پاک
 سلسلہ شریف میں آگئے کیا بخشش اور لیا قسمت اور ان کو مقرر کیا گیا کہ تمہیں خلعت
 کی آنکھ سے چھپا دیا، کچھ مدت اسی حال پر رہو اس کے بعد ہماری محبت نے لائی
 ہو جاؤ گے اور محفل میں داخل کروں گا وہ ہاشم ایک جگہ سیر کرتے ہیں اور خلعت کی
 آنکھ سے چھپے رہیں گے اور وہ سب کو دیکھتے ہیں اور اس کے بعد شاہنشاہ پیر کے وصال
 کے بعد پچاس سال یا پچاس سال سال کر رہے تھے خلعت ہمارے غریب کا شوق رکھتی
 تھی ایک کو زمانے کا شوق ایک کو کھڑوں کی خدمت کا شوق تھا ایک کو ساری کا
 شوق تھا کسی کو زراعت کا شوق کسی کو مال جمع کرنے کا شوق کسی کو مال خرچ کرے
 کا شوق کسی کو تجارت کا شوق تھا کسی کو ڈکری و منسوب کا شوق تھا اور اسی قیام

مرد کر لیں دو سرے کسوں پر اور یہ سب شوق بیکار اور وقت کا ضائع کرتا ہے
 اور پیر کے شوق کے کہ ہر ایک کو نصیب ہو بعض کو یہی شوق پیدا ہوتا ہے یہ
 اعلیٰ و افضل بعض کو گویا کہ دوسرے شوقوں کے بعد پیر کا شوق غالب آتا ہے اور
 دوسرے شوقوں کو محو دیتے ہیں یہ بھی اچھا ہے جب تک دوسرا شوق دل میں ہو
 مرشد کے شوق کا نام ہرگز نہ لے کہ یہ اتنی بات ہے۔

نکتہ: طالب کہ چاہتے کہ سب دنیاوی دولت کی اغراض کو دل سے نکال دے
 اپنی غرض خواہے مرشد کے نہ رکھے اور۔ قوف رہل مراد کا اور نہ دوزخ کا خوف
 رہے اور عظمت کی خواہش نہ رہے اور اس کی خواہش کرے نہ مال کی نہ مقام کی نہ
 ملک کی نہ دولت کی اور مرشد کا سوا غایت نہ رہے اور اسی میں محو ہو جائے پس
 اس شخص کو نہ خوف نہ حسد نہ کینہ نہ دشمنی کا ظلم آتا ہے اس صورت میں
 مرشد اور مرید جاتا ہے اور مرشد اس کو ایسی جگہ سے جاتا ہے جو لہجہ سے بیان ہوتا
 ہے سر فاف نامہم کہ مرید کو کوئی کامیاب ہو جانے سے جو توفیق ہمارے پیر
 صاحب دیتے ہیں دوسرا کوئی دلی شخص نہیں دے سکتا اس لئے ہمارے پیر صاحب کی
 یہ قسمی ہے ایک بات یہ ہے کہ ساری دنیا کو آگ لگا دیں تو ہم نہ کہیں بن جائیں اور
 پیر اگر رات کو بلائیں سب دل میں جاتیں پہلی حالت یہ آجائے اگر پانی کو چاہیں تو
 آگ لگا دیں تمام پانی راکھ بن جائے پیر اگر چاہیں جیسا تھا تو پانی بن جاتے اور
 دوسرے اہل اللہ ایسا نہیں کر سکتے۔ ایک وقت تھا جب کہ چور سے روٹیوں کو آستانہ
 کے آسروں سے ختم و زیادتی کے درپے لے کر لیا جاتے تھے اور ہمارے پیر صاحب
 باوجود پوری قدرت کے اس کو برداشت کرتے تھے اور کوارا کرتے تھے اور پردے
 میں رہتے پر خوش ہوتے تھے اور ہمارے زمانے میں ظاہری طور پر مخالفین کی کردوں

سوار مارنے کا ہمیں حکم ہوا اور گمان کہ سے جان سے جو کوئی
 طریقہ عطا فرمایا کہ یہ سلوک ہر دو باتوں کے قریب مراد سے
 ثابت ہے اور سب پر ثابت کر دیا گیا اور مخالف مظلوم ہو کر رہ گیا
 نکتہ :- جس مرید کا مرشد کافری ہو اسے غم سے کیا سروکار

نکتہ :- ان جناب کے خادموں کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو محض لڑائی کرتے ہیں
 ان سے اعلیٰ جو دل امام پر لیتے ہیں تیسرے اعلیٰ تو جو مرشد سے متعلق پاتے ہیں
 تیسری قسم اگر تین پر ثابت قدم رہے تو یہ حضور کی مقام میں داخل ہو جاتے ہیں
 اور وہ دوسرے بھی ثابت پانے والے ہیں

نکتہ :- حضرت شاہنشاہ مقدس کی سواری پانکی ہوتی تھی اور ایک ولی اللہ اس سواری
 میں میر کے لئے اور مقصود دلی پانے کے لئے چاہا تھا اس نے مقدس سواری کو دیکھا
 اور دل میں خیال کیا اور کہا کہ کہاں میر کے لئے جا رہا ہے آ اس عاشق کا دیدار کر دوں کر
 پانکی مقدس کے قریب پہنچا اور اہل اللہ پر پیر صاحب کی نظر پاک پڑ گئی اور جو جو
 مقصود دل رکھتا تھا نظر مبارک کے پڑنے ہی پاکیا اور میر کو چھوڑ دیا اور اہل حضور میں
 شان ہو گیا اور اسی لڑی میں شعلک ہو گیا اور اس کے بعد وصال شاہنشاہ بھی ہوا

نکتہ :- ہمارے بزرگ جو حق کے کمال کو پہنچے ہوتے ہیں بلند ہمتی کی نسبت سے
 ایک عقیدہ و خیال رکھتے ہیں اور دوسرے عقیدوں اور عقائد کے خلاف سے علیحدہ
 علیحدہ مسئلہ باپ کا طریقہ اور ہے اور بیٹے کا طریقہ اور ایک جاتی کا نظریہ اور ہے اور
 دوسرے کا اور لیکن کسی مقام پر یہ ایسے مرید ہو یا غلام بقاء اور عقیدہ عطا کرتا ہے یہ
 ایک ہی ہو جاتے ہیں

نکتہ :- روح کی منزلیں درجہ انکسارات اور حالات ہے شمار ہیں اور ایک اس
 منزل پر پہنچ کر دیر رہ جاتا ہے اور ایک منزل جو ان منزلوں سے بالاتر ہے اگر اس
 منزل کے اور راک کوئی پہنچا ہے تو اس تک پہنچا ہے اور اس تک نہیں پہنچا ہے
 ہوتے اس کے جسے اللہ چاہے اور ہمارے پیر صاحب ان تمام منزلوں سے جو بے شمار
 ہیں ایک بہت فاصلے تک آ کے گزرتے ہیں اور اس منزل میں ہو کر بے انتہا ہے اور
 سب سے بالاتر ہے پہنچے ہیں اور ہمارے پیر صاحب کا طریقہ میں ہے بعض کو مطلع کیا
 ہے ہوائے اس ایک مشرب کے دوسرے مشرب رکھتے ہیں کہ ادویہ کی
 مشرب سے باقاف نہیں ہیں اور اس مشرب سے اس آخری مشرب پر پہنچے ہیں اور
 ان منزلوں میں حضور کی خاص کاروبار حاصل ہوتا ہے یہ تمام قسم کی حضور کی زیادہ
 بلند و اعلیٰ اور بڑی ہے اس حضور کا ایک نیم حال میں بھی ہوا ہی حضور کی
 پر ہوتا ہے اور پھر علیحدہ اور جدا نہیں ہو سکتا اور اس سے انعطاف انوکھا ہے
 اور اپنا مشرب ہم نے تیرے والد کو عطا کیا

نکتہ :- مرید کو جب مرشد کی حدائی اور نسبت متنازعہ ہوتی ہے اور ہوتی فراموشی اور
 ان ہمارے مرشد جگہ پہنچتا ہے اور اس سے مرشد اپنے مرید کے حق میں مست
 خوش ہوتا ہے اور جتنا زیادہ اور شدید فرق و امتیاز میں گناہ کا قریب ہے اور
 یہ گناہ جو اتنا ہی بلند ہو گا۔

نکتہ :- جو شخص کسی دوسری جگہ مرید ہو اور اس جناب کو دیکھ کر اپنے دل میں
 خیال کرے کہ اگر میں ان کا مرید ہوتا تو بہتر تھا اسی خیال کے آتے تھے ان جناب
 کے مریدوں میں داخل ہو جاتا ہے اگر بعد میں ان سے رشتہ ہو گیا تو وہ دودھ و شکر ہوا
 ہو جائے گا اور پہلے پیر سے بھی درجہ ان جناب سے زیادہ پائے ہو گا اور چوک

کون سے چیزیں ہر چیز مرید کے لئے کشادگی کا باعث بنتی ہے اور مرید کو تمام علوم و فنون سے حاصل ہو جاتے ہیں اور اپنے اصلی مقصود کو پالیتا ہے۔ یاد الہی بغیر ہر مرشد کے تصور کے قبول نہیں ہوتی۔ مقبول تصور کے تشکیل ہر مرید اپنے شوق کے مناسب ہے جو کہ مرشد کے ساتھ رکھتا ہے۔ بلند مراتب کو پہنچتا ہے اور جو کوئی مرشد کا ان اور فراق نہیں رکھتا ظن محروم رہتا ہے اور بے نصیب رہتا ہے ہر مرید مرشد کی دلیل کے ذریعے حقیقی ذات کی فنا اور تصور کے سبب چھٹا کہ ہونا چاہئے کرتا ہے تو اپنی نظر اگر پہاڑ پر پڑے تو ٹکڑے ٹکڑے اور ذرہ ذرہ ہو جاتا ہے۔ اگر کسی ملک پر کمرے تو دریاں اور برباد ہو جاتا ہے۔

نکتہ ۱۰ اور ان جناب کا مرید اگر ہزاروں کو اس کے ناصیے پر ہو اور کسی کے حق میں مرشد کی طاقت سے کچھ کہے تو مرشد اس کی یوں دکر تا ہے کہ اس کی کئی ہوائی بات ٹھیک پڑی ہو جاتی ہے اور اسی طرح ظہور کرامت ہوتا ہے

نکتہ ۱۱ ہمارے پیر صاحب کی طاقت یوں ہے جو سورہ ساکنان کو مرنے نہیں دیں تو روحوں کے قبض کرنے والا اور اسل و روح قبض نہیں کر سکتا لیکن فرماتے ہیں ہر مسافر جہاد ہے ہم رکاوٹ نہیں ڈالتے اور جو شخص ان جناب کی زیر نگرانی ہو آستان میں یا نزدیک اور دور ہمارے پیر صاحب کی اجازت کے بغیر روح قبض نہیں کر سکتا اور ہمارے پیر صاحب جو اس دنیا کی کمرے انتقال فرما گئے ہیں اپنی ساری سے گئے ہیں نہ کہ جبراً

نکتہ ۱۲ ان جناب پیر صاحب کے مرید خواہ نزدیک ہوں یا دور مرشد سب کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے جس طرح مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اپنے پرروں کے نیچے اگر مرید دور ہو جس کسی کے حق میں کچھ کہے مرشد اس کے کہے کو پورا کر دیتا

جائے جو کچھ اس سے نقصان ہوتا ہے جان سے ہے **اللھم احوطکنا من المظلم**
نکتہ ۱۳ جو توفیق ہمارے پیر صاحب رکھتے ہیں کوئی نہیں رکھتا اور ولی کی طرف سے ایک کرامت ظہور ہوتا ہے اس دنیا میں ہر عبادت پیر صاحب کی لانا بعد اود سے شہر کرامتیں ہیں اور ہر ایک کرامت ان میں سے پہلے نکلا ہے اور بے انتہا ہے جنس کبھی نہ شکی

نکتہ ۱۴ ہمارے پیر صاحب اوچد اور قدرت اور بلند مکتی کے اپنے باطن میں اپنے عاجز بنے کہ اپنے حق کچھ نہ کہتے تھے اور نہ جانتے تھے۔ پس دوسروں کے لئے مازنی سے کون سی چیز بہتر ہوگی بجز اختیار کرنے سے اور اپنے یا ان میں کیا رہے زیادہ اچھی ہوگی۔ چاہئے کہ اپنے اس کچھ نہ جانے اور زیادتی اور تیز کا طالب ہر وقت ہے

نکتہ ۱۵ مرید کو یہ کاشوق جتنا زیادہ کہ اتنا ہی اس کا کام بھی بہتر ہو گا۔ جب جانے فراق قائم ہے اور غالب آ رہا ہے تو اس کے مطابق مرشد کی مدد اس مرید کو پہنچتی ہے خاص طور پر مرشد کا کٹن مرید کی جدائی کے سبب ہوتا ہے اس طالب پر عاید ہوتا ہے اور طالب کے کام میں کشادگی آتی ہے اور وہیں کو دور کر دیتا ہے۔

نکتہ ۱۶ اگر طالب کو مختلف جگہوں کی سیر ہشت کے مقابلے میں بہتر ہو یا اس کے بغیر مشاہد ذات اور تو جی توجہ کی غرورت وہی کی کہیں مکان نہ بناتے نہ آنکھوں سے نہ دل سے بلکہ کہتے کہ مجھے اپنے حق سے مطلب ہے۔ اور ان بلند مقامات سے کیا نفع اگر مرشد سیر نہ کرے تو کمرے کیونکہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے جب مرشد چاہتا ہے کہ مرشد کے عشق کے سوا کوئی چیز نہ رہے اور یہی شوق رہے تو شوق زیادہ ہو جاتا ہے ایسے شخص کو مرشد بھی چاہتا ہے کہ موائے میر سے مرید کے دل میں

ہے۔

نکتہ ۱۰: اپنے خدا پر نظر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اپنے خدا کی طرف سے جو کچھ ہو گیا اس کو بھولے اور یاد رکھنے کو بھلا دے یہ منزل ہے۔ اس کے لئے اس کی طرف سے خود محکومات بن کر رہنا ہے۔ دل سے بھی نہ ملے کہ اس کے لئے اس میں اس مقام اس مرتبہ کا نام توحید پختہ ہے۔

نکتہ ۱۱: فقر کے درجے چند ایک جگہ پر بیان کر کے رکھتے کئے مگر ایک کے بیان کمال کا یہ ہے کہ نیکی اور بدی میں فرق نہ جانے مرد بھی کو اپنے دل سے ہوا دست اور اپنے اور خدا کی طرف نظر کرنا کہ یہ ہوتی کا باعث ہے قسم کہ دست اور نہ جانے کہ پیر کون ہے اور مرید کون اور کفر سے عازم کے درمیان فرق کرنا بھی بخود دے اور عشق و عاشق، معشوق کو بھی نہ جانے وہ مراد سے مراد ہو جائے تاکہ ان جناب کی طرف فنا خاص کا مقام پائے اور باطل فانی صفت ہو جائے تو اس وقت دل ناول دنی کا مقام میں رہتا ہے کہ ہر کچھ بہاؤ اور آپ معاملہ خود بخود عمل میں آجائے ہے اگرچہ ظاہری نور پر ہوا اور باطنی شمع ہو اور اس حالت کو تعلیم قلبی کہتے ہیں اور بتا بالہ بھی اگر اس کے بعد تعلیم ذہانی کی تمنا نہ کرے تو حجاب راہ میں آجائے گا۔

نکتہ ۱۲: جب مرشد مرید کے اندر آگیا اور نہ یہ فنا ہو گیا تو اس نفس کے آثار باقی نہیں رہتے ہیں تو سمجھ لے۔

نکتہ ۱۳: مرشد کے عند مرتبہ کی قدر جاننا اور اس کا حکم سبجالانا اور اس کی رضا کا اختیار کرنا اس وقت حاصل ہوتا ہے جب کہ مرشد اپنے اسرار کا محرم کر دے۔

نکتہ ۱۴: یہ اندر خود زنی یہ ہے کہ مادی ایک انگہ کی صندوق کی مانند ہے جو کہ ہرچیز رکھتا ہے کہ وہ اس میں دیکھتا جو شخص زندہ رہتا ہوتا ہے اس کی طرف متوجہ کہ یہ بچوں کا کھیل ہے مگر غواہی جی ذات خدا کی طرف بروقت متوجہ ہونا ہے نہ کہ بچوں کی طرح اپنے کھیل میں خوش ہیں اور صاحب عقل اپنے کھیل کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اگر ہوتا تو اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام دنیا ایک دبیر رکھتی ہے کسی ایک پیڑ میں خود زن ہے جو کہ عقل میں تمام ہوا اور اپنے دل کو دبی وجود کی طرف متوجہ نہیں کرتا اگر متوجہ کرتا ہے تو بے عقل ہے اور عقل خدا اس پر ٹھٹھ کرتا ہے۔

نکتہ ۱۵: مالک اگر ہزار دفعہ اللہ اللہ کہے اور عارف ایک دفعہ اللہ کہے تو اس کے ہزار دفعہ اللہ اللہ کہنے کے برابر ہوتا ہے کہ محض کہتے ہی حقائق پائیت اور فلاں شخص ہر کہ اس کی ابتدا ہی اللہ میں ہی ہے اور میں نے مہربانی کر لی تھی ایک عہد سے کا مالک ہو گیا کچھ مدت اسی حالت پر گزار لی اس کے بعد ہم طریقہ ہائے نصیہ و اور محمود اسے تعظیم کئے یہ ایک بادشاہی تھی جو چند بلوں اور چند کھڑکیوں میں طالب اپنے مقصود کو پالیتا ہے کچھ مدت کے بعد یہ سلسلہ بھی موقوف کر دیا گیا اور عرفان کی راہ سے ارشاد کی گئی کہ یہ خدا حق فانیب نصیب ہو جائے جب یہ نصیب ہو گیا تو ریاضت و مشقت کی تکلیف بھی موقوف ہو گئی کہ صاحب اختیار بن گیا اور ہر درد اگر پڑے یا نہ پڑے اگر عادت سے کم پڑے و مواس نہ کرے اور عادت کی ریاضت یہی خوشی ہے کہ وہی ہستی جاتی رقی اور پیر کی ہستی آگئی۔ یہ اپنائیت ہر وقت یاد رکھنا حق عارف کی ریاضت ہے اس جگہ اپنائیت اپنے تئیں یاد رکھتی ہے اور چار نکاتوں سے اوپر ایک نقطہ لکھا ہوا ہے تو دیکھ اپنی نظر اپنے سے اور خدا سے اور نیک و بد کفر و

اسلام اور دنیا و مافیہ و مافیہ کے خلاف ہے۔

مفسرین نے اس پر جو احادیث کی رو سے

اپنی یاد کو قائم کرتے ہیں اس کا اور اس کے

کی طرف چلنا اٹلی و افضل ہے اور اس کا اور اس کے

قربت میں ہے یہ اس کا ثابت ہے اس موضوع کے لئے

جہاں عقل قربت کی یاد کی متوجہ ہو کر مراقبہ کرے اس کے بعد

کے متعلق رہتا ہے اس کے لئے ہے شعور ہو جائے ہے اس کے بعد

میں اپنی عقل سے نکلے کہ یہ مرتبہ فنا کا ہے ان قدس سے مفسرین نے دوسروں

کو اس پر چلنے کی مجال نہیں جب اس منزل کی ورزش کرنا تنہائی میں صحیح ہے کیا تو

لوگوں کی موجودگی میں اس کی مقام ختم نہیں ہو گا اس منزل میں تکلیف نہیں

اٹھانی پڑے گی۔

نکلتے ہیں یہ رات اپنے اندر اور باہر بھی ہے بڑھ کر اس کی را کا اصل اور خلاصہ بھی با

ہے اور اسی کو بڑھاتی ہے وقت اس کی یاد رکھو اور یہ آپ اس کا بھول جاؤ گی کسی

مقام پر پہنچنا ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

رستہ ہیں مگر شعور سے ہے جتنا ہی میاں سے اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لئے

مکرم حقہ اور فائز حاصل اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہے رکھتے ہیں جو ملت نہ ہو اور تحریر اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اور پہنچنے کی تفصیل اس سے قبل بیان کر لئے دیکھائی گئی۔

نکلتے ہیں ایسے مقام پر پہنچنا جو سب سے بلند اور بڑا مرتبہ ہے اور اس کا نام پختہ

توحید ہے مگر کوئی شخص اپنی ہمت سے یا اپنی ریاضت سے اس

نہیں ہیں۔ مگر اس لئے اپنے پیروں کے نعل سے جب اس مقام پر پہنچ کر خود بخود

اور اپنے آپ پر قدرت پالنے ہے کہ ہم نے اور اس منزل کا حصول ممکن ہوتا

ہے مگر یہ سب کے بعد اور ہر وقت پہرے اس کے ہر کوئی راست نہیں۔

مفسر خدا کا ایسی ہوتی پاپیتے کہ سب سے پہلے اس کی طرف مشغول ہو جائے

اور وقایف و درد پڑھنے کی طرف رجحان بھی اس منزل میں ختم ہو جائے اس مفہوم میں

کہ شکل میں بھی ذات حق کی رہا ہے اور اس منزل میں کہ اپنے آپ سے بھی بے خود

ہو جاتا ہے اور مدد و قضا مقابلہ ظلم کے اس سے ثابت ہے اور ایک منزل میں قیام کرنا

دوسری منزل کے لئے رکاوٹ بن جاتا ہے جب تصور دیکھتے ہو جاتے تنہائی اور عوام

میں شامل ہو کر رہا ہے

نکلتے ہیں یہ اس کا حکم کے عین مطابق ہے جب مرید کو حکم ہو گیا جان لے

کہ یہ حاصل ہو گیا اور قبول ہو گیا اگر قبول نہیں ہوا تو امر بھی نہیں ہوا

نکلتے ہیں اس کے بعد طالب حقائق کی مثال میں ہے قیدوں میں ٹھکرا ہوا ہے اور

اسی اور توبہ و کفار کی قیدوں وغیرہ میں اور عارف آدمی کسی آدمی اور کسی قید میں نہیں

رہتا۔ پیدائی کی حالت اور پالنے کی حالت یہ شعور اور بے شعور ہوتا ہے اور جو کچھ

چاہے کہ اسے کہ یہ سب قید و بے مقام ہے اور یہ نہیں کیونکہ شعور عیب کو نہیں

نقصان دیتا بلکہ مریض کو نقصان دیتا ہے

بیت ہے کہ نام نہ خود بینی کے برابر ہے طالب کے لئے تو سیاہ لباس ہو تا ہے مگر جس

وقت پہر اس کو لا قید کے مرتبے تک پہنچا دیتا ہے اور سب لا قید ہو جاتا ہے تو پہر اس

مرید سے بندگی کی طلب نہیں رکھتا اگر مرید بندگی میں اپنے آپ کو رکھتا ہے۔

نکلتے ہیں جب عارف چاہتا ہے کہ یہ کی مرہانی سے بچتے ہو مگر توحید میں داخل ہو تو

درجہ قرب کرنا

نکتہ ۱۔ مقامِ محفوم یہ ہے کہ اپنی مثال کو یاد رکھنا اور اس یاد میں خوش ہونا ہر
بڑوں کو یاد رکھنا اور غفلت نہ کرنا۔ دوسرے

نکتہ ۲۔ حالِ کون کچھ لٹا ہے۔ پتہ مرشد کی طرف سے ملتا ہے کٹا دی، تنگی، شوق و
فلک اور اردنی واس کے سوا ہر فعل کے انجام دینے میں یہ مقتید ہے۔ اگر حکم ہو اور وہ
فعل یا نہ ہو، اس کے ملوک کے مقام سے محروم رہتا ہے۔ وہ قید ہو جاتا ہے اور عرفان
دارف بھی مرشد کے ذریعے ملتا ہے۔

وہ لائق مرشد سے ملتا ہے جو لائق لایق ہو تا ہے۔ اس کا نظم بھی لایق مثلاً
ہر درد ہو کہ پڑھتا ہے اس اختیار ہے خواہ مطابق عادت کے پڑھے خواہ کم کر دے یا
زیادہ چاہے۔ مثلاً چھوڑ دے شوق کسی وقت پہ۔ یا بے وقت اور عرفان کے درجے
بہت سے ہیں اور غفلت ان کی پہنچاقتی ہیں طلب کی وجہ سے وصال ہو تا ہے کہ وہ
عین وصال ہے بلکہ خود حق اس میں ہے بلکہ خود ذات حق رنج اپنے اعلیٰ مرتبہ کے لئے
کرتی ہے جسے کہ اپنے اوپر مشکف کرتی ہے۔

فریاد۔ جب وصال کا وعدہ نزدیک ہو جاتے تو آتش شوق زیادہ تیز ہو جاتی ہے یہ رنج
محبوب کے نزدیک۔ سچنے کی انتہائی ہے کہ ملکہ ہو جاتا ہے اور محلات توحید۔ حق اس
طرح پہنچے ہو جاتے گی کہ کبھی اس سے باہر آنا ممکن نہیں ہو گا اور عارف کا مال
سالک کے مال کے الٹ ہو تا ہے کیونکہ وہ مطلق لایق ہو تا ہے اور یہ مطلق قید و
پابندی میں ہو تا ہے۔

نکتہ ۳۔ جو شخص کہ اپنا قدم توحید پر نہیں رکھتا وہ ہرگز پہنچ نہیں سکتا اور جو شخص

اس میں داخل ہونے کے لئے یہ چیز کہ توحید پر نہیں پہنچتا۔ اس میں
اپنے بھید کے ظہور کی لپٹ آپ پر بھی غور کرے۔ اس میں
جلنے میں کچھ مجھلا ہوا کر دے

نکتہ ۴۔ حق کی قربت اور بند کے قربت ایک وجہ ہے اس حق و دولتی نہیں ہے
اور قرب ریاضت و عبادت پر بھی موقوف نہیں ہے۔ بہت سے کمال کاروان
عجز اور عاجزی و فروغی کے سبب قرب پایا اور بہت سے ریاضت کرنے والے
عبادت گزار لوگ بھی غرور کی وجہ سے پر دست نہ رہے اور دور رہ گئے پس یہ پہنچ
بن گئے ایک گناہ گار اور دوسرے عبادت گزار ریاضت کرنے والے اور ایک تھری
قسم ہر دو چیزوں کے مقابلے میں ہے کہ ان پر عبادت و کمال گاری کا اطلاق نہیں
ہوتا اور نہ دوری و قریب ہونے کا۔ ثواب و عذاب کا اطلاق کو ہونے اس تھری
قسم میں داخل کر دیا۔

نکتہ ۵۔ اہل دل بہت۔ لوگ ہیں لیکن ہر دل وہ ہے جو حق کے بھید کا سراہ
میں وقت توحید بخشد۔ حق ہو گئی اپنے آپ کو خدا بناتا ہے اور اپنے اوپر دوسرے
مقام پر جہاں پر وہ خود نہیں ہے اس کے بعد دوسرے محلات پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں
نہ کہ عالم شہود میں وہ علم نہیں ہے۔ تعلیم قلبی جو توحید ہائے کامل ہے
ہی ہے اس کے دوسرے محلات میں وہ در خواست ختم ہو جاتی ہے اپنے ہی اندر اور
معمول تعلیم قلبی مرشد کے فعل سے ہو تا ہے کہ کوشش اور محنت کے سبب
فلاں شخص کو ہم نے چھوٹی عمر میں اس راستے کی طلب کا شوق چھوٹی عمر میں عطا کر
دیا تھا اور ان محلات اور محلات پر جہاں کہ پہنچا طلب کے سبب ہی پہنچا تھا اور
جہاں پہنچے گا طلب ہی کے طفیل پہنچے گا کیونکہ اس راستے کا رہبر ہی طلب ہے

توحید کو لازم بلایا ہے بے شک خدا تک

نکلتے۔ نکلتے۔ مراد توحید کا کہ ہے اور ہم سے مراد ہم ۴۵

نصیب ہو جائے غلام نور پر علم حق کی نصیب

نے زیادہ بختہ زیادہ بھیا والا نذر کیا

بختش ہے۔ کوشش سے اس تک نہیں پہنچتا

ربانی۔ اے عالم عقلان! ظلم پر غور کرتا ہے مسجد تیرے نزدیک نہیں بلکہ

مسجد سے دور ہے جب تک غم سے دل کو پھاٹک سے الفت توحید حق کو

پاتے گا اور تو اس کی ضرورت کے ظلم کو دیکھنے میں مصروف ہے

نکلتے۔ رید شروع ہو۔۔۔ کو مستعد رکھتا ہے حتیٰ ایک ہی صورت میں بے دیکھا

ہے اس بات میں مرشد کے مبالغہ سے استفادہ کرنا مطلقاً ہے۔ جاتا ہے۔ جب اس

مرتب سے ترقی کر لی تو مرشد کو اقلید دیکھے گا اس حالت مرشد کے سواے غیرے

استفادہ کرنا مطلقاً ہو جاتا ہے۔

جب اس مرتب سے ترقی کر لی تو مرشد کو اقلید دیکھے گا اس حالت میں

صورت سے استفادہ کرنا جان لے گا اس کے بعد طالب پر اقلید کا مرتب آتا ہے کہ ہر

صورت میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے بند میں صورت

نکلتے۔ خیر فی قسمت کا سارہ جب تک قید کے۔۔۔ ہے تو شد کی خدمت میں

ظاہر و باطن لازم ہے۔ اور جب بے قید ہو گیا تو خدمت مرشد میں رہنے کی حاجت نہیں

رہتی۔ صحت نہیں رہتی کہ ہر جگہ رہنے کی بات کو دیکھتا ہے۔

نکلتے۔ تعلیم قلبی کا شروع کرنا مہال توحید پختہ میں غور و غوض اور گہری توجہ

سے حاصل ہوتا ہے ذرا عرا کرنے کا حاجت۔ ملتا رہتی ہے۔

نکلتے۔ جو مقام اور منزل غارپ کو نصیب ہوتی ہے پہلے اس کا شوق۔ محبت اور

رنجش دیتے ہیں کہ ہر وقت اس منزل میں کی حال کا مقام ہوتا ہے بعد میں حال کا

مقام ثابت ہوتا ہے کہ اس میں غور و خوض ہوتا ہے کہ ایک ایک لمحہ کے لئے

میں اس سے باہر نہیں جاتا اور جو کچھ غلام ہوتا ہے تابت ہو کر رہے گا۔

نکلتے۔ منزل توحید پختہ کی حالت میں کوئی کلام نہ اور سمجھ میں آئے

تو بان لے غلام دشمنی و تجلی کی وجہ سے ہے اور یہ منزل توحید کی توفیق کا ہونا

ہے۔ جب یہ پختہ ہوتا ہے تو تجلی بھی پختہ ہوتا ہے کی اس کے بعد وہ کلام بھی

میں گام دوم بن جاتا ہے۔

نکلتے۔ میں وقت توحید پختہ ہو گئی تو اس کی نظر خدا و بنا پر نہیں رہتی اور اس مرتب

کے اصول کے سے بڑی توجہ اور نکلنے سے کام لینا چاہیے تاکہ توحید پختہ ہو توحید

کے پختہ ہونے کی نشانی یہ ہے۔

نکلتے۔ خواہ اپنے اوصاف جو خود مٹی رکھتا ہے اور ہر وقت نہیں رکھتا کہ میں اس کے

بغیر ہوں میں بھی عنوان ہے مرتبہ توحید پختہ میں جہاں اپنے تئیں فراموش مطلق کر

دیتا ہے کہ اپنی ذات کو مٹی یا دھواں کرنا زبان پر نہ دل میں اس مقام پر جو پہنچا ہوا

ہے اسی غرض سے ہمارے بزرگوں میں سے کوئی اس سے باہر نہیں آیا اور ان کے پیچ

رغبی بعد تعالیٰ عنہم اس مقام کے بارے میں فرمایا

فرد۔ میں نے اپنے پیر کی نعمت خبیثے کر دیا ہے یعنی بھلا دیا ہے ہمیں بخشنے والے

خدا کی بخشش کی ضرورت نہیں اور یہ مقام تمہیں بخشا چنانچہ تمام آدمی کے اوصاف

اپنے اندر آجاتا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ توحید اور
برکت اپنے اندر آجاتا ہے اور اسے بھلا دیتا ہے جس کو
ہے۔

نکتہ:- اگر برکت اور شرف اللہ تعالیٰ خود عرض کرے یا نہ کرے
اس بیت کو پڑھئے

بیت:- کہ خلقت میرے ذریعہ عزت و امت اگر کے بعد عرض کرے یہ کہ
میں رسول ام کا پیر ہوں اور اللہ بھی اور پیر بھی اور رسول نے جو چاہا
خلیفہ فرمایا اور پیر کا حکم رسول کے حکم کی غرض سے اور جو کچھ مخالفت شرع ہو تو مرد
کے تئیں عین شرع ہے

بیت:- ذریعہ سے مصلیٰ کو رکھنا اور اپنے آتش پر ستور کا پیر حکم
دے کہونکہ مالک دیرا منزلوں کے در و درم سے بے خبر نہیں ہو گا چاہئے کہ اسے
بجالاتے اگر نہیں کرے گا تو اس روئے سے بھٹک جاتے گا اگر مرشد کی ذات کو
امت قیامت جانے سہل ناواقف ہے اور ہمارے حضرت شاہنشاہ ہر حال و مقام پر
چاہت مقام مانگی ہے چاہے کسی کی ذات ہے اور ہر دلی ولایت کے تابع ہوتا ہے اور
اس ذات مقدس کے تابع ولایت حق

نکتہ:- اس کتاب اللہ میں جو کوئی بزرگوں کی سند پر بیٹھا اس کو محویت کا
درجہ خاص طور پر دیا ہوتا ہے جو اس سند شریف کا خاصہ ہے اور اس سند نشین کا
انتقال دار فنا سے وارتا کی طرف ہوں ہوتا ہے جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام
اسی سال کے بعد یا چالیس سال بعد الی کا مدد ہر کر حکم الہی کے مطابق کنعان سے

مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کا استقبال تین یا
چار ظلموں کے بعد کیا تھا جب ہر دو حاکم و محاکم کا اہمال ہوا تو یوسف علیہ
السلام نیلے پانی میں گھرے کہہا کہ یہ لاکھوں سوار ظلم سے حکومت آپ کی
ہمت پر میں نے خدا کرتے اور آزاد کردتے مع قدر تم اور لباس کے یہ وہ رکھتے ہیں۔
یہ سوار اس ظفوانہ میں ہر کسی میں جاری رہتا ہے کہ سب اپنے بزرگوں کا حضرت
یعقوب کی طرح استقبال کرتے ہیں اور یہ عبادہ حضرت یوسف کی طرح لاکھوں کی
تعداد میں خلقت بہندہ بزرگوں سے پیدا ہوتے اور ملحق تھے یہ سب اپنے مرشد پر
قریان ہوتے ہیں اگرچہ صورت کے لحاظ سے دنیا میں مرشد سے تنہا ہیں اگرچہ ان کے
اور اپنے درمیان پردہ نہ رکھتے تھے کیا نبی اور کیا ولی باوجود مشاہدہ حق کی قدرت پالینے
کے انکا گزرا اور گدلی جگہ۔ جو اس کو بھڑکاؤ نہ دے جانتے ہیں وہ انتقال کو بھی غور
جانتے ہیں اور طلب نگاہ ہیں۔

نکتہ:- جب مرشد کی توجہ سے چھتہ توحید کے مقام کو پہنچ گیا تو پہلے کا ناختم ہو گیا
حالانکہ اس میں وارد ہوتے ہیں یہی چلتا ہوئی ہے ظاہری و باطنی باتیں بدل گئی ہیں مثال
ہیں۔

نکتہ:- قابض اپنے نہیں رہتے اور کفار کے شر سے مخموم حالت میں تمہیں درگ اپنی
مخالفت میں رکھتے ہیں صورت کو زور کے شر سے کیا غم تسلی رکھتے ہیں۔

نکتہ:- یہ وہی کی خدمت میں زیارت کے لئے جانا حالات کی موافقت سے ہوتا ہے
جو کوئی شان والی حالت میں ہوتا ہے اسی کے مطابق تلخ زبانی کرتا ہے اور جو قلبی حالت
رکھتا ہے اسی کے مطابق اس جگہ حاضر ہوتا ہے اگر حالت روحی رکھتا ہے تو اسی کے
مطابق وہ اس جگہ عمل میں لاتا ہے اور جو کوئی اس حالت سے گزر کر ذات خدا کی حالت

نکیتہ: ایک نام سے مناد ہے کہ ایک مہموم و معنی و قیاد معنی کے مال کے
 رہا کہ قبول کرتا ہے اور اس کے لیے کہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹا
 بن کرنے کا حکم ہوا ہے کہ اس کی اور آنکھوں میں سرور اور عیال باس پہنایا قیاد
 کرنے کی جگہ پر لے گئے بغیر سوچے بچے بیٹے پر چھری چلاؤں نہ اس وقت رضائے
 حق کا وہیاب رکھنے میں بیٹے کی دیت کرنا قیاد نجات پائے۔ محض استعانت تھا۔ پس
 چرچہ جو کہ اسے حاضر یا نائب اور افعال اور کثرت کثرت اسے پیر کی
 پابیت کہ عقل کو ہرگز اس نہ دے اور میران عقل سے نہ تو لے کیونکہ عقل رضامین
 رکاوٹ کا باعث ہوتی ہے۔ اگر ایسا کیا تو معرفت تمام معرفت حاصل نہ جانے کی
 کثرت معرفت بھی بے انتہا حاصل ہوگی اگر عقل کو درمیان لے آئے گا تو معرفت
 سے کر جائے گا کہ پیردن کو رات کہے تو مرید نے بھی کہہ دیا۔ اگر عقل کو دخل دیا کہ
 موجود ہے تو یہ شخص صاحب حال نہ ہو گا کہ عقل کو دخل نہ دیا یہی جان کیا کہ دن
 نہ قیادت نمی اور میں نے عقل کی قیادت کہ دن سمجھ کیا کہ نہیں تو رات قیادت یہ یقین رکھنا
 رضائی حالت میں پہنچا تا ہے۔

نکیتہ: اگر ہر مقام اور حال کے متعلق پیر نے پہلے خبر دے دی اور مطلع کر دیا۔
 میں یقین جانے اس مقام کی حالت کی عنایت ہو جائے گی چاہئے کہ اس علم پر عمل
 کرے تاکہ اس کا حال کمال جائے کہ تمام مراتب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم ذات مقدس کے پیدا ہونے ہی عطا فرادے گا۔ لیکن حکمت بلکہ اس بات کی
 مستغنی قیادت کہ عمر شریف کے مطابق درجہ بدرجہ اور سال بسال اور مقررہ اوقات
 مراتب تک پہنچائے گا لہذا اس طرح ظہور سے حاصل ہو گا۔ مرید کو چاہئے کہ اس پر
 قیاس کر کے بے قرار نہ ہو۔

میں پہنچ گیا اس حالت سے معاف نہ ہو گا۔ اس کے لیے کہ اس شخص کے قریب پر ہرگز غائب نہ ہو گا۔ اس کے لیے کہ اس شخص کے قریب پر ہرگز غائب نہ ہو گا۔ اس کے لیے کہ اس شخص کے قریب پر ہرگز غائب نہ ہو گا۔

نکیتہ: ان جناب ائمہ سے اسے جاننے کے لیے کہ اگر دولت مند سے ساتھ ملاقات ہو
 اتفاق ہوا کہ وہ شخص بزرگوں کی شان کے مطابق ہو۔ پہلے لائے اور اپنے دل احسان کے
 ساتھ ملاقات کرے اگر جانے کہ وہ کیا نہیں لائے گا اور اعتماد نہیں رکھتا تو ہرگز
 اس شخص سے ملاقات نہ کرے اور اپنی اوقات جو کہ آید لشکر کی خدمت پر مقرر ہے
 اسے اس شخص کے ساتھ ملاقات سے میں کے ساتھ لشکر کا کام ظہری طور پر نہ جانیں کہ
 چاہئے کہ ان لوگوں کو حکم دیں کہ لشکر کے کام کے لیے ملاقات کریں۔

نکیتہ: مرید در آمدیت کے ساتھ وقت ہوتا ہے کہ ملوک کے تمام مراتب کو
 ملے کر چکا ہو اور اللہ کی ذات سے حاصل ہو چکا ہو۔ اسکی ذات میں نہ ہو چکا ہو اس کے
 بعد مرید جس مقام پر پہنچے اس سے پہلے پیر اس مقام پر مقرر ہو جو وہ ہے وہ
 موصوف باعزت ہو جاتا ہے کہ قاذقونی اذکر نعمتی میں جگہ نہ رہا کہ وہیں موجود
 ہوں و اشکونی ولا تشکونی یعنی سب سے بڑی نعمت کا شکر ادا کرو کہ تمہاری
 ذات پائی گئی اور ہماری ہستی آگئی اور نعمت کی ناشکری نہ کرو یعنی اپنی خواہ نہ دکھاؤ

نکیتہ: جنہوں نے فدا کو دیکھا عارف ہوگے ہیں سوائے اس جماعت کے کسی نے
 نہیں پایا اور پہلی دفعہ سب معرفت کا مقام ملتا ہے اور شروع ہوتا ہے اور اجسام
 ثابت ہو جاتے ہیں اور جب یہ عرفان حاصل ہو جاتا ہے اسی کے سبب بلندی پر چڑھنا
 ہے چنانچہ عقل سے درخت کی پہچان ہوتی ہے اور انسان عقل کی مثال ہے جب یہ
 معرفت حاصل ہو جاتی ہے تو تمام درجوں کی معرفت اچھے طریقے سے ہو جاتی ہے۔

نکلتے ہیں ہمارے ہشتادے سو روپے کے لیے۔

طرف نظر کر ایک فقیر تیرے ساتھ دقت کرے۔

گوار ایک رفتار سے ایک منزل ہے کیا ایک صبح

قی اس ہک سے کیا اور کیا کہ ایک فقیر مال بکری سے

کہ شاید اسی فقیر ہو گا اس کے نزدیک چننا گیا اس نے پوچھا کہ

ہوتے ہو اس نے کہا کہ میں فاضل ہوں تمام علوم کا ان کے بعد کہا کہ مجھے

بے ایک چیز کے متعلق آپ سے پوچھوں یہ شہنشاہ صاحب غم نے کئی

مرتبے کے اختتام کے متعلق وہ میں شہنشاہوں ایک لیدر ان شہنشاہ کے آستانہ

اور شہنشاہ کے درمیان ان کے سوا ہر دور میں اور ایک دور میں ایک خضر ہے

سب شہنشاہ کے پوچھ رہے ہیں۔

فرد۔ سینکڑوں خضر گریبان سے مدد سے پر کھڑے ہیں اس کی صورت خوشی

ہے لیکن مخلوق کا خدا ہے خدا کی قسم ایمانی احوال دل اللہ بہت ہیں لیکن لوگ نہیں

دیکھتے اور فرمایا کہ ہم بے رول ہیں اور لوگ ہمیں عاجز جانتے ہیں اور یہ دولت مند

سب عاجز ہیں اور بد حال اور فرمایا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر قرآن مجید لکھا

شروع کی سب اس آیت کے سر پر ہنچے قل منافع الذخائر قليل والآخرة خير من

انے خیال میں ملک کہ قلیل خیر کے مقابلے وضاحت کو نہیں چاہتا اور اتفاق سے میر

کے لئے باہر گئے ہوتے تھے اور مور میں کنوئیں پر پانی بھرنے آتی ہوتی تھیں ایک

مورت کا شخص والا کہہ کر گیا اس نے کہا کہ تمہاری چیز گر گئی اس سے امام کا وہ کتب

جاتا رہا اور فرمایا ایک دن امام بازار میں آئے ہوتے تھے میں نے انہیں بہت پریشان

دیکھا میں نے پوچھا کیوں ایسی حالت میں ہے کہا کہ تو فقیر ہے تجھے اس سے کیا تسلی

نہ نے کہا کہ کوئی طاقت نہیں ہے۔ امام نے تاک میں نے رات بھر ہی ہوتی تھی اس

علم کے حصول کے لئے یہ کی حاصل نہ ہوا کہ آٹ کا کھل نہیں ہو پائیں نے کہا

خیرے پاس کتاب موجود ہے؟ بٹل میں تھی میں باہر لایا اس فقیر کی شکل کو میں نے دور

کر دیا تمام شکل مل ہو گئی یہ کہانی امام ابو سفیہ کے مائے میں نے بیان کی امام نے

کہا کہ پھر اس فقیر کو پاتے تو میرا سلام اسے کہنا دو صرے دل اکی اور میں لکھا

لام کا سلام۔ پھر لایا اس نے سلام کا جواب نہ دیا۔ امام محمد نے کہا کہ سلام کا جواب

کیوں نہیں دیا میں نے کہا اس کا سلام جواب کے لائق نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی ایک سنت اور انہیں کہ تاک اشیا خریدنے کے لئے اور صرے کو بھیجتا

ہے اور خود نہیں جاتا۔ یہ تمام بات امام ابو سفیہ کے پاس پہنچ گئی امام خود اٹھ کر بازار

گئے اور سالان وغیرہ خرید اور وہ خضر کھڑے تھے سلام کہا اور انہوں نے جواب دیا اور

بٹل گیر ہوئے اور خضر نے کہا کہ امام المسلمین جب بہتر پر آرام کرتے تھے ایک پہلو

سے دو صرے پہلو بد لئے میں چار ہزار مستوں کو دریافت کرتے۔

نکلتے ہیں ہمارے ہزاروں کی آذات میں اس چیز میں جوان کی سخت طبع کے معانی تھی

ہوتی تھی بے خبری کی حالت میں یعنی اچانک آرا تھی کرتے اور اس آواز سے کہنا

معلوم ہوتا تھا کہ یہ آذات میں تھی ایسے مرتبہ اعلیٰ پر پہنچے ہیں کی انتہاء تھی

نکلتے ہیں اگر مرید میرے پیر کے پاس جاتے اور پیر کا انکار کرے تو وہ مرید واپس

رہ جاتا ہے اور کھانے میں بیٹھا جاتا ہے

بیت۔ اگر اپنی مراد میں نہ کر چاہتا ہے تو ہم سے ترک کر اگر مجھے چاہتا ہے

تو اپنے اختیار کو ہماری سرخی کے تابع کر دے۔

نکلتے ہیں اور ہمارے پیر صاحب جسے چاہا حوصلہ مدق و عفت و پاکدامنی عطا کر دی

نکتہ :- پیر درگ کی آفات جو کہ محض حقیر پر ہوتی تھی

اقسام مقدمہ بازی پر ہر کو خوش نہ ہوتے تھے اور آپ کی خدمت میں
قائد جب اشرف الہی گیر کا مقدمہ پیش ہوا اور حضرت صاحبزادہ کی خدمت میں
پہنچا تو وہ بھی یہودیوں کی آفات کی طرح نہ ہو سکتا تھا۔
کیا اور ظاہری تکلیفوں کو اپنے آپ کو ادا کر دیا۔

نکتہ :- حضرت نادر سیف الرحمن کی آزمائش جو صاحب کے قلب اور دل کی قدر
کے خلاف کام کر لیتے تھے یہ آزمائشیں کہ غفلت ان کو سیف زبان پر کرتی تھی اور
خود کو اس سے باز رکھا اور اپنی تمام عمر میں یہ نہ کہ دیا اور جو کچھ ہوتا تھا جیسے
ہوتا تھا اور اپنے باطنی امور کی طرف متوجہ رہتے تھے۔

نکتہ :- ارفع مقامات میں سے مقام عطا و خفا ہے اور جب ہر روز مرتبہ اپنے کمال کو
پہنچ رہا تھا اپنی رعایت اپنے ہمت کی جگہ پر فائز بھی اپنے اندر کو دیکھتے ہیں
معاذوں پر پہنچنے کے بعد عاشقی اور معشوقی کا۔ یہ ظاہر ہوتا ہے عاشقی مرید پر پہنچے
مقررہ مانی اور معشوق کے ساتھ بعد از مرید۔ ایک حالتیں اور ہیں۔ یا سستی کے جوش آیا
یا سب کو ٹوٹ کر کیا کہ کچھ نہ تھا اگر اس میں آگیا تو جو کچھ کہہ سکتا ہے کہ صاحب
اختیار ہے اور مرتبہ مکمل، تمام ہے اور خدا تعالیٰ کے تمام کارخانے تمام عطا و خفا
کمال ہیں۔ یہ دونوں مقامات سب کارخانوں کے مالک ہوتے ہیں۔

نکتہ :- طالب سب عشق میں آکر جوش و سستی دکھاتا ہے تو عین عشق میں جاتے گناہ
معشوقی حالت میں خوشی و سستی دکھاتا ہے تو اسی حالت معشوقی میں رہے گا اگر ایک مقام
پر پہنچ گیا اور حوصلہ اختیار کیا اور پیا اور دم نہ مارا تو دوسرے مرتبہ کے نزدیک

پہنچ جائیگا۔ معشوقی اور دوسرے مرتبہ کی اور ان حالتوں میں کہ ہر دو کو پہلی جاتا ہے
کچھ نہیں ہیں سستی و جوش سے بھی آدمی صاحبزادہ کی خدمت میں پہنچتا ہے اور
کچھ نہیں ہیں سستی و جوش سے بھی آدمی صاحبزادہ کی خدمت میں پہنچتا ہے اور
ہر حال میں ہو سکتا ہے رضی اللہ تعالیٰ بنا اور وہ اس سے راضی ہوتے میری اس کا کو
جان لے۔

نکتہ :- حضرت بڑے پیر حاجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انسان جو کہ اپنی دونوں
آنکھوں پر فخر کرتا ہے کہ خبر اور بدن کو آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور بدن آنکھوں کو
نہیں دیکھتا سب تیرے باپ و دہوں کو دیکھتے ہیں۔ اس سے تعالیٰ کے فضل سے وہ
افراد کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ اس کا سمندر بے کنارہ ہے۔ وہ خود پر فخر کرتے ہیں
ایک حضرت محبوب جہانی اور دوسرے حسرت بادشاہ کے پادشاہ یعنی اس فقیر
کا پیر جو کہ بڑے پیر حاجی کے بڑے جہانی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور وہ اس سے راضی
ہوتے ہیں تجھے کب تک اہل آئے کی اور دل میں خیال نہیں لانا کہ نہیں کا ایسا
درد چارہ و معادن ہوتے کیا غم ہو گا۔

نکتہ :- طالب در منزل پر محنت کی تلقین کی جاتی ہے۔ دینی کا نقد شیخ ہی ہے
ہو آجاتا ہے جب طالب حق کی بات میں افضل ہو گیا تو مست و مست مقرر ہو جاتی ہے۔
افضل کا سنبھرم نیت ہوتا ہے کہ پیر کی بات مرید میں آ جاتے اور وہ طالب در منزل
اور یہ وحدت اور یکسوئی بدن میں جب عمل کرے تو روٹی جسم کو ختم کر ایتی ہے کہ وہ
خیال میں تھا اور یہ نظر آتے والا اور محسوس کیا جائے و شاید بہت و افضل ہے۔ اس سے
جو کچھ ظاہر ہو گا اسرار میں سے قویہ اس بدن میں ہو گا۔

نکتہ :- اور یہ مرتبہ جو کہ خاص عشق کا ہے دوسرے عارفوں کی خوشبو ان کے شام

جان میں پہنچی ہے اور اس سے دو کمارے پر گر گئے ہمارے دو کمارے
خالص عشق کو اپنی بیا اور اس کی خوشبو پھر آنے لگی ہے۔ یہ کمارے
کمارے کے گریہ گھوٹ اور خدا جیسے کام کئے اور اس میں دم نہ مارا

نکلتے۔ جب اس مرتبہ مذکورہ اللہ والے پہنچ جاتے ہیں سستی ان پر غلبہ لانے کا
باعث نہ بنی۔ میں طرح ان کہہ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے یعنی بے ہوشی جان ہو گئے
کہ کھانے پینے اور پہننے سے بے خبر ہو گئے۔ سب ہمارے بزرگ اس مرتبہ پہ
پہنچے۔ اس عشق کے مجید کا امانہ کیا کہ سستی دے ہوئی کا نسب کرنا سواب ہے اور
اس مجید سے داخل نہ ہوتے سولے ہمارے پیر صاحب کے۔

نکلتے۔ حصول معرفت میں حصول فقر ہے ہر دو منزلوں میں کسب و فنا ایک ہی
کسب ہے اور نکلتے کی بات پر نہیں پہنچی جاسکتا اور معرفت میں استغناء ازلی امر ہے
اور اس میں ہر کچھ چاہے گا ہو جائے گا اگر اپنی مرضی سے وہ خواست کرے گا تو فقر
کے مرتبہ سے پہنچے و شپہ نہ جائے گا اور فقر یک پہنچ جاتے گا اور فقر میں اگر استغناء
ظاہر ہو جائے اور اپنے اللہ جذب کر لے اور کسی چیز کو سولے مرشد کے اور اپنی روم
کے حاضر نہ رکھے اور غم شہرت میں ہے سب فقر یک پہنچ گیا یہ دو ختم ہو گئیں
سوائے خوشی ذات کے دونوں کا تسلی نہیں ہر دونوں کا تسلی ہو جائے گا۔

نکلتے۔ علم فنا کا توحید الہی میں کسب کما ہے ہے ذات خدا اور شغل اپنی فکر کو ہر دو
بدنوں سے اٹالے اور واسطہ درجہ کہ اس میں حیرت نہ ذات حق میں فنا کرے تاکہ یہ بدن
کو فنا رکھیں۔

نکلتے۔ طالب کا تمام مقصود پیر کی خوشی میں ہے یعنی خود ہو جائے۔ جب یہ طالب آ

تے خوشی اور غیر کی خوشی مرید کے دل سے دار کر دیتی ہے اور وہ خوشی قائم اور
استوار ہوتی ہے اور اس سے طالب کے تمام مقاصد سر انجام پرتے ہیں۔

نکلتے۔ جب طالب توحید میں مرتبہ فنا کو پہنچ جاتا ہے تو تعلقات اور اضافی چیزیں
اور صاف شہرت جیسے کہ کھانا، رونا، ہنس وغیرہ اللہ کی طرف سے ناپید ہوتے ہیں اور
مصاب فنا کو نہیں ہو کچھ ہے فقیر ہے جس میں کمال جاتے ہیں۔

نقل ہے کہ ایک ولی اللہ پانی لے کمارے بنھا ہوا تھا ایک شخص گاتے یا
بھینوں کو پانی پھرنے کے لئے آیا۔ اس ولی اللہ نے کہا کہ لازم کا وقت ہو گیا ہے اور
وقت کم ہوتا جا رہا ہے۔ ان چوپایوں کو کھانا کھانے کے لئے تاکہ میں نماز سے فارغ ہو جاؤں
اس نے یہ بات قبول نہ کی۔ کہا جب تک صاحب معرفت راز نہ کرے گا میں تجھے
ہاتے نہیں دوں گا جتنا اہل اللہ نے مبالغہ کیا اس نے قبول نہ کیا اور گالی دینے لگا یا
بہند لاثبیاں بھی ادریں اس نے فکر کی تو وہ صاحب عرفان ہو گیا اس اعتقاد کے سبب
جو وہ اپنے دل میں رکھتا تھا کہ یہ ولی اللہ ہے اور قدرت رکھتا ہے کہ مجھے بھی صاحب راز
خسبگی کر دے اگر زبان بڑی سخت رکھتا تھا اور زیادتی بھی کی اعتقاد کے سبب مقصور
کو باسی

فرد۔ کہ اس طرح کھائی دینا سے اور دین کا کام اس کی ضد نہیں ہوتا

نقل کیا جاتا ہے۔ دو سرمدان حق پیران پیر بالا پیر صاحب کی خدمت میں آئے
اور انہوں نے استعاذہ کیا اور چلے گئے کچھ مدت کے بعد ایک شخص آیا اور عرض کی کہ
ان دو سرمدوں میں سے ایک مشہور ہو گیا ہے اور دوسرا پردے میں چلا گیا اور گناہ ہو
گیا ہے فرمایا کہ دونوں کے رخصت مساوی نہ تھے ایک نے علاج کیا اور رخصت اچھا ہو گیا اور

اس گناہ نے زخم کو زیادہ کر لیا اور اس کے درمیان دل سے یہ باز رہا اور
 وہ سراپا پہنچنے کی جگہ پہنچ گیا

نکتہ ۱۔ غل کی قید کرنے کا اشارہ۔ نکتہ ہے اس کے راستے میں اس کی قید سے
 کب ہے ایک شخص بادشاہ کا نوکر تھا بادشاہ ان سے ناراض ہو گیا اسکو کھینچ کر پکڑ لیا
 اور اس شخص کو اپنے قتل گاہ میں اپنی چیزیں واپس لوں کا چند روز بادشاہ کے دروازے پر
 گزارا۔ یہ خیال آیا کہ میں نہ چیرا شہر کا مرید ہوں اپنے آپ سے کیوں نہ مانگوں
 مرض کی اور خواب میں انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کیوں نہ طلب کی تھی اور اپنے
 تئیں اتنی تکلیف میں رکھا۔ کھوڑا اور اسکو نیچے سے لے اور دوسری جگہ نوکری کرے
 اسی بادشاہ پر ہی کیا توقف ہے۔ مراد اسکو پکڑا گیا اس کی تشنگی ظاہر ہوئی کہ یہ جناب
 اقدس ہاتھیں ہیں طالب جو کسی دوسرے کی طرف رجوع کرتے است چاہے ان جناب
 کے سوا کسی طرف بھی رجوع نہ کرے تاکہ سب کچھ آجائے

نکتہ ۲۔ سچا مرید پیر کی ہمت کا مرید ہوتا ہے اور سوائے اس کے کسی اور کو ہرگز
 نہیں چاہتا مرید پیر سے ہمت چاہتا ہے اور جس قدر ہمت زیادہ ہو بہتر ہوتی ہے اور
 یہی مقصود ہوتی ہے اور جب ظاہر و باطن میں مرید پیر کی ذات میں سما گیا تو اس مقام کو
 فنا کا نام بھی دیتے ہیں کہ پیر کی ذات میں فنا ہو گیا اور اسے فنا کا نام بھی دیتے ہیں کہ
 پیر کی بنیاد پالی ہے اور ربوبیت کا نام بھی دیتے ہیں اور بندگی کا نام بھی دیتے ہیں کیونکہ
 دونوں ایک ہیں اور قلب نظر ان چار اسموں کے جب الوہیت غالب آگئی اور درجہ
 مشہور کی حاصل ہو گیا ان کو الہیوں کہتے ہیں کہ کسی حال و مقام میں قید نہیں ہونے
 ہیں اور بے قید ہو گئے ہیں۔ جب مرشد نے اس مرتبہ پر پہنچا دیا تو فقر میں آداغل ہوا
 لیکن میرے لئے وہ لائق ہے جو بدعت کے قریب پہنچ چکا ہو اور بدعت پر پہنچنا

سے ہوتا ہے کہ اپنے دل میں گزشتہ مقامات کی خواہش نہ کرے اور تمام
 گروں سے اپنے سین خالی رکھے تاکہ اس مقام پر جوانی پر پہنچ جائے اور اس کے
 لئے مشاہدہ حق کا مقام و مرتبہ پائے اور اس منزل کے لئے ترتیب یہ ہو کہ پیر اپنے
 مرتبے سے جو خاص ہے اس مرید کو محرم کرے اور کسی کو اس بات کی خبر نہیں اور
 ہمت میں منافقے کا سبب نہ ہو اس لئے کہ عین مطلوب ہے چاہے بات کرتے ہو چاہے
 نہ کہاتے۔

نکتہ ۳۔ پہلی بات پیر کی محبت مرید کے لئے ہمت کا باعث ہے اور یہ کو تین
 چیزیں چاہئیں محبت شوق اور سوز اور ان تینوں کی انتہا نہیں اور باطن کا کھلنا ان
 تینوں سے لازمی ہے۔ رہتا ہے بغیر جوہر کے عرش نہیں کی جاسکتی باوجود لازم کے اسی
 باطن کے کھلنے کے ان تینوں سے اور اس ہمت سے گلابی چاہئے تاکہ تینوں زیادہ ہوں
 اور سوائے اپنے پیر کے کچھ طلب نہ کرے اس کو لازم اور فرض جانے پیر کی ذات کا
 تعلق مرید سے ہوتا ہے نہ کہ غیر سے

نکتہ ۴۔ ہمارے ہر صاحب کمزوریت کی نظر ابھی نکلتی ہے چاہئے کہ توفیق کے
 مطابق کمزور سے کی جاتی جائے

نکتہ ۵۔ اور اپنے پیر کی بکڑی کسی کو بھی نہیں اپنی چاہئے بلکہ اپنی اولاد یا مرید سوانح
 کو دی جائے ورنہ کسی کو نہ دے

نکتہ ۶۔ ہرگز چوٹی و خطرہ طالب کو درپیش ہو تو اپنے دل پر اثر انداز نہ ہونے دے۔
 دنیا کے تمام کام مرشد کے حوالے کر دے کیونکہ یہ سب اسی کی ملکیت ہیں اور قادر و
 حاکم تصرف کرنے والا وہی ہے اور خود ہے پروردگار اور اپنی منزل میں مصروف ہو

جائے جس پر مرشد اس آواز سے لگایا ہوا اور ہر حال میں اور ہر وقت ایسی بات

نکتہ :- درود مسعود غریب و عجیب :- **بِسْمِ اللّٰهِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ** وصل علی جمیع الانبیاء والتوابین وصل علی کل اللہ والفقہین وصل علی عباد اللہ الضالین **یٰٰ اَوْحِنِ الرَّاجِئِ** اور یہ درود جاری ہے اور تدراس کی ہے اور یہ سب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہیت پر ہے اور انبیاء اور مہتممین کو بھی اور تمام اولیاء کو بھی اور صالحین سے مراد اہل حق و انصاف کی جماعت ہے سب اس درود کے بڑے واسطے کے مددگار اور معاون بن جائے ہیں۔ اسیدوں کا دھیان رکھئے کہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے پیر کی طرف متوجہ ہو جائے اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کو دیکھئے گا۔

نکتہ :- اور اس مرتبہ کے بعد یہ آیت کہ **مَرَّةً بِرُءُوسِ اِثْنِ اِلْفٍ مِّنْ اِثْنِ اِلْفٍ** **اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ** اور یہ خطاب اپنے مرشد کی طرف کرتے اور مراد مستقیم سے مراد توحید میں فنا ہونا ہے اور وہ منزل میں پر مرشد نے کھرا کیا ہوا ہے بہت چاہے باطن کی بصیرت اور کشادگی اس فریق میں دلی سکون و فرحت میں کا قصد ہو گا حاصل ہوگی اور اس کو پڑھتے وقت اپنے آپ کو اس جگہ موجود نہیں سمجھے۔

نکتہ :- اور فلاں شخص ہند کی صبح طہ پر پورا کیا تو اس وقت ہم پورے پورے اس کے ساتھ ہیں اور وہ نہیں اور غرق کا ہنسا کی ضرورت نہیں جس وقت دل چاہے تنہائی کے کوئی پر ہو جس سے اس سے پابندی جاتی رہی اور جو کچھ دل میں آئے ہیں کی قوت سے اسے یقینی بنائے کہ مجھ پر کڑ نہیں ہو گا اس منزل میں دوسرے پر گزرتے کہ بہت بڑا عذاب ہے خاص طور پر اس منزل میں ہرگز دوسرا نہیں کرنا چاہیے کہ جب وہی جاتی رہی اور یہی جاتی رہتی کہ کئی ایک وہ چل گیا دوسرا کیوں

کی چاہئے کہ جو کچھ کہتا ہے اور کہتا ہے خود کہتا ہے اور کہتا ہے اور شروع میں جو مقام ہے وہ نکلیں اور اس میں داخل ہوتا ہے۔ جب تصور میں اور اس کا تصور ہو تو بات یہ کہ اسے ہنگام میں دینی جائے اور جو کچھ دل میں آئے کہ ان آنکھوں سے دھوئیں کو دیکھ رہا ہوں میں ایسے ہو گا کہ محفل میں بیٹھے ہوئے سامنے دانتیں باتیں دھوئیں کا گدرا کرتے اور میں دیکھے گا اور کلام بھی سمجھتا اور سے گا اس کی مثال یہ ہے آئینہ میں اپنے عکس دیکھتا ہے اور اپنی شکل میں جاتا ہے اسی طرح میں عکس دیکھے گا اور جب پیر کی بارگاہ میں پہنچے اور اسی طرح جائے کہ میں آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ باطن میں اور ہر کارروائی میں اعمال میں قوت یقین کا مظاہرہ کرتے اور کوئی شبہ نہ کرتے تو فوراً تعالیٰ کی پلکتے واسطے اور کو ہزار درجہ بلکہ زیادہ نور روشن دیکھئے گا جب پیر کے ساتھ فنا و بقا کا مقام حاصل ہو گیا تو یہ آنکھ وہ آنکھ نہ رہے گی اور نہ وہ کان رہیں گے جو ظاہر میں سب کچھ بہت بدل جائے گا اور اس نور کی کامشاہدہ ہونا شروع ہو گیا جب فنا و بقا کا مقام حاصل ہو گیا کہ اپنا فنا ہونا اور باقی ہونا بھول گیا اور دونوں چیزیں پسند نہ رہیں تو اس کے بعد خواص ظاہر ان خواص کی قوت پائیتے ہیں۔ خواص ظاہر ہر حال میں ہیں مشاہدہ حق کرتے لگتے ہیں اور جب اللہ کی حالت صفا باطن سے پہلے جان ہو چکا ہے فنا و بقا میں قدم رکھنے کی تو ہر صورت میں دلی تسلیم حاصل ہو جائے گی۔ اللہ کی ذات کا مشاہدہ انہیں آنکھوں سے کرتے گا۔

نکتہ :- اگر قصیدہ پڑھنے کے وقت روح کی شکل میں صورت میں ہی تصور میں آئے اسے پیر کہے کہ دونوں ایک ذات ہیں ایک دوسرے غیر نہیں اور اپنے اندر اور باہر پیر کی شکل جانتا ہے کہ اس صورت پر اللہ کی ذات عاشق ہے ہر وقت اس حالت میں رہے عذاب کا حصول، تجلیات الہی کا حصول ایسی صورت میں ہوتا ہے کہ اگر وہ عالم

کی طرف تفرود دینے تو فکرہ قسم کی ہوتی ہے ایک شیخ
 ماحو اگر سب اشیاء کو اپنے ہونے تو یہ ایک قسم کی تفرود
 کو قائم رکھنا اپنے ہونے کے اختیار ہونے اور یہ
 شکل سے نظر اٹھائے اور پھر کی ذات قادر کا ذکر کرتے ہیں
 اور یکجا قریب ہے اور یہ بہت ہی سوز و گداز ہے

تکلیف حضرت یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
 نے فرمایا۔ یہ فکر و مشورہ کا دہار میں مضبوط ہونا چاہیے
 کے لئے ہلکے اپنے مرشد اور ہرگز کی تفرود ہو کہ اپنے مرشد کے حکم کو لایا اور
 نہ کہ اپنے مرشد سے لیا تو اس کی حجت اللہ ہی میں ہو جائے گی اور نہیں مرشد
 تک قیامت آنے تک قائم رہیں گی اور تمہارا یہ دونوں چیزیں جانا اور درمیان جو تم کو
 عطا ہو گئی ہیں یہ کہ اپنے سببی کے نہیں ہونی چاہئیں۔ ہر کسی کے لئے ہو جائیں گی اور
 اصل مطلب یہ تو خیر ہے اور ہرگز نے یہی چیز چاہی ہے اور ہر فعل اور کام جو
 ہر تاب عمل راہ حق کی تعلیم اور حکمت ہوتی ہے۔ چاہے اس کے ساتھ ہو یا نہ ہو
 و تکلیف سے فکر مند نہیں ہونا چاہیے اور مستقل مزاجی نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس بات
 کا مشورہ ہونا چاہیے کہ میرے ہرگز کام میں کشادگی کریں گے کیونکہ اس جگہ تمام
 اختیارات ہرگز کی توجہ سے ہیں تمام غلامی اور باطنی امور اور ہرگز کی توجہ سے اور
 کوئی سبب ہے میں نظر اس سے ہے تعلق ہو جانا چاہیے اور بے فکر ہو جانا چاہیے کہ
 اس جگہ میں فکر تمام فقر ہے چاہے ہزاروں اسباب دنیا حاصل ہوں یا نہ ہوں تو فقر
 حقیقی ہے۔ تمہارا فقر میں احسان و بخشش کے۔ میں قدر روزی کے اسباب زیادہ سے
 زیادہ ہوتے جائیں گے اور یہ دنیاوی کام میں فکر کی تربیت ثابت ہے ہرگز نہانے کی

حقیقت سے نیکہ اگر ثابت نہ ہو کہ ہرگز نہیں چاہیے۔ ہر وقت اور ہر حال پر توجہ
 ہے اور ہر ایک کی فکر توجہ پر لگی ہے چاہیے کہ ہرگز چاہیں کہ ان کو نجات دلا دیں اور
 وہ ہر جائیں گے ہرگز ہرگز ہرگز کا اعتماد ہرگز کی قدر ہے ہرگز چاہیے۔ اور جلتی
 کرنا غرض دنیاوی پیسہ کا طلب کرنا ہے۔ ہرگز ہرگز کی کا قبضہ عطا ہو گیا ہرگز ہرگز سے
 تعلق کا سبب ان تک نہ ہو سکتا۔

تکلیف اور اہل اللہ کی وہ تصویر ہرگز نے ولایت اور مرستے کی درخواست کی
 حقیقت اور سرفرازی سے دور رہ گئے اور ہرگز نے سوائے ذات حق تعالیٰ کے کچھ نہ مانا
 اور ہرگز اصل معرفت کو پہنچنے تمام مرستے پا گئے۔

تکلیف اور ہرگز طالب قدرت ہرگز قدرت نہیں دیتے اگر یہ اپنی تمام عمر محنت
 ریاضت میں گزار چکا ہو اور میں شخص کو مرید حاصل ہو جائے تو اس قدرت حاصل ہو
 ہائی ہے اور میں کا مرشد فنا کے درجہ تک نہیں پہنچا اور جتنی بھی محنت محنت کرے وہ
 مقام قدرت کو نہیں پہنچا پاتا۔

تکلیف حالت فنا میں اگرچہ مائل اور مائل ایک ہی ہوتے ہیں لیکن مرید کو یہ نہیں کہنا
 چاہیے کہ مائل بھی تو ہی ہے کہ یہ ہے ادنیٰ ہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے
 اور جو علم کے یہ نہ کہا کہ کھائے والا اور کھلانے والا ایک ہی ہے و بئنا ظلماتا فلکنا اجمع
تکلیف فنا کی اول اشیا یہ ہے کہ مرید نے پیر کو دیا اور خود کو پیر کے سپرد کر دیا میں
 مرید کو کیا لازم ہے کہ کچھ چاہے کیونکہ جو کچھ پیر مرید کے بارے میں جانتا ہے مرید اپنے
 بارے میں کب جانتا ہے مرید کے لئے لازم ہے کہ فنا میں زیادتی کی کوشش کرے کہ
 کیا فنا مرید کے حق میں پیر کی بخشش اور اس کے کرم کا موجب ہے پس مرید کو چاہیے کہ

ماتے قابض زیادتی کے کہہ رہے ہیں۔

نکتہ:- بخشش کی دو قسمیں ہیں ایک بلا واسطہ اور ایک بواسطہ۔
 بلا واسطہ چنانچہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو عتق فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلاموں کو عتق فرمایا۔
 قائلانہ وہ دواذہ بن چکے تھے جو کوئی شہر میں آتا تو اس سے کہتے تھے کہ یہ ہے

نکتہ:- ان صاحب اقدس کا کہ مرید پر نیا۔ کرم اور بہر بانی ہوتی ہے جسے
 کی بہت کی بخشش سوز، محبت اور شوق پہنچا دینا ہے اپنے آپ کو اور اپنے
 معرفت یعنی اپنی ذات کی معرفت پاتا ہے۔ جسکی زیادہ درجہ شہرہ کو پہنچنے کی
 تاخیر ہو اس سے بہت دن ہو کیونکہ تاخیر میں نکمت بہت زیادہ ہے۔ تاخیر و کوتاہی
 کے درمیان بہت سی نفس اور مصائب ہوتی ہے اگر جلد مشاہدہ حق ہو جائے تو تمام
 چیزیں جو درمیان میں آتی ہیں اور غفلت تاخیر میں ہے کہ اس میں بہت سے
 فائدے ہیں تو چاہیے کہ تاخیر کو غنیمت جان کر مات دن اپنے کام میں مشغول
 سرگرم رہے

نکتہ:- ہماری رہنمائی بہار وقت حضور میں رہنے کی سبب سے ہے اور تمہارا
 حضور حضور میں رہنے میں مفہم ہے بر حال میں حضور کو لازم جاننا چاہیے۔

نکتہ:- اور تمام قسم کے حضور سے اٹنی و کمال یہ حضور ہی ہے کہ یہ مرید کی ذات
 میں سما جائے اور اندر اور باہر مرید کا سبب یہ بن جائے کیونکہ دوسری تمام حضوروں
 میں غیب ہوتا ہے اور اس میں نہ گز نہیں آتا۔ مگر اس قدر شروع حال میں
 تکلیف ہے کہ اپنے خیال کو بروقت اس حضور پر جلتے رکھے۔ اور اسی پر دینا

کھاتے رہے اور جب کمال کو پہنچ جائے گا تو بوجہ تکلیف کے یہ حضور کی کامیابی
 مات میں ہو جائے گا اور یہ تکلیف نہ رہے گی اور اس کو حضور کا سرور آجائے تو
 اگرچہ اس کا جسم ریاضت میں مصروف نہ ہو، کمال ہوتا ہے اگر سرور نہ آئے اور
 اس کا جسم ریاضت میں مصروف ہو تو یہ کچھ نہیں ہوتا اور محض ناقص ہوتا ہے۔ اگر
 حضور کا سرور حاصل ہوا۔ ہر لمحہ ظاہری ریاضت میں مشغول ہو تو ایسا شخص کمال
 نہیں ہوتا ہے جیسے کہ ہمارے بزرگ ہوتے ہیں۔

نکتہ:- اور اس منزل کے کمال کو پہنچنا اسی سے مراد ہوتا ہے کہ دونوں جہانوں کا
 خیال دل میں نہ لائے اور اپنے اندر محو رہے عنایت میں فرق غیر کے خیال میں ہے۔

نکتہ:- اگر حکم ہو ایک جگہ کو تعمیر کرنے کا اور ایک مقام سے لوٹنے کا تو وہ
 کاموں کا فائدہ ہوا جو کوئی ماحول کرے تو چاہیے کہ کچھ کہ اس طریق کا مبادلہ
 کون سا کام ہے اس پر عمل کرے اور دوسرے کو چھوڑ دے۔

نکتہ:- جب یقین کی قوت سے مرید نے جان لیا کہ حق ہی پر کی ذات ہے اور یہ
 ہی چنانچہ اس کی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہے تو اللہ کے نہ فہم ہونے والے اسرار
 حجاب کو معلوم ہو جائیں گے اور بغیر صورت دیکھنے کے سنے گا۔ فلاں شخص کے تمام
 احوال اچھے ہیں لیکن یہ بہت اچھے ہیں کہ جو کچھ میں کہتا ہوں کہ اس کام کو کل
 پر ہوں کہ تو وقت آنے سے پہلے حکم بجالانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور حد سے
 زیادہ خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ کاش وہ وقت آج آتا۔

نکتہ:- اگر کسی شخص کی کسی کام کے لئے درخواست رد کر دی جائے اور حکم ہو کہ
 یوں کرو تو اسے اپنی عقل سے تدبیر نہیں کرنی چاہیے چاہیے کہ اس کے لئے جو

عرض نہ کرے علم کے مطابق پہلے اسے بجایا جائے کیونکہ وہ
 نکلتے۔ جب پیر کی آگاہی میں زیادت سے ہے تو اسے اس وقت تک
 اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں نہ کہ خیال سے۔
 لائے اور جب باہر آئے، یقین رکھئے کہ ان ظاہر کی صورتیں
 قوت اسناد کرنا ایسا ہے چاہئے کہ امت لازم ہلکے سے نہ ہو
 فائدوں کو پالے۔ عبودیت خاص ہمارے ہر کون سے غی و غافل سے یہ بات
 اٹھا بانٹا ہے یہ اکثر اولیاء اللہ کے نزدیک مشہور ہے اور کوئی اس سے نہیں
 کرے اسے اسے چاہئے اور وہ یہ ہے کہ وہ فطرتی صورت میں پروردگار کی ذات سے تباہ
 میں کے تعلق اس سے پہلے تحریر کیا جا چکا ہے ہر گاہ غالب پیر کی توجہ سے وہ
 صورت خود بن جاتا ہے یعنی اس میں جو ہو جاتا ہے یا کسی نسبت میں جو ہو جاتا ہے
 وہ صورت جو کہ فطرتی طور پر میں پیر کی ذات ہے اور جو اس کا طالب وہ ہے اور
 وقت اسی صورت کو دو صورتوں میں بانٹ دیتا ہے خدا قادر کی ذات میں جیسے دو عملی
 ایک ہی سبب میں اول اور دونوں صورتیں پیر کی ہیں جو کہ رب ہے اگر چہ یہ ہے تو
 لاکھوں بلکہ زیادہ کہ ظاہر ہوں دو صورت میں ہونا کتنی تعجب کی بات ہے چاہئے کہ
 طالب کسی ایک کو ان صورتوں میں سے رب جانے اور ایک کو اس کا بندہ اور ایک
 دوسری میں جو ہو جائے اور ایسے اس عناصر سے بنے ہوئے بدن کش ہوا ہوتے اور
 جانے اپنی حقیقت کو اس بدن میں جلوہ گر ہوا ہے نہایت باریک نظری کے ساتھ بنا
 ملمع نظر اسی لطافت کو رکھے اور اسے ان دو صورتوں میں سے ایک جانے چاہئے۔
 چاہئے بندہ اگر رب جانے تو دوسری شکل غیر تصور کرے اور اس کے برعکس
 اگر یہ ہے اس صورت میں کہ جو عنصر جلوہ دکھا رہا ہے اسے رب جانے اور اپنے

رہبت کے مرتبہ پر رکھے۔ سب سے پہلے پروردگار کا ذاتی جانے چاہئے
 شرب قاسی ہمارے ہر حضرت ہشتاد کا تاکہ ہر وہ عرصہ کو رب اور ان ہر وہ
 صفت پر رات دن اپنے آپ متغزل رکھے یہ ہے عبودیت کا رتبہ جو مرتبوں سے
 بلند تر ہے ہر وہ بزرگ عالم طور پر ہمارے حضرت صاحب کمال رہیں

نکلتے۔ اور حضرت سید الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ اس سے راضی ہوئے
 بغیر آلات و ماح کے سامع کیا کرتے تھے اور کبھی مازوں کے ساتھ

نکلتے۔ اور سعادت مند بیٹے سید عبد اللہ بن کے دل میں حضرت اسی کرم اللہ وجہ
 کے وصال کے دن عزم کا کھانا پکائے کا خیال آیا ہمارے ہشتاد نے مشورہ کر دیا
 اور حکم ہوا کہ یہ کام کیا جائے اور اس روز کھانا تیار ہو جائے اور لوگ کھائیں اور لوگ
 فاتحہ پڑھیں تو سب کی نیت بھی کی جائے اگرچہ یہ کھانا خاص نیاز حضرت شاہ صاحب
 کی ہے لیکن عجب کی نیت کرنا شہر خدا حضرت علی کی خوشی و رخصت کی باعث ہے
 اور یہ نکتہ بہت شان والا ہے جس کو چاہا کھانا اور عقل دے دی اور نیت کرنا تین
 دفعہ کی کو یا علی کرم اللہ کی طرف سے دعوت دی گئی اور یہ ذات شریف کی خوشی کا
 باعث ہوتی ہے۔

نکلتے۔ جب تک طالب سلوک کی منزل میں رہتا ہے خوف و خطر کے مقام میں رہتا
 ہے جیسے کہ چل مراد سے گزرنے والا ہر گاہ طالب کو انتہا تک پہنچا دیا اور پورا ہو گیا
 اور پیر نے حکم دیا کہ میں تجھ سے راضی ہوں پیر اس طالب پر ہاں باپ کی جی جان
 قربان ہے اس لئے کہ ہر اہل گور کہ ہشت میں داخل ہو گیا اور امن پا گیا ہے اور
 ہمیشہ رہنے والی خوشی حاصل نہ لی پیر کی توجہ سے اَللّٰهُمَّ اَكْمِلْ لَنَا دِينَنَا
 وَ اَكْمِلْ عَلَيْنَا دِينَنَا کہ سنائیں یا اڑائیں سال کی تلقین کے بعد حاصل

ہوا کمال و اکمل پیر کے شکل و فیضان سے

نکلتے۔ کفار کے ساتھ جو ذکر جنت کرتے ہیں وہ اس سے زیادہ
ہیں تو ان شہادت کے درجہ سے محروم۔ ان کے لئے جنت میں
شہادت کا ثواب مردار فوج کو ملتا ہے اگر تو ان کے لئے ہے تو ان کے لئے
کر کہیں جو کچھ ہم نے آپ کا ثواب کھایا ہے ان کے لئے ہے جو کچھ
کے ساتھ دین کی بنا کر ہے میں کر دینا اگر ان کے لئے ہے تو ان کے لئے ہے شہادت کی

نقل ہے۔ ایک بزرگ شمس کا دولہ نام غلام جو بہت قدم زمانہ سے بہت
گلا مت کر رہا تھا اپنے دل میں خیال کیا میر بہت قدم مت کرتا ہوں اس بزرگ کی
رحمت کا وقت قریب کیا۔ اپنے غلام دوں کو یاد کیا۔ حاضر نہیں تھا ایک اور شخص
دولہ نام کا غلام تھا اور اس وقت حاضر ہے اور اس بزرگ نے تین دفعہ اپنے دولہ نامی
غلام کو یاد کیا وہ نہ سنی اور دولہ اس کا ہم نام جو اپنے دل میں بہت زیادہ شکست
خوردگی اور تاسیدی رکھتا تھا کہ میں جس طرح اس بخشش کے اہل ہو سکتا ہوں اس
عاجزی کے سبب اس بزرگ نے کہا کہ تو نے اس ہندی لفظ کی یاد میں کہا دولہ میرے
دیو سے کسی مولے اور وہ غلام غمیر کی وجہ سے محروم رہ گیا اور یہ اپنے گھر غمی و
عاجزی کی وجہ سے متصور کو پکارتا ہے اس میں عاجزی مطلوب ہے اور تکبری محض
لاق جاننا ہے اپنے تئیں اور میں قدم فنی پیر کی خدمت کرے وہ بے قدرستی مجھے گا
اور اسے اپنی نظروں میں اچھا نہیں جانے گا اور سب کچھ مرشد کی طرف سے جانے کہ
اس کی مدد سے وقوع پزیر ہوا یہ واقعہ نہ کی اپنی طرف سے

نکلتے۔ اپنے دل میں یہ خیال رکھے کہ جب اس گھر سے رحلت ہو تو مر خروقی کے

میرے بیروں کی خدمت بقائے گھر۔ ہو اور اس سے اتنا خوف نہ کرے کہ
دفعہ غزل ہو جائے

نکلتے۔ اسم اعظم اتنا قادر خدا ہے جیسے پانی۔ اور میں۔ ہوا اور اسم ہوا ذات
پری کا جوٹ اور گری اور صارت ہے۔

نکلتے۔ چہرہ یکے کا سوال جب حضرت مولیٰ علیہ السلام نے درخواست دیدار کی
تو جواب ملا کہ نہیں دیکھ سکتا۔ پر طالب کہ اگر حق مقام حال میں زیادتی چاہے اس کا
علیہ السلام نے اس کی حالت میں درخواست کی مگر پھر جواب اس نے فراموشی سے اور جو
جب طالب ذات خدائی تک پہنچ گیا اور اسی میں کھوا گیا تو طالب ذات کی ذات میں
زیادتی کی کشود چاہتا ہے نہ کہ اپنی استی کی اور یہ مانع نہیں بلکہ واجب اور ذات کی کوئی
انہما نہیں کہ سے انداز سے جلوہ اکھائے اور طلب نہ مجھے اپنا آپ الخامیں غل میں
مہر قید ہونی چاہیے اور حضرت شاہنشاہ ہمارے جب ذات میں مل کر ذات ہو گئے اور
ہو کر میں زیادتی کی خاطر ذات الہی میں داخل ہو گئے اور ذات الہی کی انہما میں۔
حصول زیادتی (فی الشہود) کے شوق میں آنحضرت کے اندر آگ شعلے ہر کانی فنی میرے
کہ بہت بڑا سمندر رکھتے ہوں اور اس سے ہو کی آواز پیدا ہوتی فنی اور اس مقام پر
کوئی نہیں پہنچا جو بہت بلند مقام ہے مگر اس وقت حضرت شاہنشاہ الہی کو اپنے
پیر کی خاک نصیب فرمادیں تو پھر مشکل نہیں۔

نکلتے۔ اسم اعظم کی نسبت ایسے ہے جیسے جان کو جسم سے جو کہ ہر ذرہ بدن میں ہوتی
ہے اور جان بدلتی رہتی ہے اور بدن کا قائم رہتا جان مستحضر ہے اور یہ اسم اعظم اسم
اپنے عامل کو منحصر دگھماتے رکھتا ہے اور سارے آکر تا ہے اور اسم حق
کا تعلق محض ذات قادر خدا سے ہے۔

پہرہ وقت دور ہو جاتا ہے جو کہ اختیارات بھی اور اس کے لئے ہرگز ہرگز نہیں
بہتر ہے ورنہ جو کوئی اپنی طرف متوجہ نہ ہو اس کے لئے ہرگز ہرگز نہیں
اپنی پرواز و اختیار کو ختم کر دیتا ہے دونوں کو اس کے لئے ہرگز ہرگز نہیں

نکتہ :- ہمارے ہرگز ہرگز کے شمار پندرہ اور اس کی تعداد بے شمار ہے ان میں سے
ایک قسم کو خلقت جاتی ہے کہ چلنے اور دوڑنے کی قسموں کو نہیں ہوائے حیرت کے
اور چلنے کی ایک اور قسم ہے کہ چلنے کے لئے تمام چیزیں بے آفتاب و چاند
جاتا ہے یا وجود خلقت کے مافوق اسل جوں سے اگر سب سے بے واقف نہیں ہوتا تو اپنی
مقصود کی حالت سے آگاہی نہیں پا سکتا اور دوسرے حالات کے مشابہت سے
آشنائی کی حالت نہیں ہو سکتی اور اس کے لئے ہرگز ہرگز کے لئے ہرگز ہرگز
بے جاتا ہے اور غیر سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

نکتہ :- یہ چھپے ہوئے امراد میں سے ایک مجید ہے جس کے جانتے کے لئے یقین کی
قوت ضرور ہے ہر کام میں یہ طریقہ حاصل ہوا اس واسطے کہ کثرت و بغیر تکلیف حاصل
ہو۔ چنانچہ سینہ زبان دو قسم کے ہوتے ہیں جس کو ابتدائی میں ریاضت و محنت و
قوت یقین نہایت ہو جاتی ہے جو کچھ زبان پر آتا ہے وہ کہہ دیتے ہیں یعنی فوراً
جانتے ہیں کہ یہ ہماری کئی ادنی بات خفیک درست ہوگی اور قوت یقین کے سبب
وہی ہوتا ہے اور حواس و قلب ان کے ہرگز ہرگز میں ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
ریاضت کے قوت یقین پالیتے ہیں کہ جو کچھ میں ہوں گا ہو جاتے گھاس اسی طرح
جاتا ہے تو جانتے ہیں کہ اس کام کا انحصار قوت یقین پر ہے۔

نکتہ :- فلاں کو ہم سے اتنی محنت و یقین ہے اگر وہ بہت بڑی بادشاہی بھی رکھتا
اور کوئی ہمارے نام سے لپٹے تو اسی وقت محنت شاعی چھوڑ کر اس شخص کو کھلی

ہے دور ہرگز غم و اندوہ کرے اگر ہم کہیں یا کوئی ہماری طرف سے کہہ دے تو وہ
چند روز کے عرصہ میں ہائے گاہد اگر وہ ہیں ہوتا تو اس کے دل میں کوئی
دور نہ آئے گا کہ اس کام کے ہونے کا ہوا تھا کیوں نہ ہو۔

نکتہ :- سفر بے کرنے کے مرتبہ چار ہیں۔ طے جہان نہ کہ سالک پر تمام دنیا کے
وقت کثرت سے ظاہر ہوں دوسرے طے کہانی کہ تمام حیوانات پرندہ و درندہ وغیرہ کی
کشتی ہے۔ تیسرے طے آسمانی کہ تمام آسمانوں کا علم اس پر مستکشف ہو جاتا ہے
چوتھے طے کہانی کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اس وقت مقصود علیٰ زمانی ہوتا
ہے اگر وہ تین طالب کو حاصل ہو چکیں اور یہ نہ ہو تو کوئی حائدہ نہیں اور اگر یہ نہ ہو اور
تین جی نہ ہوں تو کوئی خوف نہیں کہ مقصود کا انحصار اس پر نہیں۔

بعض کو ان تین میں سے ایک حاصل ہو جاتا ہے یا تینوں اور طے زمانی نہیں اور بعض
کو طے زمانی کی منزل مل جاتی ہے اور وہ تینوں میں سے نہ مقصود ہوتا ہے وہ تینوں میں
بھی کمال ہے کہ طے زمانی کی منزل مل جائے اور دوسری نہ ملیں یہ بھی کمال ہے
کیونکہ وہ بھی اسی کے مقاصد میں سے ہیں۔

نکتہ :- اگر مرید کو ساری خلقت کافر دے مناسب کہے اور یہ بھی کہے تو مرید
کو چاہئے کہ اپنے عقیدے سے ایک ذرہ بھر حرکت نہ کرے اور اپنے حالی پر قائم
رہے اور اپنے سے نا امید نہ کرے ہو۔ اور جب اس نے ایسا کر لیا تو کمال بے انتہا کے
مرتبے کو پہنچ جائے گا چاہئے دو کا جو مجھ رہے نہ کرے اور جو دو کو اپنے دل سے نکال
دے تاکہ اپنے اصلی مقام پر اٹھایا جائے۔

نکتہ :- پیہ کو چاہئے کہ مرید کو یہ نصیحت بھی کرے کہ مرید کو نہیں چاہئے کہ ملو
حبیب کو تو نقصان نہیں دیتا اور مرید کو نقصان دیتا ہے۔

کے مطابق پڑھ کر جائے شہر تعمیر حاصل ہوگی اور سحر
 دو تین سال گوشت نہ کھائے اور گھر منزل پر
 لازم ہوگا ویرانے مطلب خصوصاً غلاموں کے لئے
 کہ قید کی طرف نہ کر کے ہاتھ باندھے مدت
 پڑے یہاں تک منزل مقصود کو پہنچے اور بعد ازاں
 جب سورۃ غفران شروع کرے جب میسر ہو چکے بعد ازاں شہر و
 لڑائی کے حالت میں شہر تک پہنچے غریبوں کے لئے
 مائیں روزانہ کھائے گئے ہوتے تھے یہاں تک کہ وہ
 صاحب جان کھائے اور ان کی لاشیں کھائی جاتی تھیں اور وہ
 کھانے کا کھانا نہ ملنے کو کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 بغیر ہاتھ پاؤں کے ہوتے ہوتے مددوں سے موت سے بچنے کی کوشش
 کرتے تھے اور کئی باری کھانے کے لئے کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کی حالت میں

شروع زکوٰۃ کا دن بدھ ہے اور ہفت روزہ میں اور شروع کسی چیز کی پہلی پاک
 فقیر کو کھلائے اور ہفتہ کے دن میں نیت دونوں بغیر ملک کے روئے ملک اور
 رہنے وقت عورت ذات کو اپنے سامنے نہ آئے دے اور ادا لے زکوٰۃ اور ہفتہ کے
 دنوں میں زکوٰۃ نہ لے کر دے اور غلاموں کے لئے زکوٰۃ نہ لے کر دے
 لونی میں اور ہفتہ کے دنوں میں زکوٰۃ نہ لے کر دے اور غلاموں کے لئے زکوٰۃ نہ لے کر دے
 ملک غنی اللہ یا مجاہد ہے اس میں نقصان پہنچائیں گے اور غنی غنی کی طرف
 جائے گا میں جیسے ہر اپنی توجہ اگالے گا اور ہو جائے گی توجہ بدکار ہو جائے گی

کریں گے کہ باوجود وہابی کی کادری کے جو چیز چاہے گا اور کہے گا ہو جائے گی اگر
 اسی سورۃ کو پڑھ لے گا۔ ساقہ برتر پر لکھ کر پانی سے دھو کر پائے گا تو جو
 رہی اسے گا۔ گناہ نہیں رہے گا ساقہ موت کے اگر چادر کے سات انور پر
 ایک ایک سورۃ مذکور ذکر کرتے اور ہے کو اس کے لفظ سے نیچے جائیں
 چھپک نہ لکھنے کی آواز لکھنے کی توجہ دے گا۔ تین دفعہ پڑھ کر دم کرے اور
 عورت کے سینہ پر ملے کلوم و فرماں ہو جائے گی۔

عمل سورۃ فاتحہ پچھ اس سورۃ کے کمال اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ جسے اللہ
 چاہے روزانہ کو جاری کرنے کے لئے غلامان کی اور کہتا چاہیے تاکہ اپنی ایک دن کا
 بھی نکلے ہو اور کہیں دفعہ بعد نماز فجر اور پچھ دفعہ بعد نماز عصر اور پچھ دفعہ بعد نماز
 عصر اور پچھ دفعہ بعد نماز شام اور اس دفعہ بعد نماز عشاء تمام سورۃ ہو اور صفائی
 باطن کے لئے سورۃ ایک وقت میں اول و آخر و درمیانہ دفعہ یا سات دفعہ پڑھے
 اور اس سے اسے اللہ میں اللہ کی توجہ دے گا اور اس سے اسے اللہ کی توجہ دے گا

عمل سورۃ نون پچھ اس سورۃ کو سحر کرنے کے لئے میں ترمیم
 سے لیتے چاہیے کہ اول نفل دو گنا و ثانی سے پہلے رکعت اول میں حد فاتحہ کے پچھ
 دفعہ سورۃ مذکور پڑھے اور دوسری رکعت میں حد فاتحہ سے پچھ دفعہ سورۃ مذکور
 پڑھے اور اپنے منہ کے سامنے ایک کسی کا تصویر لے کر تصور کرے کہ یہ دشمن کا
 سر ہے جب نفل سے فارغ ہو تو سلام پچھ سے توجہ کی پکڑ کر اس کی آواز اٹھائے پچھ
 بار سے دشمن کا سر تصور کرتے ہوئے اور اسے بڑک کرنے کی نیت سے اور دوا و پچھ
 کر مذکورہ سورۃ کو پڑھے اور اس میں اٹھائے پچھ پچھری بار سے اسی نیت سے جو کہ تصور
 کی گئی بڑک ہو جائے گا یا چند روز میں شیخ و فرماں بردار ہو جائے گا لیکن رات کو

آیت اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ ایک دفعہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر اپنے بدن پر دم کرے اور اپنے کردار پر انگلی سے کھینچے کہ یہ قلعہ ہے اس کے بعد کیا یہ دفعہ درود پڑھے اور سورۃ مزمل شروع کرے۔ ہر روز ایک سو پانچ دفعہ اسی ترتیب سے پڑھے۔ ہجرات کے بعد ختم ہو کر شروع کرنے کے دن اور ختم کرنے کے دن قدرے تنگی چیز تقسیم کرے اور ترک حیوانات کرے اور آخر روز اس کا ثواب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اپنے بھائیوں کو دیوے کر اسی طرح بعد میں تین چار اہل زکوٰۃ و سادات خیر بہت تیز اور کثرت والی تمنا کر جائے گا میں کسی کو اسے گا اور نکلے ہو جائے گا۔

عمل دوم القدوہ۔ جو کوئی پڑھے گا اسے بہت زیادہ روزی ملے گی بغیر سبب چاہیے کہ بعد نماز فجر ایک سو دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اول و آخر درود شریف سات دفعہ پڑھے تو اسے بغیر کسی کا احسان اٹھائے اور بغیر محنت روزی ملے گی اور اس کا ثواب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائے۔ اس دعا کو تیرہ دفعہ دوپہر کے وقت ہر روز پڑھے تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے شرف پائے گا اور دنیا سے ہر وقت دل آگیا رہے گا اور کاردار خود بخود رواں و جاری ہو جائے گا دعا یہ ہے اللھم صخر الدنیا و اھلھا فی عیومنا و عظم جلالک فی فلوبنا و وطننا بمرضاۃک و تقبلا علی دینک یا وقت اشراق پڑھے۔

اور وہ **عمل جو مولوں کے ساتھ ہیں**۔ یعنی سڑکوں کے نام ان میں شامل ہوں یا جنوں کے لئے مخصوص ہوں یا قسم منتر۔ سب مانع راہ حق ہیں اور وہ عمل جو ان حساب اقدس کے پاس ہیں راہ حق میں مددگار و معاون ہیں اور دونوں جہانوں میں کام آتے ہیں اور وہ عمل جو مانع اور رکاوٹ ہیں راہ حق میں اور اس جہان

لئے سم اور توفیق دینے والے ہیں۔ سورۃ الفاتحہ ایک دفعہ پڑھ کر اپنے بدن پر دم کرے اور اپنے کردار پر انگلی سے کھینچے کہ یہ قلعہ ہے اس کے بعد کیا یہ دفعہ درود پڑھے اور سورۃ مزمل شروع کرے۔ ہر روز ایک سو پانچ دفعہ اسی ترتیب سے پڑھے۔ ہجرات کے بعد ختم ہو کر شروع کرنے کے دن اور ختم کرنے کے دن قدرے تنگی چیز تقسیم کرے اور ترک حیوانات کرے اور آخر روز اس کا ثواب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اپنے بھائیوں کو دیوے کر اسی طرح بعد میں تین چار اہل زکوٰۃ و سادات خیر بہت تیز اور کثرت والی تمنا کر جائے گا میں کسی کو اسے گا اور نکلے ہو جائے گا۔

سورۃ مزمل کا عمل۔ سورۃ مزمل پڑھ کر اپنے بدن پر دم کرے اور اپنے کردار پر انگلی سے کھینچے کہ یہ قلعہ ہے اس کے بعد کیا یہ دفعہ درود پڑھے اور سورۃ مزمل شروع کرے۔ ہر روز ایک سو پانچ دفعہ اسی ترتیب سے پڑھے۔ ہجرات کے بعد ختم ہو کر شروع کرنے کے دن اور ختم کرنے کے دن قدرے تنگی چیز تقسیم کرے اور ترک حیوانات کرے اور آخر روز اس کا ثواب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اپنے بھائیوں کو دیوے کر اسی طرح بعد میں تین چار اہل زکوٰۃ و سادات خیر بہت تیز اور کثرت والی تمنا کر جائے گا میں کسی کو اسے گا اور نکلے ہو جائے گا۔

عمل سورۃ مزمل۔ جمعہ کے دن دوپہر کے وقت غسل کرے اس کے بعد دو رکعت نماز نفل نظر خدا اور دو رکعت نماز نفل نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دو رکعت نماز نفل نظر حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک دفعہ

جب اس تک پہنچے تو نسل کی شرف کی حاجت کی نسبت سے اس نے اس کو
تھا، حفاظت کی۔ جب حضرت امیں جی کی باری آئی تو اولاً اس نے اس کو
پر نگاہ نہ کی اور یہ نظریہ جو مسلسل نسل سے ہو کر آیا ہے بغیر غرض سے اس نے
آتا ہے پس جو اس نور کا طالب ہو کے لینے لازم بلکہ بہت ضروری ہے کہ پھر اس
غیر شریف نسل سے لینے کیونکہ یہ شریف نور غیر شریف روح نہیں آئے چار
عام خلقت کی طرف ہوگی اور ہر گون کو نہیں ہو سکتا۔

نکتہ ۱۰۔ اس مقام کے لئے ورزش کرنا اور فساد تو حید قلبی رکھنا بالغ ہونے کا سبب
ہے۔ جب بالغ ہو گیا تو پیر کی طاقت مرید میں آ جاتی ہے اور مطلق کمال قدرت پاتا
ہے۔

نکتہ ۱۱۔ جس کسی نے حق کی راہ میں قدم ڈالا تو مصیبت کا اثر لازماً ہوا گیا۔ اگر دنیا
کے کاروبار کا طالب ہے تو غمیری وہاں مسیتیں اس پر نازل ہوتی ہیں اگر ترک دنیا
کرنا ہے اور باطنی مسیتیں اس پر نازل ہوں تو یہ کے حکم سے مدد دینا غامری
مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔

نکتہ ۱۲۔ مدد دینا مصیبت کے نزول سے پہلے ایک اچار ہے۔ بہت سے ایک مدد
دے اگر دل کو اسی دے مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے مدد دے تو بہتر ہے
اور مسالہ بیماری میں جاندار کا مدد دینا بہتر ہے اور اس کے علاوہ دوسرے مطلب
کے لئے اسے۔

نکتہ ۱۳۔ حق تعالیٰ کی راہ میں مسزلیں یا میں کہتا ہوں کہ حق کی مسزلیوں کا شمار نہیں ہے
کیونکہ لاتعداد ہے شمار میں اس لئے کسی کو انتہا تک پہنچنے کی قدرت نہیں ہوتی

حق کے روئے کی انتہا میں اس راقی وصال کا انتہائی شہوم یہ ہے جو منزل
مائل ہو گئی اور اس کا وصال بھی حاصل ہو گیا وہ منزل اس سے پہلے ہے تو اس کا
فرقی بھی موجود ہے یہ کرم و مہربانی ہے پیر کی کہ ان دو منازل میں مرید کو لگاتے
رکنا ہے تاکہ اس حقیقی و امتداد میں نہ تم رہے۔ ایک منزل میں قید ہو کر رہ جاتے
کیونکہ یہ نقصان کا باعث ہے پس فراق و وصال مسلسل ثابت ہو گئے۔

نکتہ ۱۴۔ بزرگوں کی روحوں کے حاضر ہونے میں اتنی قوت ہے کہ اسے کیونکہ یہ بھی قید
ہے مقصود سامنے ہے اور کلام روحوں کے ساتھ جو صادر ہوا تو وہ بھی وعدہ نصیحت راہ
حق کے مترادف ہو گا کہ اس میں سب متائد حاصل ہو جائیں گے اور یہ جانے کہ یہ
وقت ارواح میں ہے سے حاصل ہونے اور اس کی رہنا کا سبب ہے یا یہ جانے کہ اگر
رمول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام باب و دلوں کو دیکھے تو یقین سے جان لے
کہ بیرون کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔

نکتہ ۱۵۔ ہفتخبری چلنے کے بعد اس بات پر مقرر ہو چکا تھا کہ جو دل چاہے کرے کوئی
رکاوٹ نہیں کیا غار کیا اس کے علاوہ نہیں اس وقت بہت ہے دشمن دوست کے حق
میں اچھا برا کہنے سے زبان بند کرے اگر کرے تو کوئی غارت نہیں اور کوئی
انتہا نہیں نہیں اللہ حق کیونکہ جو جانے گا

نکتہ ۱۶۔ اگرچہ اس زمانہ میں بہت سی مسیتیں ہیں تو مصیبتوں سے زیادہ قوت والا
کلبان و محافظ ہے تم میں کرنا چاہیے۔

نکتہ ۱۷۔ اور سکھوں کا ہے رعب گرد و فرعون سے زیادہ طاقت نہیں رکھتا اور فرعون
نے باوجود حضرت کا دشمن ہونے کے ان پرورش کی پس کافر و فاجر لوگوں کے

کرتوں دل تنگی محسوس نہیں کرنی چاہیے۔

یہ سلوک مستحسن نہیں ہے۔ تمام لوگ حصول قربان ہیں جب پیر توحید کے بعد سندھ میں داخل فرماؤں گے۔ کسب کا حکم دیتے ہیں کہ ہر وقت اسی خیال میں رہیں اور ہر لمحہ میں غوطہ زنی کرنا ہے جب تک غوطہ نہ بنے جواہر ہفتہ نہیں ملے گا۔ ہے کہ وقت مقررہ کر کے چھاپنا کہ پیر توحید میں غوطہ نہ ہو جائے۔ غوطہ زنی کرے اور اس طرح محو ہو جائے اور نہ توجہ بر علیہ السلام سے فرمایا لیکن اللہ وقت لا یستغنی فیہ ملک معزوت ولا نبی عن عمل ہی حالت تھی اور اس کے لئے اوقات مقرر کرتے تھے اور اوقات کے تعین کا اصول ایسے ہے جیسے کھانا کھانے کا شعبہ وقت ہو جب کھانا ہے تو تمام رات اور دن سکون دل حاصل ہو جاتا ہے پھر سمجھ لے۔

نکتہ :- یہ لشکر دشمن و پروردگار حضرت محبوب ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار فناء کا ہے تین شرطیں لازم ہیں اول پاکیزگی کا دھیان رکھنا پکانے میں دوسرے نماز کا دھیان رکھنا اور تنگی پر مائل ہو سہرے دھیان میں کو اس طرح دے کہ جو کے نہ رہیں اور سیر ہو جائیں۔

بیان چند عمل جو کہ ان جناب اقدس کا فائدہ ہیں :- جانا چاہیے کہ چھاپنے کی طرح ہیں اور معرفت شہد کی طرح ہیں چھاپنے سے شہد کو ہاتھ سے نہ دے کیونکہ قصور اصلی و اہم معرفت ہے اور جب پہلی چیز شہد میں کتنی تو چھاپنے سے حصول میں کوئی مشائقہ نہیں اور باوجود شہد کے بعض صورتوں میں چھاپنے کی ضرورت ہوتی ہے پس کمال یہ ہے کہ یہ جی موجود ہو۔

نکتہ :- پیر کمال بچے مرید کو سلوک کی تمام منزلیں ملے کر اکہت مہربان تک پہنچاتا ہے کہ خود ہمت نہ بھان جاتا ہے پھر واپس لوٹا کر اس جگہ تک لے جاتا ہے جہاں سے سلوک شروع کیا تھا اس جگہ آتی تھی اور عبد کو عبد جانتا ہے خلقت کی درجہ بلکہ رویت کے لئے جو کہ بندگی میں ہے۔

نکتہ :- طالب کو چاہیے اپنے پیر میں خود کو فنا کر دے جب فانی ہوا تو خود پیر میں گیا ہے نفس کو کوئی غلبہ نہیں کیونکہ جو کچھ کرنا ہے پیر کرنا ہے مرید درمیان سے حل کیا۔

نکتہ :- فقیر نے کہا قاصد اس گھر میں غار دیا کنارے جاتا ہے اور کاندہ اٹھا کر تم کر سکو اس بے کنارہ سمندر کو ہم نے نکال کر حطایا اور اس کا لٹک کر دیا۔

نکتہ :- اَلَّذِیْنَ یَاْمَنُوْنَ فِیْنا لَنُجْزِیَنَّھُمْ سَلَامًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَعَ الشَّخِیصِیْنِ وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو مرشد کی ذات میں فنا کر دیا ہر صورت بخش کئے جاتے ہیں خاص طور پر ان کو معرفت کے راستے ملتے ہیں اور وہ لوگوں پر احسان کرنے والے ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے جان کو خدا کر دیا وار مرشد میں محو ہو گئے۔

دوسرہ :- آپ کو ادب میں بسینین لہمیان سکھ ہو جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو جب طالب مرشد میں فنا ہو جائے اس حالت میں مرشد خادم ہو جاتا ہے اور طالب خدمت لینے والا تم اس وقت اس راہ میں فنا ہو گئے تمہاری فکر فی ہرگزوں کو ہے کیا امور ظہری اور کیا امور باطنی اور دشمنوں کی فکر ہرگز خود نہ کرے اس طرح غلبہ ہوں گئے کہ گایوں کی طرح ذبح اور کشت ہو جائیں گے۔

نکتہ :- ہر مرید کے لئے حسی کا اختیار مرشد ختم کر دے اور نہ رہنے دے اور اپنا

اختیار عطا کر دیا اور تو اس شخص کو خوشی و فرحت

برابر کوئی خوشی و فرحت نہیں ہوتی اور یہ لوگ ہر
کے ساتھ کرتے ہیں اور اس نعمتِ عظیم کا شکر ادا نہیں کرتے
شخص کو اختیار نہیں دیا اور مرشد پاک صاف اپنا اختیار بخش دیا ہے
ہمیشہ و دام خوشی ہوتی ہے اور یوں ہی بیان کیا گیا ہے

نکلتے ہیں بزرگوں کا طریقہ و مسلک بھی پر دے میں تمام پھیلان کا مال ہم
شخص کے ساتھ اس شخص کی سمجھ اور مرتبہ کے مطابق عطا کرتے ہیں
اصل حال سے ایک ذرہ بھر بظاہر نہیں کرتے اور ہم ان سے لائے اور اپنے مریدوں کے
ساتھ بھی ان کی کتاب طبع کے مطابق عطا کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ سے لائے

نکلتے ہیں دوست دوست کی عادت کو بڑھ کر رکھتا ہے جو کہ بہت بہتر ہے اور خوا
عادت کی دو قسمیں ہیں ایک خاص اور دوسری خاص خاص لوگوں اس کی طر
حاضری میں حضور خدا میں رہنے کے مرتبہ تک پہنچاتی ہے اور خاص خاص لوگوں کو میں
حضور میں پہنچاتی ہے اور میں اصل میں چٹائی درخت اور آہ ہے اور یہ بے آبی اپنے مرتبہ
کو جانتے اور پہچانتے ہیں ہوتا ہے نہ کہ فراق کی وجہ سے اگر کوئی کہے کہ اس منزل
میں خود خدا ہے اور آبی و درخت سے پاک ہے یہ سمجھنا ادنیٰ ہے اگر خدا کو بے
آبی ہوئی تو اپنی خدائی صفات کو ہم کو ظاہر نہ کرتا فلاں شخص اپنے پیر کی رہنمائی
راستی ہے اپنے دل کو خوش رکھتا ہے اور اپنے دل سے دوسرا کو نکال دیتا ہے کہ خوا
تلاش کرنے والا ہوتا ہے اور خود تلاش کرنے والا پائے والا ہوتا ہے جب فلاں شخص
نے دو جہان میں فقیر کو اختیار کر لیا فقیر نے بھی اس کو اختیار کر لیا اور ہم فقیر لوگ

تائی اور عزت بے پروا ہوتے ہیں اور فلاں چند طاہر برائے (خدا شامی) اپنے
بہت ہم نے آگاہ کر دیا۔

موسمِ طہیر کی طرف متوجہ ہونا مال کی دولت کا ثلث و ثلث ہے اور طرف کو کسی بھی
دعوتِ دور و غفلت میں کئی جانتے کہ اس میں حق کو جاننا اور دیکھنا ہے اور
مالک کو چاہیے کہ ہر دفعہ پڑھنے کے بعد اور ہر مجلس کے بعد کہی سے اپنے یا اس میں
بیٹے یا دنیا کے سرور کی کام میں مشغول ہو اگر چند ہر کام اور کلام کے اگر یہ
آیت پر ذکر کی بات کی پڑھتے تو تمام دنیاوی کلام پر کیا ہو ختم ہو جاتا ہے اور اس
کی بجائے عبادت برائے خدا ہو جاتی ہے آیت کہ سر یہ ہے عجب خان و چنگ و بٹ
البرکت عطا یصلون و صلح علی النعمان والحمد لله رب العالمین اور اس کے
پڑھنے سے حارف و مالک کو شکر ادا کرتا چاہیے ہر تین مقامات کی وجہ سے فنا فی اللہ و
فنا فی رسول اور فنا فی الشیع اور اس بعد کو قیمت جاننے والے ان جناب پیر
صاحب کے کہتی اس بعد سے واقف نہیں پیر کے فضل و مہربانی سے عطا کیا گیا ہے
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

نکلتے ہیں نفس چار قسم کا ہے ایک داغ میں اور ایک دل میں اور ایک پتہ میں اور ایک
جگہ میں جس کو ہندی میں ہاں کہتے ہیں یہ تینوں چور ہیں اور وہ بادشاہ تاد تیکہ یہ تینوں
اس کے مغلوب و تابع نہ ہو جاتیں بادشاہ کا حکم جسم کے شہر میں نافذ نہیں ہوتا ہر غیر
خیال جو برپا ہوتا ہے وہ نفس سے ہی ہوتا ہے جو کہ دل میں ہے جب ذکر حق تعالیٰ
اور مرشد کی صورت دل میں قرار پکڑ جاتے تو چور بھاگ جاتا ہے اور مغلوب ہو جاتا ہے
اور وہ چور جو پتہ میں ہوتا ہے اس سے غصہ، حسد اور کینہ پیدا ہوتا ہے جب رحمت مر
کی دلہ داخل ہو گئی یہ نا پسندیدہ خصلتیں جاتی رہیں اور وہ نفس جو جگہ میں ہے اس سے

عرصہ وغیرہ ظاہر ہوتی ہے جب ایمان نذر آگیا تو یہ سب غائب ہو گیا۔
اس کے بعد ہم کا شہر آباد ہو جاتا ہے اور بادشاہ کا حکم جو دہان میں ہے اس کے مطابق
جاتا ہے۔ سالک اس حکم کا محتاج ہے اور عارف نہیں۔ لہذا وہ اس مقامات سے گزر
چکا ہوتا ہے۔

تذکرہ - معرفت دو قسم کی ہوتی ہے اول عینی برک عالم شہادت سے ذات فارغ ملنے
خدا تک پہنچتی ہے اور دوسری معرفت حالی اور یہ پیر کی بخشش پر موقوف ہے اپنا
اپنا جلوہ کرنا کمال ہوتا ہے یہ چاہت اور چیز ہے بلکہ اپنے تئیں مشہور کرنے کا سبب
یہی ہے۔

نکتہ ۱۔ اگر طالب انہی کے متعلق عرض کرے کہ یہ کام ہو جائے تو اس پر اعتمادی اور بے ادبی بھی شامل ہے کیونکہ اس نے اپنی خواہش کو یہ کی خواہش کہ یہ کی خواہش سے افضل ہوتا اور علم کے لئے جوئے کا تعلق جناب پیر کے ساتھ کر دیا اور یہ کفر ہے۔

نکلتے ہیں۔ یہ سب یہ کہیں سے ہیں کہ وہ بھی غرور ہو گا تو اس میں داری سے یا باپ کے
تعلق سے یا دادا اور اوپر کی نسبت سے یا ظلم و ستم سے یا اپنی موجودہ حالت سے یا ظن کی
روا اس پر متکشف نہیں ہو سکتی اگر وہ جانتے تو مرنے کے بل کر مارتے اللہم ارحمنا

نکیتہ :- جو کوئی مرشد کو ایک رب کی حیثیت سے جانتا ہے تحقیق سے خدا کو پہنچا دے وہ سب کی نظر میں پسندیدہ ہو جاتا ہے اور اسے کوئی خوف اور وحاس نہیں ہوتا۔

نکیتہ :- اللہ کی ذات کا صورت و شکل میں ہونے کا تکلف کرے لیونکہ یہ افضل ہے اور اللہ کی ذات سے صورت میں آنے کا تکلف نہ کرے لیکن اگر خدا کی ذات غلبہ کرے۔

لکھتے ہیں کہ کسی کی دل آزاری کا سبب : جو تو اپنے پیر و بزرگ سے اور اسی پر قائم رہے کیونکہ یہ فخر اس صاحب کو دور کر دیتا ہے اور باقی نہیں رہتے ورنہ اور ہر مقام پر حرج کرنا ہے جسے فخر سے حاصل ہوتا ہے اور اگر کو ہر وقت اور ہر حال میں لازم ہو گئے۔

نکستہ۔ ہر شے مقصود اور موقوف اس بات پر ہے کہ ہر کچھ پر حکم دست خوشی و فرمت کے ساتھ اسے بچالائے اور دل کو ایسی خوشی پہنچائی ہے کہ اس کے مقابل کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ جب ایسا ہو گیا تو اعلیٰ مقصود اور مطلوب کو پالنے کا سب کچھ یہی ہے اور وہ مہر سب باتیں فضول اور اس سے کمتر ہیں۔

نکتہ :- ہمارے بزرگوں کا مقصود مطلوب فقر ہے جس کو چاہتے ہیں فقر سے بہر
یاب کر دیتے ہیں اور جس کو نہ چاہا اسے بہرہ یاب نہ کیا اس شخص کے حق میں جو کچھ چاہا
اس کی جان کی حفاظت کرتے والے ہو جاتے ہیں اور صاحب فقر شخص سامان دنیا کو
محض خیال اور بے حیثیت جانتا ہے اور اس سے پیار بھی نہیں رکھتا سوائے حصول
فقر اور فقر کے مرتبہ پر پہنچنے کے اور باوجود اسباب کے ہونے کے اور عدم تعلق دل
کے اسباب و نہایت کمال کی بات ہے ظاہری اسباب کے بغیر فقر کو پہنچا جائے اور
ہمارے بزرگ باوجود اسباب ظاہری کے فقر کے کمال کو پہنچے ہیں مگر ان میں سے بعض
انہوں نے ترک اسباب ظاہری بھی کیا میں طرح کہ حضرت میراں جی رضی اللہ تعالیٰ

عشر وار ص ۱۸۰

نکستہ: ہر شخص ہم سے کچھ نہ کچھ چاہتا ہے کوئی ولایت اور کوئی دوسرے مطالب اور غلوں نے ہم سے نہیں مانگا ہے اور کچھ نہیں چاہا۔

نفل ہے :- ایک طالب آتے وقت میرا ہاتھ دیا۔ اس کے حال میں خدا پر کشور کی نہائی اپنا ایک فنکار لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ میں نے اس کے کمال کو دیکھ کر حیرت میں آجھ پڑا۔ اس نے اس کے حوالے سے کچھ باتیں کہیں۔

فہم کے بنانے والے کو دکھانا اور وہ ستر ہے یا اب اس کے پاس ہے۔

مرید ہے اس نے کہا کہ اس نے غور نہیں جانتا ہے کہ وہ فنکار کیسے سکھاتا ہے اس کے جواب میں اس کا منہ بند ہو گیا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ وہاں پہلے پڑے۔ حضرت شکر علی کے پاس پہنچ گئے اور کہا کہ میرا پیر ہے جو چھ فہموں کا فانی ہے۔ پھر حضرت نے اس فقیر کو آغوش میں لے لیا۔ اسی صاحب کشف ہو گیا اور اسے بہرہ یاب کیا۔ اس نے عرض کیا مجھے اپنا سرہ کر لو میں خود مرید ہوں انہوں نے فرمایا سب اس صاحب اقدس سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ تو اپنا اعتماد اپنے پیر پر منسوب رکھو اور اس کا چہرہ کسی لائق فائدہ سے نہ قہا۔ بیعت کر لیا اور جو کوئی ان صاحب کا مرید ہو جائے اور اسے کسی دوسری جگہ جاتے نہیں دیتے اور وہ صاحب نام یہ صاحب دوسرے تمام اولیاء پر غالب ہے اگر ان صاحب کے مرید لوگ خود ہاتھ نہ بھڑاتیں اگر مرید کو اتنا اعتماد بھی نہ ہو تو بائیس ملکا اگر دھتکار دیں تو کوئی اس کا مقابلہ کرنے والا نہیں۔ ملکا مولے اس صاحب کے سامنے ہونے لگے۔

نکلتے :- دعاؤں اور اوراد کی قسمیں تیر کی مانند ہیں جو نصیبت کو اپنے عاملی دور کرنے میں شرط یہ ہے کہ پیر دعاؤں خوشی سے مرید کو حکم فرمائیں یا مرید جانتے کہ اگر میں اس عرض کروں گا تو خوش ہو کر اجازت دے دیں گے اگر مرید خود بخود عرض کر کے اجازت لے لے تو کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ اس جرات سے پیریز کرنا چاہیے کہ یہ بے ادبی ہے۔

نکلتے :- کس طرح نصیر اگرچہ کافر بھی ہو اسے کشور ہونے میں اس کا کفر رکاوٹ نہ بنے گا کیا مقام ہے کتاہ کا اور تمہاری سیر میں طاقت بھی چاہیے اور قات کی سیر کشور۔ مدد کے سیر حاصل نہیں ہوتی اور فرشتے ان کو اپنی نسل و جنس کہتے ہیں اگرچہ سیر کے لیے جاتے ہیں۔

نفل ہے :- دو شخص ایک دلی اللہ کے پاس آئے ایک نے ان کی خدمت میں نیاز پیش کیا اور ایک دور کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ میں اپنے سر کی نیاز دیتا ہوں اگر قبول کر لیں۔ اس دلی اللہ نے فرمایا کہ میں انیادی نیاز کا محتاج نہیں ہوں آہم نے تیرا سر قبول کر لیا۔ دو شخص اپنے اعلیٰ مقصد کو پایا۔ پس اس راہ میں پہلے قدم پر اپنے سر کو ہاتھ سے دینا چاہیے تاکہ طریقت میں قبول ہو ورنہ نہیں۔

نفل ہے :- ایک مرید غسل میں دو روٹیاں لے کر جا رہا تھا اس نے دیکھا کہ ایک کتاب اپنے اوپچوں کے ساتھ اس جگہ بھوکتی، صبر ان ہو کر آسمان کی طرف منہ کئے ہوئے ہے اور رو رہی ہے۔ اس مرید کے دل میں آیا کہ یہ دو روٹیاں اس کتاب اور اس کے بچوں کو دیتا ہوں۔ اس نے دے دیں کتاب اور اس کے بچوں نے کھائیں اس فعل کے ساتھ ہی اس مرید کے باطنی پردے دور ہو گئے اور کشور راز کی منزل اسے نصیب ہو گئی۔

سیان کیا جاتا ہے :- ایک طالب حق ایک بزرگ کے پاس گیا اس نے فرمایا کہ تیرے نصیب میں فلاں جگہ ایک موہنی ہے جو پردے جو توں کو گھاتھتا ہے اور بیوقوف جوڑ لگاتا ہے۔ وہ طالب کیا اسے بازار میں پایا۔ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اسی دوران ایک سپاہی نے آکر کہا تیار ہے بکڑ لے۔ چند لافیاں تاقی بے فکر ہو کر اسے اردیں۔ اس

طالب نے اپنے دل میں خیال کیا کہ عجیب ولایت رکھتا ہے کہ اس کو جو شے چاہے وہ جوتے سینے والا ہے اس کے دل کی بات جان کر کہا کہ وہ اس کو اپنے دل میں اس کے اس حوصلے سے اس کے دل میں تسلی ہوئی ہے اس کو اپنے کمرے آیا اور اپنی عورت سے کہا کہ یہ ہمارا بھان ہے اس کی خدمت کر اس عورت نے بھی چند ضربات ڈنڈوں کی لگائیں۔ پھر وہ طالب تیراں و پریشان ہو گیا اور اس کی بیوی نے گھٹیاں دینا شروع کر دیں۔ اس سوہی نے بھان کو ایک مسجد میں نہرایا اور رات کو روٹی کے کچھ ٹکڑے لے آیا اور بھان نے کھائے اور کہا کہ اپنی عمر میں نے اتنی مزیدار کوئی چیز نہیں کھائی۔ جب تقریباً نصف یا نصف رات گزر گئی، سوہی پھر آیا۔ بنامی لباس پہنے ہوئے آیا اور وہ مرید حیران رہ گیا کہ ایسا لباس و طاقان نہ امیراں کو اور نہ بادشاہوں کو پہننے دیکھا ہے اس مرید کو کہا کیا چاہتا ہے اس نے کہا حضرت محمد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت چاہتا ہوں اس کا ہاتھ بڑا کر مجلس اقدس میں حاضر کیا اور ہر وقت اس کے حاضر ہونے کی عرض کی جب مجلس سے واپس آیا اور سوہی کے کمر میں جا کر سویا تو دیکھا سوہی کی بیوی صاحب حالت کو گھٹیاں دے رہی ہے اور کہتی ہے اسے کم بخت تیری ماز قضا ہو گئی ہے اور پگھلا دودھ پنی کیا۔ جب مالک نے یہ حالت دیکھی اللہ تعالیٰ جہان کے مالک سے عرض کیا میں طرح ہم بندوں کو آنکھیں بصیرت کی عطا کی ہیں تو اس عورت کو بھی دیکھنے دلی آنکھیں عطا کر اسی وقت دیکھنے لگی۔

نکتہ :- اور جب اللہ تعالیٰ کی ذات میں سکون دل حاصل ہو جاتے اس کی حفاظت کرے کہ اس سے بہرہ آئے۔

نقل ہے :- ایک شخص تھا جو غار و دھواں کا عادی نہ تھا اور تمام کشتہ کرتا تھا اور ایک

محب مال شخص سے دلی لگا رکھتا تھا جب اس کا رخا سے رحلت کر گیا تو اس کا دل بھر مقبرہ و کسیرہ کٹھنوں سے بھرا جب اللہ تعالیٰ کے لئے کر آئے اور عرض کیا کہ اس بندے نے ایک نیکی بھی نہیں کی ہے حکم ہوا اس بندے کی نیکیاں میرے پاس ہیں تمہیں ان کی خیر نہیں اور سے مراد قلبی و حقیقی فائدہ میرے پاس بندے کو بہشت میں لے جاؤ اور اس کا ظہری املاہ دودخ میں ڈال دو۔ انہوں نے ایسا کیا۔ میں بٹنا چاہتے دلی مل اتنی بزرگی کا حامل ہے طالب کو چاہتے کہ اس سے ہرگز عاقل نہ ہو اور ہاتھ سے جانے نہ دے کیونکہ ظہری اعمال ان کے مقابلے میں بے مقدار و ناچیز ہیں۔

نکتہ :- ہمارے پیر صاحب شاہنشاہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے دنیا میں رہنے کے دوران اپنے آپ کو بزرگوں کا جھاڑو سمجھتے تھے اور باپ دادا کے آستانہ کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتے تھے محض بزرگوں کی خاطر کہ یہاں آرام فرما میں اور دوسری کوئی غرض نہ رکھتے تھے اس کا علم دنیا محض اس خالصہ کو تعلیم و تقنین کرتا ہے اور جو کوئی ہمارا آدمی اس خدمت پر امور ہر وہ خود بخود ایسا جان لیتا ہے۔

نقل ہے کہ :- مقرب فرشتوں میں سے ایک کو کسی طرح خدا کی طرف سے بلایا گیا تو جواب میں اس نے کہا تو تو ہے اور میں میں ہوں۔ غیرت کی نظر اس پر پڑی اور اس کے پردہ بال مل گئے۔ بارہ سال اسی حالت میں ایک جگہ پر گرا رہا بعد میں ہوش سنبھلا پھر خطاب ہوا تو پھر وہی پہلا جواب دیا غیرت کی نظر پھر لوٹ آتی پھر اس کے بال و پر مل گئے۔ یہاں تک کہ تین دفعہ یہ جہرا پیش آیا۔ بعد میں حکم ہوا کہ مرشد پختہ دیا کے کنارے ایک دلی اللہ کو دیکھا خاص کر اسے ہی مرشد بنایا۔ کور سے ہوتے حالات عرض کئے۔ دلی اللہ نے کہا اگر پھر یہاں آتے تو کہتا تو قادر ہے اور میں

عاجز ہوں اور کچھ ہستی نہیں رکھتا اپنے کل کو اسی غصوں سے لایا اور جس کو
تعلیٰ کی جانب میں بلند رہتا ہو کیا پس جانتا چاہیے کہ بغیر رشد و قیام اس کی کل ہوتی
مکن نہیں ہوتا اگرچہ اس کی طہیت و نظرت پاک ہو۔

نکتہ در بیان صورت حقیقی جو کہ اس سے قبل بیان ہوئی اور اس صورت
کی قادر ذات۔ جب قادر رب تعلیٰ کی ہمت جوہر اور حواس سے وہ جوہر ہوتا ہے وہ اس
ضرورت کے قلب میں ہوتی چاہیے کہ اپنے ظہر و باطن کو بہت ہی لطیف جانتے اور بدنی
کثافت کو اپنے آپ سے دور رکھے اور ذات خدا سے قادر کو سمندر جانتے اور شمار کرے
اور تمام عالم کو سولے خیال کے کچھ نہ جلتے اور اپنی نظرت سے بھی دور کر دے تاکہ
مشاہدہ ذات باری تعلیٰ صبر ہو اس صورت میں کچھ بھی نظریں نہیں رہے گات خود نہ
دنیا اور اگر تو کہے تو ذات خدا سے قادر بھی نہیں نہ رنگ رکھتا ہے رنگی اور یہ بھی
نہیں کہا جاسکتا کہ دنیا کے تمام رنگ اسی ذات قادر سے آتے ہیں اور بے رنگ کیسے
کہا جاسکتا ہے اور اس کے تمام رنگ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں اس سے دور رہ کر
فرق کر جاتے ہیں اور ممتاز ہو جاتے ہیں اور ہر ذات کی طرف رجوع کرنے والے ہو
جاتے ہیں و جو کہ ہر اور مثال کے مفہوم میں آتا ہے پھر اس جگہ غیر ممتاز ہو جاتے
ہیں اسی قادر خدا کو رنگ دار کیسے کہا جاسکتا ہے اور بے رنگ بھی کیسے کہا جاسکتا ہے
اور ہر رنگ اور ہر صورت اس ذات باری سے حاصل ہوتی ہے اور اسی کی طرف رجوع
کرتی ہے اور اسی درجہ پر ثابت رہتے ہیں جس طرح کہ لڑکپن سے جوانی کی صورت
آتی بعد میں یہ چلی گئی اور بڑھاپے کی صورت آگئی بلکہ ہر وہ حد و مثال میں ہر لمحہ بدلتا
رہتا ہے اور ہر نفس و ہر صورت میں نئے نئے رنگ سے ظہر ہوتا ہے یہ سب صورتیں
ذات تحت یعنی قادر خاص میں ثابت و قائم ہو جاتی ہیں۔

نکتہ۔ جب اپنی حقیقی بنیاد طالب میں موجود ہے اور اس کے سبب وہ طلب
وصال کرتا ہے اور فراق جو پیر سے رکھتا ہے۔ فراق اس وصال سے لاکھوں درجہ بلکہ
اس سے بھی زیادہ بہتر ہے اور اگر اپنی حقیقت اپنے اندر موجود ہے اور وصال ہو جاتے تو
یہ ہر کو اچھا نہیں اور سب سے اچھا پیر کی رضا ہے اور تمام مراتب اس سے نیچے جاتے
کے ہیں۔

فرد۔ فرق دو مال کہا پیشیت رکھتے ہیں۔ نکاتے دوست طالب کر کہ حیف ہے کہ
اس سے اس کے بغیر شمار کی جاتے۔

جب پیر کی ہر بانی سے طالب کی ہستی بالکل ختم ہو گئی تو اس وقت اپنا آپ مشاہد کرتا
ہے بلند سالانہ ہوتا ہے دوسرے محضوں میں ہی کرنا چاہیے تاکہ لذت نہ کر سکے
کیونکہ یہ دوستی کا خفا کرنا ہے اور خائیں کا دھوکا۔

نکتہ۔ توحید کی منزل میں پہنچنا ہونا چاہیے کہ اپنے جسم کو پیر کا جسم سمجھے اور روح
اور تمام حواس اور اعضا کو بھی چاہے ظاہری احوال چاہے باطنی بلکہ یہ جانے کہ جو کچھ
اپنے تئیں میں جانتا مشاہد غلا تھا یہ محض پیر تھا اگر کوئی جانے کہ یہ پشم ہے جب حقیقت
ہوتی تو پختہ تھی وہ یہ ہے کہ یہ جان کیا دل تھا اور غلطی پر تھا۔

نکتہ۔ اگر دو قسم کا ہوتا ہے ایک آسانی سے اور مشکل سے اس کو اچھا لگا تو بجا لاتے
ہیں اور اسے نہیں اور ان حساب کا مشرب مشکل کام کو بہت خوش ہو کر قبول
کرتے ہیں اور عمل بجا لاتے ہیں بہت زیادہ رضا کا حصول ہوتا ہے اس لیے خوش
ہو جاتے ہیں اور جو کوئی جان کیا کوئی مشکل اسے پیش نہیں آتی سب چیزیں آسانی اور
طبیعت کے مطابق ہو جاتی ہیں۔

نکتہ ۱۔ ہر نیا محل جو پہلے آتا ہے اور پستیدہ گی ہو یا پتہ نہ ہو۔ اس سے زائد
 علیحدہ کر کے آپ کھانے سے پہلے اپنے پیروں کو دھو کر اور کھانے کے بعد
 لوگوں کو دے کہ یہ کام بہت سے اصحاب کی رہنمائی و خوشی کے لئے ہے۔

نکتہ ۲۔ اگر طالب کو سوز و شوق اور رقت ایک ماضی بھر کے لئے اپنے پیروں سے ملانے
 جائے تو بہتر ہے اس جہان کے لاکھوں سالوں سے کیونکہ یہ مقام فتح اقلانے کا ہے
 ورنہ جہان مملوں کا نتیجہ ہے۔

نکتہ ۳۔ حضرت پیر میراں رافی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہری شرب یہ تھا کہ جو کچھ
 خرچ کر دیتے تھے اور جو چیز گھر میں ہوتی تھی اس کے ساتھ ہی ہر ایک سال گزرنے کے
 بعد حکم دیتے کہ جو کچھ گھر میں ہے اسے لوٹا دو۔ اور کبھی عمدہ لباس پہنتے تھے کبھی کم
 قیمت اور کبھی مادہ لباس کبھی عمدہ کھانا کھاتے تھے کبھی اس کے برعکس اور ہمارے
 پیر صاحب کا طریق یہ تھا کہ بہت کچھ بھی رکھتے تھے لیکن پمپا کر رکھتے تھے اپنے
 پاس بھی رکھتے تھے اور گھر میں بھی اپنے کی چیزیں علیحدہ علیحدہ رکھتے تھے اور اس
 عاجز کا شرب ذات اقدس پر نمودار ہے۔ حضرت سیف الرحمن رافی اللہ تعالیٰ عنہ و
ارماتہ کے مرتبے کا بیان۔ جو شخص حق کی ذات تک رسائی پائے تو شوق، طلب،
 ہمت اور پیر کی وجہ سے ہے خاص طور پر حضرت شاہ سیف الرحمن رافی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے نوادش کی ہے اس پر اور خاص مقام ظہور عطا کیا ہے اور ان کی ذات شریف
 کا طریق ایک عنوان (طرح) کا نہ تھا کہ شمار کیا جائے اور محسوس کر سکیں اور جو کچھ
 زبان سے کہہ دیتے خواہ خوشی سے یا غصے سے یا خوشی طبع سے فوراً ہی کچھ ہو جاتا تھا اور
 اس کی کوئی پرواہ و فکر نہیں کرتے تھے نہ اس پر خوش ہوتے تھے نہ ناراض اور باہن
 و ظہر کو اپنی خاطر متدس میمانہ لاتے تھے اور نہ اس پر اسید رکھتے تھے کہ کوئی قید و

میدہ۔ حق اور نہ رکھتے تھے اور چونکہ شربت ظہور کرامت اپنے حوصلہ سے آپ سے باہر
 نہیں آتے تھے مرنے کی صفت کے فاضل۔ نیاز و عاجزی جو انتہائے کمال کو پہنچی ہوتی
 فی غیر کا دعواں آپ کی خاطر شریف میں نہیں کرنا تھا کہ کوئی رکاوٹ ہے یا نہیں
 کسی کا خوف نہیں یہ کیا قاعداں و باہن ایک غنائیک ہی ہونے کا اظہار ہوتا تھا
 دوسرے کلا آپ کی طبیعت میں ڈر نہ تھا اور خبر کرامت اور عدم ظہور رکاوٹ نہ
 بنتے تھے۔

نکتہ ۱۔ مرید کو چاہیے پیر کے سامنے آپ اپنے تئیں نف کی طرح جانے اور خاص
 مقام پر ہونے میں کٹاؤ کی انگلی وصال و فراق و غم و خوشی کہ سب میں وہ خود ہے کوئی
 جرات دفع کرنے اور کھینچنے میں کبیدہ، غلطی کو اپنے اندر داخل نہ ہونے دے اور
 ہمتبران علیہ السلام، اولیاء کرام جو کہ بلند مرتبے کو پہنچے ہیں محنت و مشقت
 برداشت کرنے اور مشکلات اٹھانے پر اس لیے راضی تھے کہ سب میں ذات خدا کی
 ہے۔

نکتہ ۲۔ حظ کی دو قسمیں ہیں حظ نفس اور حظ روح، حظ نفس عامہ خلقت کے لئے
 پسندیدہ غذا کھانا پینا اور عمدہ لباس پہننا اور خوبصورت مورتوں سے صحبت کرنا وغیرہ
 ان کے جانتے ہیں یہ حظ بادشاہوں کو جب تک اپنے نفس کے حظوں کو چھوڑ نہ دیں
 اپنے دل کو راہ حق پر قدم اٹھانے کی جرات نہیں دے سکتے اور سالک کا حظ جی کرنا
 ہے اپنے دہد میں اور کوشش کرے کہ اس میں کوئی حصہ نہیں اور روح کا حظ کرامت کا
 ظاہر کرتا ہے چاہیے کہ نہ کرے۔ روح کا اس میں کوئی حصہ نہیں اور روح کا پہلا حظ
 یہ ہے کہ حق کی طلب کی خواہش پیدا ہوئی تو اسی عادت کو اپنا لیا اس کے بعد پیر سے
 ارشاد پاتا اور جب بدرجہ ہوتا ہے اور اس حظ پر خوشی روح کو ہوتی ہے اور روح کا اعلیٰ و

کسل حلقہ ہے کہ اللہ و قلیتہ شور و غلہ

آبے میں ڈوبا ۔۔۔ روپ بخش پلیر کی خاطر

روز کے ساتھ ساتھ ملک ہے بدلتا

تکبیر: ۱۰۰ تکرار کر، خود را در کے ڈایم چاند پروردگار سے

تہ ضرورہ۔ لازم ہے اور اس وقت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ رفاہی کاروں کو

اَشْرَاءُ اَلْاِنْسَانِ مِنَ الْوَرْدِ اَلْيَا فُقَيْرُوں کا شہرہ یہ ہے کہ جب یہ لوگوں کو

کہنے والا نہیں کہ بیچے غدار ہیں۔

نکلتے ہوئے حکم کے مطابق کارخانے ایک حصہ کے لئے

در کوئی نقل میں ہے کہ کمال خوشی سے حکام اور فرزند نے ہر کوئی

طبیعت کے موافق نہ ہو۔ - فلاسفہ والائے زمانے نے بڑے بڑے اور عظیم الشان

حکم اپنے پروردگار کے لئے اور اس کی رضا و رغبت کے لئے ہے۔

شہداتِ نژادہ سے جانچ کر وہ کمالِ خوشی سے جہانِ افسانے میں اور محفوظِ نواں

۱۱) بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ دیکھتے ہیں اور محاورہ بہت سے دفعہ

۱۔ مظهر - مظهریں جلوہ میں آئیں، فریضہ جاری ہو جائے اور

خواب : مرغان پرور کیا اور ان کے پر ٹکڑے ہو گئے۔

مرکبات اور غذا اور کھری خانہ میں یہ نقشہ اور اس کے

سے منع ہے کہ کسی بھی طرح کی شے، چاہے وہ بھی وغیرہ بھی لیکن اگر تمہارا

اور اسی سے تیار ہو گئے اور جب ان کی قیود سب کچھ سمجھ لے کر وہ لوگ واپس آئے۔

نفس پسنیدہ مرید اور فاعلہ اثنائے دعا

وہاں سے اگر کسی اور شخص کی طبیعت دیکھی جائے تو اس کا اظہار کیا جائے گا

کہ نسبت اس طرف کہ وہی توں کہ یہ نہیں ہاں۔ قطارے ہوا کی طرح ہے۔

نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ان کے لیے جو کچھ ہے وہ ان کے لیے ہے۔

کچھ توڑ کر حواریوں کی شکایت و گزارش جو انہوں نے عوام سے کیا۔

حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ "میں نے اپنے تمام وقت اور تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ میری کتابیں اور میری تقریریں مسلمانوں کے دل پر گہرا اثر ڈالیں اور ان کے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کر دیں۔"

۱۔ مقدمہ : یہ کتاب دو حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلے حصہ تعلیم اور اس کی ضروریات پر ہے۔

شہرہ نامہ میں اس پاک قصبہ کی نہایت زبان پر لکھنے اور قصیدوں

اور ان کے لئے کہ وہ اپنی قوم کی اصلاح میں کوشش کریں۔

نے وقوع ہوا انتخاب پت بدائی۔ لے کی اور فیصلہ ہوا کہ پت بدائی

میں نے اس وقت تک اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی کہ وہ میری طرف سے

قبر کی اولاد کی دکانی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دکانی

۱۰۔ اگرچہ کہ یہ سب باتیں اس وقت کہیں نہ کہیں ہو چکی ہوں مگر اب اس قدر کہیں چاہتا ہوں کہ اس کی

... کو الٹا کر دیا ہے ...

میں نے اس کے بارے میں سوچا تو اس نے کہا کہ اس کے بارے میں سوچنا ہی نہیں چاہیے۔

دینی چاہیے۔

نکتہ ۱۔ بیان ساری و عیب پوشی ہمارے پیر کی۔ آپ سات کی عمر میں
کہ تھا ایک گل میں سے گزرنے کا اتفاق ہوا کہ ایک باحوت شخص ایک جگہ پہنچا
عورت کے ساتھ مباشرت کر رہا تھا۔ حضرت کی خدا کو دیکھنے دلی نظریں اس پر
پڑیں۔ اپنی پاک طبیعت خیال کیا کہ اگر اس کے قدم رکھتا ہوں تو یہ دیکھ لیں گے کہ
ہمارے فعل سے آگاہ ہو گئے ہیں اور اگر واپس جاتے ہیں تو یہی جان لیں گے کہ
ہمارے عیب سے مطلع ہو گئے ہیں اسی جگہ کھڑے ہو کر آنکھیں بند کر لیں اور دعا
شروع کر دیا کہ ہماری آنکھوں میں بیماری و علت ظاہر ہو گئی دونوں طلحہ طلحہ ہو
گئے اور جان گئے کہ ہمارے کلمہ سے آگاہ نہیں ہوتے اور نہ دیکھا ہے اپنی آنکھوں
کی بیماری کی وجہ سے اور ایک لہجہ تک اپنی آنکھیں دیکھنے پر ہرگز نہ کہیں اور اپنی
آنکھوں دوائی دلا کر کیا تاکہ ان دونوں کا گمان و ظن پٹ جائے اور نہ واجب ایک
مرتبہ حضرت پیر نے فرمایا کہ آنکھیں کھولو اسی طرح کیا بہت خوش ہو کر طلب
کیا اور اپنی آغوش مقدس میں لے لیا اور پردہ پوشی کے سبب بہت زیادہ مہربانی
کی۔ ہمارے حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ مجھ فقیر کو عطا ہوا اس وقت اور بعد میں اس
عمل کی قبولیت کی وجہ سے تھا۔

نکتہ ۲۔ اگر کوئی کلمہ سے توبہ کر لے تو اس کی توبہ کو قبول کر لینا چاہیے اور خوش
ظن سے مانا چاہیے کیونکہ قرب کے وسیلہ کو دے جاتا ہے۔

نکتہ ۳۔ دنیا میں خلقت کے تین گروہ ہیں ایک گرفتار کہ اگر خدا کی طرف سے اگر کوئی
تکلیف ہو تو یہ حمایت خدا ہو لیکن وہی تکلیف ان کے حق میں یعنی طبع کے موافق
ہو اگر کوئی بھلائی طلب کریں کہ مٹی قیامت جائیں اگر کسی نعمت کی درخواست کرے

موت سے پہلے اس سے توبہ کر لے تو اس کی توبہ کو قبول کر لینا چاہیے اور خوش
ظن سے مانا چاہیے کیونکہ قرب کے وسیلہ کو دے جاتا ہے۔
پائل ہوتا ہے تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے ان کو یہی بہشت ہے اور نہ را کردہ جو
اور نہ نہیں رکھتا کسی چیز میں اور کسی تشبیہ میں ہوتے ہیں تفریق میں اسی
میں غور جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور حالت عیب میں سب کو تفسیر ملتی ہے دیکھتے
ہیں کہ کوئی یہی وقت جاتے ہیں کہ وہ بادشاہوں کا ہے جو تمام خدائی مخلوق
خدا پر قادر ہیں قابض و مالک ہیں اور وہ پہلے گروہوں سے ہیں۔ ان کی تفسیر دل نہیں
بلکہ اس سے مراد نعمت باطن ہے۔ ہذا فرق نعمت باطن سے محروم رہنا ہے اور دوسرا
مٹی خالی سے مٹی خالی ہی نہیں تھوڑے سے استفادہ کئے ہوئے ہوتے ہیں اور تھوڑے سے
مکمل۔

نکتہ ۴۔ تعلیم کا مفہوم شروع میں دل پر وحی کا نازل ہونا ہوتا ہے اور منزل
توحید میں رہنے بات یہ ہے کہ اگر کام میں اللہ کی رضا ہو تو اپنے دل سے متوجہ اور وہ
جیسا اس میں ہے خیال جاتے اس پر عمل کرے پہلے پرتے کرے ہر خیال و اقدام
میں اپنے آپ کو اس اصول پر قائم کرے۔

نکتہ ۵۔ طہیں مرید پر بزرگ نور نازل فرماتیں چاہیے کہ اپنی بدنی قوت کو خوراک
سیب نہ جائیں بلکہ اس نور سے قوت یافتہ جائیں اور اگر طبیعت کسی کھانے کو چاہے یا
کھانا کھائے اور نہ چاہے تو خواہ مخواہ نہ کھائے اور بدنی طاقت کو نہ جانے کہ اس پر کوئی
بات موقوف ہیں اگر پیر چاہے کہ کچھ نہ کھلائے تو یہ گور نقصان نہ اٹھائے گا اس
عقیدہ پر اپنے حق مضبوط رکھے۔

نکتہ ۶۔ جب پیر نے مرید کو توحید پختہ تک پہنچا دیا اور مواتے عشق و محبت و

ملاں نہیں رہا مگر فلک سے کیونکہ میرے تئیت کے بہرہ
میری فصل بہت کی تو چند ٹوٹے تھے میری فصل میں مل گئے تھے۔ میں خود
میں تو میرے بھائی کے پاس رہتا تھا۔ میں جبکہ گیا اس شخص کی عمر تھی وہاں کے
اس نے اپنے غریب سے اہل بیت کے لئے کہا چند گندم کے دانے دے دے اگر اس
کے کھانے کے بعد کچھ نہ بھار دئی چکا کر بھی دے دیا کہ کچھ نہ بھار دیا تو اس کا گلا یوں
پکڑنا کہ دانے منہ سے باہر نکلے دے اس نے ایسا ہی کیا اس نے پانی پیا تو
جب منہ میں دانے بھا کہ کلاں بہاڑ غرق ہو رہا ہے اور اس نے خود اٹھ بیٹھ کر
جانے کی صورت لے چاک کر کے کھائی یہ وہی دانے تھے جو اس نے اپنے بھائی کے لئے
اور یہ تینوں بھائی الی اللہ تھے لیکن مسک لک کا عاجزی تھا اور اس بھائی میں
کسی کو دھم دہم نہ دیتا۔ اسے میں اسے جو مسئلہ بھی نہایت ہوتا ہے اگر میں نے
کثرت کا اظہار نہ کریں وہ اس بھائی کے لئے یہاں لکھنا نہ تھا کہ اس بھائی کو
پہلا ہے وہاں ملال کے کوئی یہ نہیں دیکھ دئی اور ملال کے وہ وہیں آتے ہی
مستزل اول کے کثرت کے حوالہ جواب آتا ہے جس جگہ اس میں کیا ہے یہ نہایت
کہ اس کا کیا مفاد تھا بھلا آتا ہے اور اس کی حق دہائی یہ ہے کہ ایک لمحہ میرے لئے
اس سے باہر نہیں آتا اور اس کے بعد دوسرے سے بے شمار حالات و واردات دکھائی دین
کے اور میں قدر یہ حالات زیادہ اور صحت میں کے بہت واپسی ہوں گے اور ان حالات
میں چاہیے کہ اپنے دل کے کھوڑے کو قابو رکھے اگر سب قابو ہو گیا تو پھر حکم کے تابع
نہ ہو گا۔

نکلتے ہیں چنانچہ اگر ولی اللہ اگر اس مقام پر پہنچا تو اس کا کھوڑا بے مہار ہو گیا تو
پھر ہرگز قابو میں نہیں آیا یا خود اس مواضع و پرچہ کچھ کے لیکن اس لئے یہ وہی سے باز
نکلتے ہیں۔ اور اس منزل عرض و درخواست و سواں و جواب بھائی پر صاحب کی ذات

نکلتے ہیں۔ اور اس مقام پر پہنچا تو اس کا کھوڑا بے مہار ہو گیا تو
پھر ہرگز قابو میں نہیں آیا یا خود اس مواضع و پرچہ کچھ کے لیکن اس لئے یہ وہی سے باز

نکلتے ہیں۔ اور اس مقام پر پہنچا تو اس کا کھوڑا بے مہار ہو گیا تو
پھر ہرگز قابو میں نہیں آیا یا خود اس مواضع و پرچہ کچھ کے لیکن اس لئے یہ وہی سے باز

نکلتے ہیں۔ اور اس مقام پر پہنچا تو اس کا کھوڑا بے مہار ہو گیا تو
پھر ہرگز قابو میں نہیں آیا یا خود اس مواضع و پرچہ کچھ کے لیکن اس لئے یہ وہی سے باز

نکلتے ہیں۔ اور اس مقام پر پہنچا تو اس کا کھوڑا بے مہار ہو گیا تو
پھر ہرگز قابو میں نہیں آیا یا خود اس مواضع و پرچہ کچھ کے لیکن اس لئے یہ وہی سے باز

نکلتے ہیں۔ اور اس مقام پر پہنچا تو اس کا کھوڑا بے مہار ہو گیا تو
پھر ہرگز قابو میں نہیں آیا یا خود اس مواضع و پرچہ کچھ کے لیکن اس لئے یہ وہی سے باز

نکلتے ہیں۔ اور اس مقام پر پہنچا تو اس کا کھوڑا بے مہار ہو گیا تو
پھر ہرگز قابو میں نہیں آیا یا خود اس مواضع و پرچہ کچھ کے لیکن اس لئے یہ وہی سے باز

نکلتے ہیں۔ اور اس مقام پر پہنچا تو اس کا کھوڑا بے مہار ہو گیا تو
پھر ہرگز قابو میں نہیں آیا یا خود اس مواضع و پرچہ کچھ کے لیکن اس لئے یہ وہی سے باز

دی . پاپیے کہ آندہ کرے کہ پنے ہاں کو یی خاکہ دے اس طرح کہ یہ دھیر کا
باہن کاہر و نمایاں ہو تاہ درہرید کے باطن میں پیر کا باطن آبا تاہ اور تہ کا باطن
پیر کا باطن بن جاتا ہے اگرچہ پیر اپنے نموی کرم سے خود عطا فرماتیں مگر

نکتہ ۱۰۔ اس منزل میں تنجیر کا عمل جواول مال میں آتا ہے۔
آسانی سے ہو جائے گا اس جگہ قلمی طور . ذات کی آنتی ہوتی ہے
نکتہ ۱۱۔ حالت کبریائی کے بہہ دوسری حالت آتی ہے پیر کا یہ دور کہ
چاہیے اور اپنے رشتہ داروں ، واقف نگاروں اور کھردوروں کو بتا دیا جائے اور غور و
اور بے آشتاؤ و اواقف ہو جائے . ہمارے پیر صاحب اس حالت میں تھے اور کبریائی
کی حالت بھی رکھتے تھے جو کہ آپ کو بہت پسند تھی۔
نکتہ ۱۲۔ اس مقام اٹل پر دوسرے سٹ کے قلم کی نمودت پر حالت اور موہیں
مارنے لگے نہ اس فقیر کو علم یا کیا ہے کہ دلیل اور خیالات دل میں کاموں کو چورا
کر لے گئے آتیں تو توہ کرے بلکہ اس سے دل بالا رکھے اور بعد کرے کہ اس میں کیا
فائدہ ہے اور سوائے مذکورہ حالت کے دلیل ایسے کام بھی کوئی نہیں اور حالت
شاہ سیف الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاء کو حکم تھا کہ اس حالت میں زبان بند رکھیں
اور ان کو دلیل سے بند رہنے کا حکم تھا کہ تربیت کرے گا اس سلسلہ کی تودہ کام
ہو جائے گا پس دلیل مقصود اصلی کی طرف اس وقت کرے تاکہ وہ ہو جائے۔

نکتہ ۱۳۔ جب یہ سترہ مرید کی شکل اختیار کر لی اور وہ اپنی شکل میں مریدت و کمائی
دینے لگا کہ معاملہ عجیب ہے جو اس سے پیسے تحریر کیا گیا اور مرید نے اپنی شکل فنا کر

دی . پاپیے کہ آندہ کرے کہ پنے ہاں کو یی خاکہ دے اس طرح کہ یہ دھیر کا
باہن کاہر و نمایاں ہو تاہ درہرید کے باطن میں پیر کا باطن آبا تاہ اور تہ کا باطن
پیر کا باطن بن جاتا ہے اگرچہ پیر اپنے نموی کرم سے خود عطا فرماتیں مگر

نکتہ ۱۴۔ جلال اور قہر کی تحلیلی بھی سالک پر وارد ہوتی ہے اور اس تحلیلی کو اپنے اندر
جذب کرنا اور دم نہ دارنا نہایت مشکل و کٹھن ہے کہ اس حالت میں نہ دینا نہ نہایت
اور نہ ادب رہتا ہے جس طرح اس زمانہ میں حضرت میاں جی فقیر کو اپنے دریا سے ایک
گھونٹ پلایا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاء وہ یہ مقام رکھتے ہیں اگر اس حالت کو اپنے
اندر جذب کر سکتے اور مرشد بھی ان کو اس مقام سے باہر نہ لانا تو ساری عمر طالب حق
رہتے اور ہمارے پیر صاحب پر شروع میں یہ تحلیلی وارد ہو چکی تھی اس طرح اپنے اندر
بے جذب کیا کہ اس کی جوئی باہر نہ آتی تھی جہاں کی تحلیلی آگئی اس میں بہت زیادہ
تجلی اور بے چینی کا سامنا ہوتا ہے . اور تھوڑی سی جہاں کی تحلیلی بغیر اس کے معلوم
ہوتی ہے جو کہ اس آرام و آسائش میں موجود ہے . اور میں کو ہمارے پیر صاحب نے
چاہا تحلیلی جہاں دے دی اور صفت قہر آمانہ دی اور ان کی جہاں میں پرورش کی تو یہ

محض آرام و سکون اول

نکلتے ہیں غیر کی نازک صورت پر مری پر بھی نامزد ہوتی ہے۔ خوف و ہراس
ڈراؤنی ہیں ہمارے حضرت نے اور سے بھی سہارا کرنا ہے۔ اس کے بعد اس کے
نے خود قبول کر لیا قیاس کیسٹ۔ قیاسی حضرت کی بات ہے

نکلتے ہیں جب مری پر کی مدت 6 گت رہے کہ پتہ چلے کہ اس کی دوسری مدت
ہوئی اور اسے چاہیے کہ اس میں پوری پوری کوشش کرے کہ اس عالم میں عقل و
ہوش حاصل کرے۔ اس کے بعد اسے چاہیے کہ اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے جب
تک اس طرح و غیرہ سچا ہے کمال نہیں پہنچا جاسکتا۔

نکلتے ہیں وہ کانفرنس فرمایا کہ خوں پھر سنگدست حالتوں میں تنگی اور خوشی اس
راستے میں ہے اور تنگی و خوشی سرشت میں ہے۔ چنانچہ اگر خوشی پاتا ہو وہ جب
تک مال نہ آیا ہو۔ جب تنگی ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
جو فیہ میں پر کر دے کہ اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو
اس تنگی میں خوشی ہے۔ یہ وہ خوب ہے۔ اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
یہ خوشی ہے کہ اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
کالیک ایک ال قیاسی ہے۔ اس حالت میں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
وہاں تک کہ اسے حقیقت پر مبنی ہے۔ وہ خوشی ہے کہ اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
دیکھ دیکھ۔ اس میں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
مالی اور مال کی حالت میں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے

نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے

نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے

نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے

نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے

نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے

نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے
نکلتے ہیں اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے اس کے کمال کو پہنچا دے اور اسے

پہنچنے والی کی ضرورت کام ایسے ہو چکا ہے کہ اس کو
تو مقررہ مسئلہ اور کوئی اور مسئلہ نہ ہو سکتا ہے۔
تو اس سے جانے گا۔

نکتہ ۱۰ اور ہمارے پیر صاحب قہری عجل و مودہ اور فاضل
اور سطلج جلال جو کہ شاہ جلال نے قادیان میں احوال پر کوئی کتاب لکھی ہے اس سے
کے لیے اللہ چاہے اور کئی وقت کسی نے خوف نہ رکھتے تھے یہ وہ خوف ہے
تھے کہ خوف رکھیں واللہ عسی عن العلیین اور جو کچھ ہوتا قادیان کر سکتے تھے یہ
سے اجازت لیجئے تھے اور کوئی فعل بندہ پر حرکت و سکون اسی انداز پر تھا۔
قالی ہیں قادیان میں سے کوئی واقف نہ ہو الا شاء اللہ تعالیٰ

نکتہ ۱۱ اہل اللہ جب یہ کی سے پام آتے ہیں تو رویت کہ مرتبہ اور نیک ہوتے ہیں
اس ہنگام رویت اپنی قوت اور بخت پر دھونی کرتی ہے محض کواہی وال کا ہونا
سے بھی جاری کیا ہوتا ہے یہ کمال ہوگے ہیں اور محض زبان پر دھونی نہیں کرتے
یہ محض دیکھنے پر اور ناقص ترین ہوتے ہیں اور ہمارے پیر صاحب اس مقام سے
زیادہ ہیں کہ میں دھونی کی حالت میں ہے دھونی ہو گئے کیونکہ دھونی بھی کوئی چیز دھونی
ہے اور حضرت اللہ قادر کی ذات سے حاصل ہوتے اور خود ایسے ہو گئے کہ اس مقام پر
کسی دھونی کا دخل نہیں ہو سکتا وہ وسیع سمندر ہے کہ خود ہی پہنچا ہے۔ جب یہ
اس مقام پر پہنچا دے تو کوشش و جدوجہد یہ کرے کہ اس مقام سے پام نہ آئے
یہ سنا ہے ایسا ہو کہ کھٹک اور بیان میں نہ آ سکے اور یہ مقام بھی بیان کے لئے قابلِ عدد
ہے اس مقام کٹا دل کی تمنا کہ بھی محاب ہے۔ اس مقام اعلیٰ کا بیان اس جماعت
کی کسی کتاب میں لکھا ہوا نہیں کہ بیان کی حد سے پام ہے۔ جب یہ بیان اور کلام

ہمارے حضرت پیر صاحب کا تو آپ کا خام بدن بیادک عرفی میں نہ ہو
حضرت صاحب نے بھی کر کہا۔ پیر صاحب ہے کہ اس کے لئے۔ پیر صاحب ہو گئے
اور پیر صاحبی حل و صورت کی طرف رجوع کیا اور سطلج جلال نے یہاں سے رکوں کا فقر
یہاں قادیان ہوم پر کر دی و نسل میں ایک ہو جائے گا اور اس آسمان کو پر کھڑا
نہیں آتے گا یہی باوجود اس علم یقین کے کوئی خطرہ و اندیشہ نہیں کرنا چاہیے اور
کا رہا ہوا ظاہری سے بھی اور جو کچھ ہم نے فلان پر بھڑکنا ہی کی کوئی نہیں کر سکتا
اور اس اعلیٰ منزل میں جو کہ اوپر تھر رہتی چاہیے کہ خاکت اپنے دل کے تان اور
انہی کا سونہر پر کس پر کس علم کرے اس پر نہیں کر سکتا۔ اس کا تھالی بیات
کرچہ ایک کھڑی یا ایک روئے باز یا ایک دیکھنا تو کرے اور لگوں میں آئے کو
بھی اس پر قیاس کرے اور بھلا ہے۔

نکتہ ۱۲ اگر اس مقام کا مالک کوئی کھام کرے تو چاہیے کہ جانے کہ میں اپنے ساتھ
کھام کر۔ ہاؤں کر۔ نہ جانے تو مطلب و ہوا کے لئے کھام کرنا حرام ہے۔
نکتہ ۱۳ اور اس مقام کے مالک کو چاہیے کہ اپنے سامنے عاجزی کا اظہار کرے کہ اس
میں بہت سے فائدے دیکھے گا اور اپنی خوشی میں اپنے سامنے کرے۔

نکتہ ۱۴ جب طالب نے اپنا قدم عشق کی راہ میں رکھ دیا چاہیے کہ صبر و صفا کو اپنے
اور لازم رکھے اگر نہیں تو عاشقی میں ناقص ہے اور عاشق کا بکا ہونا نصیبت میں خوشی
کا باعث ہوتا ہے اگر نصیبت دن کو آئے تو طالب اس حکام کی طاقت سے اپنے و عیض
میں مشغول ہو کر یہی چیز نصیبت کے دفعہ کا باعث ہوگی جس طرح کہ دنیا چار
عناصر پر قائم ہے اسی طرح قیام عشق صبر و صفا پر ہے۔

نکتہ ۱۵ جب خودی طالب فنا ہو گئی اور پیر کی خودی میں طرح ہی ہے آگئی تو

کام کرنے والے ہیں۔ بڑی کامیابی رکھتے ہیں۔
 جب پیدا ہوتا ہے تو اس میں بڑی بڑی
 نیکوئی ہے۔ حقیقت کو دیکھنے سے چھٹا ہو جاتا ہے۔
 قیامت اور نہ دیکھتے تھے اللہ تعالیٰ نہ پھر ہے۔
 ملک میں سب سے زیادہ کشمکش کی اور خدائی رکھتے ہیں۔
 کہتے تھے کہ کونسا دیکھنے والا ہے یا نہیں دیکھتا ہے اور واقف لوگ جان لیتے کہ موت
 کو تعالیٰ کی کچھ میں دیکھتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہذا۔
 الآلات

نکلتے ہیں۔ حجت خدا میں ہے۔ پچھنے کی چیز ہے کہ جو کچھ پیر نے فرمایا ہے اور مانتے
 دکھایا ہے۔ آپ کو ہر کوئی دیکھے اور ہر وقت اپنی نظر اپنی حقیقت پر
 بھی رکھے رہے۔ حجت مفہوم ہے اور اللہ کی طرف سے ہے۔ ہر دو ایک ہیں۔ صرف نام
 کافروں ہے جب اپنی حقیقت جو کہ ہو گئی تمام اشیاء سے نظر آنے لگے گا اور تمام
 اشیاء سے نظر ہٹے گا اور نہیں دیکھے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے

نکلتے ہیں۔ اسم اعظم مالک کو عالم اور زمانوں پر قابض کر دیتا ہے اور اسم حروفات کے
 ہر دوں کو اٹھا دیتا ہے۔

نکلتے ہیں۔ اور اس منزل کا مالک میں کا مفہوم فاعل فنا ہے چاہئے کہ تمام دنیاوی
 کاموں میں وہاں نہ لگے اور اپنے دل میں گم نہ آئے۔ اس لئے کہ دشمن کا خوف اور
 اس کی مداخلت نہ کرے کہ سب مغلوب اور زیر فرمان اور جا میں کے۔ ہمارے
 نزدیک خاص طور پر ہمارے یہ شاہنشاہ جنہوں نے اپنا نظم و ہمارے زمانے میں طلب
 کیا ہے طاقت کا مخالف ہو گا۔ اسباب ظاہر کی ہیں سے ہے کہ بغیر مخالفوں کے ہمارے

نہیں ہوئے۔ پانچویں باب حضرت سرور۔ صلی اللہ علیہ وسلم سچوتے ہوئے تو
 دنیا نے طاقت اور نعمتی کی دنیا اور کہی تو ان کا ذات سب پر غالب اور باخبر ہو
 گئی۔

نکلتے ہیں۔ اور اس منزل پر جو کہ فاعل فنا کی منزل ہے چاہئے کہ اسم اعظم کو اسم
 حو کے پرہیز جائے۔ چاہئے کہ غیر آواز اور دونوں ناموں کو درست بنانے کے لئے
 اور اس میں بہت کچھ ہوتا ہے۔ ترقی اور زیادتی للیب ہو گا اور جبر آواز کے بھی
 اس نکل کے راستے ہر دوں آئے جگہ

نکلتے ہیں۔ حجت کو چاہئے کہ اپنے ان ذات قادر خدا میں رکھے اور اس سے بہتر کہ
 اپنے پر کا تصور جسے ذات قادر خدا میں ہو کر دیا ہے جو کہ ہے رنگ۔ یہ ظاہر کہ اور
 ہر رنگ سے بھی عالم کے رنگ ظاہر ہوئے جو کہ ہے لی اور مختلف رنگ۔ کہتے ہیں
 اور اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ صورت مرید پر غالب رہے اور یہ ہر کی طرف سے مرید
 کا استقبال ہوتا ہے اگر ایسا ہو تو لازم رکھے۔ جب یہ حالت کمال کو پہنچ گئی تو ظاہر ہو
 لاشیٰ سب و نسب و مال و حالات و صفات سب سے کی طرف سے مرید میں ظاہر ہو
 لایاں ہو جائیں گے اور خود کو باطن فراموش کر لیں گے اس میں اپنے لئے ہاں کی کوہ
 میں ہوئے کو اٹھا دیتا ہے۔

نکلتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کو ذات قادر خدا میں ہو کر کے اس حقیقی
 صورت کا تصور کرے کہ وہ ذات خدا اس صورت پر عاقبت ہے کہ اس منزل کی
 نسبت سب سے گار و معاون دوسری منزل کا ہے اور دوسری منزل کو زیادتی سمجھنے
 والا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ حقیقی صورت مرید پر غالب رہے اور خود اس
 صورت کا تصور رکھے رہے اس حالت میں وہ ذات قادر اپنے محبوب کی طرف متوجہ ہو

طرح اس پر کوئی غلبہ آ سکتا ہے۔ انسانی طور پر وہ مطلوب و مطلوب ہے۔
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو آسمان آسمان سے
کھتے اور اسلام کا ظہور کمال اور پورا پورا کمال کو پہنچا اور ان صاحب
ظہور کا کلمہ ہے ہر روز آتی اور زیادتی اور پائے کی اور محققین و حکماء
شرمندہ ہوں گے۔

نکلتے :- جب یہ ملک کی منزل میں ہوتا ہے تو پیرے دل کا لانا رکھ اس کے
لئے فرض میں ہوتا ہے اور جب مرد و عورت اندامیں نہ ہو گیا اور فتنے کے درجہ کو پہنچ گیا
تو سید کو دل کا خیال نصیب پیرے خرد کی ہو جاتا ہے اگر ست اور حیران میرے سر کی
خوشی ہوتی ہے قلب ہی و باطنی مٹا کر آجے۔

نکلتے :- ہر کام کسی ایک چیز کے سنے کیا جاتا ہے مثلاً آسمان زمین کے لینے اور یہ اس
کے لینے اور پیار کرنے والا محبوب کے لینے اور اللہ اس کے اور حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کے لینے اور حق تعالیٰ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے لینے اور ظہور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے اور حضرت برائے ظہور عالم
اور یہ ظاہری و باطنی کارخانہ جسے ہم نے قائم کیا ہے اور اس کے ظہور کی طرف متوجہ
ہونے میں محض فلاں شخص کے لینے ہے کہ وہ ہمارے لئے ہے اور یا ایک کی ہر شئی
کے موافق نہیں ہوتا اور ہم نے فلاں کو اختیار کیا ہے غالباً فضل اللہ نبوء وینہ من
فیضاء وھو ذو الفضل العظیم

نکلتے :- اللہ کی راہ میں دنیا میں طریقتیں ہیں اور طالب پر اس کا شرف یوں ہے
جیسے پارس کو شرف عطا ہوا ہے اور ہمارے حضرت اسی پر عمل پیرا تھے اور اسی پر
مقتدر تھے اور اس سے دنیا عاقل لوگوں کو اور محسنوں کو اور حق داروں کو اس کا شرف

یہ ہے اور ان کے لئے دنیا میں طریقتیں ہیں اور طالب پر اس کا شرف یوں ہے
جیسے پارس کو شرف عطا ہوا ہے اور ہمارے حضرت اسی پر عمل پیرا تھے اور اسی پر
مقتدر تھے اور اس سے دنیا عاقل لوگوں کو اور محسنوں کو اور حق داروں کو اس کا شرف

یہ ہے اور ان کے لئے دنیا میں طریقتیں ہیں اور طالب پر اس کا شرف یوں ہے
جیسے پارس کو شرف عطا ہوا ہے اور ہمارے حضرت اسی پر عمل پیرا تھے اور اسی پر
مقتدر تھے اور اس سے دنیا عاقل لوگوں کو اور محسنوں کو اور حق داروں کو اس کا شرف

نکلتے :- اور جب خاص ہی کا امر ہو گیا تو فرمایا کہ فلاں کا لباس قلع کر، ہم پر
واجب ہو گیا اور اس کے لئے اس اور کیشی کے غلے کا ایک صلیا اور ایک ستر گلہب
کا ایک درم لکھنے کی ایک ہم لڑاں رکھے ہیں اور میں میں جاپا آتا ہے اسی وصال
ہر دلی نہیں ہوتی فانی و وصال بعد وفات غلہ بین وصال میں فراق ہے اور میں فراق
میں وصال ہے سنا محب محبوب کے مانتے ہو اور سیر کرے اور وصال نہیں ہوتا اس
صورت میں میں وصال میں فراق ثابت ہے اور میں فراق میں وصال لازم ہوتا ہے
نکلتے :- جب ہمارے شاہنشاہ ہیں جس پر مہربان ہوتے ہیں ظاہری و باطنی قلبی و
ظاہری سے حاصل ہوتی ہے یہ تسلیم لیا گیا ہے۔

نکلتے :- جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان کی رات وہ کلام ساقطہ کی
حالت میں تو اس کے اظہار پر مامور تھے اور وہ کلام تجزات قمار میں قمار کو چھپانے
پر مامور تھے

نکلتے :- یہ نکتہ جاننا چاہیے کہ اس میں بہت کا شعر سیر فی اللہ اور اللہ پر حق لیکن
اس میں جگہ اتفاق ہو سیر فی اللہ کا اس سے مشہور ہے مثلاً محکم دہیا سے نکال دی گئے

طرح اس پر کوئی دل آسکتا ہے انکی دور پر

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سیوٹ ہوئے آ

میتے اور اسلام کا ظہور مکمل اور پورا اکمال کو پہنچا جب
ظہور کا حکم ہے ہر روز ترقی اور زیادتی ہو جائے گی اور ظہور عسکار سے ہوتے اور
شرمندہ ہوں گے۔

نکلتے ہیں جب پہلے سوک کی منزل پر ہوتا ہے تو پیر کے دل کا لحاظ رکھنا اس کے
لئے فرض میں ہوتا ہے اور جب مرید ذاتِ خدایہ کو ہو گیا اور خدا کے ارادہ کو پہنچ گیا
تو مرید کو دل کا خیال رکھنا پیر پر ضروری ہو جاتا ہے اگر سے اور میں میں مرید کی
غوثی ہوتی ہے ظاہری و باطنی عشا کرتا ہے۔

نکلتے ہیں ہر کام کی ایک چیز کے لئے کیا جاتا ہے مثلاً آسمان زمین کے لئے دریا اس
کے لئے اور پیار کر کے دلا محبوب کے لئے اور لٹ اس کے اور حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کے لئے اور حق تعالیٰ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے اور ظہور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آنحضرت پر اتے ظہور عالم
اور یہ ظاہری و باطنی کارخانہ جسے ہم نے قائم کیا ہے اور اس کے ظہور کی طرف متوجہ
ہوئے ہیں کس فلاں شخص کے لئے ہے کہ وہ ہمارے لئے ہے اور یا ایک کی مرضی
کے موافق نہیں ہوتا اور ہم نے فلاں کو اختیار کیا ہے ذالک فضل اللہ نوء نیتہ من
یشاء وهو ذو الفضل العظیم

نکلتے ہیں اللہ کی راہ میں دنیا میں طرح طرح ہوتا ہے اور طالبِ راہ اس کا شرف یوں ہے
جیسے پارسی کو نہ وقت عطا ہوا ہے اور ہمارے حضرت کی پار عمل پیرا تھے اور جی پر
مختار تھے اور سے دنیا عاجز لوگوں کو اور محتاجوں کو اور حق داروں کو اس کا شرف

شرف تھیں قسم ہے چاہے وہ دے غنی غیر تو اس کا
پابندی کی عبت ہے۔

اور قرآن مجید کے چند باطنی کتبہ ہیں کہ اس پر تفسیر کی معنی
اللہ علیہ السلام کو پہنچے ہیں اور سات۔ ان اور ہیں کہ دلی اللہ ان سات انہوں نے واقف
ہیں اور تھیں حضور نے تا وقت ظہور وہ سات حضرت علی کریم و وجہ سے سوا کوئی
سات ان باتوں سے واقف نہیں۔

نکلتے ہیں اور جب خاص عطا کا ہو گیا فرمایا کہ فلاں کا ہاں نسخ کرنا ہم پر
واجب ہو گیا اور ان دو کے برعکس اور ان کے عطا کا ایک دیا اور ایک عطا گلاب
کا ایک دیا فلاں کی طرف ہم رواں رکھتے ہیں اور میں چاہتا آتا ہے جی اصال و
بدلی ہیں ہوتی فلاں و فلاں معروف سے غلط نہیں وصال میں فراق ہے اور میں فراق
میں وصال ہے مثلاً محب محبوب کے ساتھ ہو اور سے کر کے اور وصال میں ہوتا اس
صورت میں میں وصال میں فراق کما ہے اور میں فراق میں وصال لازم ہوتا ہے
نکلتے ہیں جب ہمارے شاہنشاہ ہیں کہ یہ ہم بیان ہوتے ہیں ظاہری و باطنی تحلی و
ظاہر اسے حاصل ہوتی ہے یہ تسلیم کیا گیا ہے۔

نکلتے ہیں جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات وہ کلام سا قطرہ کی
حالت میں تو اس کے اظہار پر مامور تھے اور وہ کلام حواصت قادریں فلاں کو چھپانے
پر مامور تھے

نکلتے ہیں یہ نکتہ جانتا چاہیے کہ اس میں بہت کاشعر سیر فی اللہ اور مع اللہ پر تھا لیکن
اس تک اتحاق ہو اسیر فی اللہ کا اس سے مفہوم ہے مثلاً محکم دریا سے نکال دی جاتے

اور جانے کہ میں بھی عین اسی ہوں اور نام کا فرق ہے۔ یہ تو اس کا مفہوم ہے کہ جس نے اللہ سے بیان نہیں کیا اور وہ یہ ہے کہ مخلوق ذات خدا میں ال کر عین ذات میں جاتا ہے اور اس کا فرق نہیں ہے اور لفظ مع کہ اس کا مفہوم کتاہ سے اکی کو جانتا ہے اور یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مرشد نے چونکہ تمام مراتب طے کر لئے تھے اور اس جگہ پہنچے تھے جہاں کوئی نہ پہنچا۔ حضرت بلا پیر پیراں نے ہمارے حضرت کو کہا کہ تم آزادی کے درجہ کو پہنچ چکے ہو۔ ہم نے تمہیں آزاد کر دیا ہے اور تم بیکار ہو تو کچھ چاہو کرو پھر ہمارے پیر صاحب نے دل میں فکر کیا پھر فرمایا اس سے قبل بندگی پر کے لئے تھی اور جب اس طرف سے آزادی ہو گئی تو بندگی اپنے لئے ہو گئی اور جب پیر صاحب کی طرف سے ہم نے اختیار کی اور یہ بھی اس بات پر امور ہے طالب کو چاہیے سوائے اپنے پیر کے جو کچھ پیر نے اس کے لئے چاہا قیام کر دے سر کی چیز نہ چاہے اگر چاہے تو اسی اپنی خواہش کو پائے گا اس طرح کہ حضرت سترہ کی علیہ السلام نے پھر ذات دیکھنے کی درخواست کی تو اس کا جواب ترانی سنا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز درخواست نہ کی تمام چیزیں اٹھا ہوئیں اور جو کچھ پایا پایا طالب کو چاہیے کتاہ دل کے لئے جو اپنے ملاوہ غلبہ کے حق میں الی اللہ سے مناجات درخواست نہ کرے اگر کرے گا وہ بات اس سے نہیں ہوگی کہ ہر فرد کو غلجہ کتاہ باطن اور دوسرے طریقے سے ہو جائے جو کہ اس کے حق میں مسترد تھی۔ اس سے بھی اس آرزو کے سبب کہ نمود حجاب میں آجائے گی۔

چاہیے کہ اپنے لئے کچھ نہ چاہے اور اطاعت و فرماں برداری میں قائم رہے تاکہ حقیقی مراد تک پہنچ جائے اور یہ قاعدہ و قانون ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑے تاکہ محرومی میں نہ پڑے اور اپنے نظر پر کشادہ حال اور کشف و غیرہ کے لئے غیر پر تمان نہ کرے کہ یہ

چاہت چارٹی ہے اور طالب کو اس سے معلوم ہو جاتا ہے اور جو کچھ پیر اس طالب کے حق میں بہتر بات دیتی چاہے۔ دوسرے سلسلوں میں مرشد کو حق تک رسائی کرنے کا وسیلہ ہوتا ہے اور پیر کے سلسلہ اللہ کی کاسی عین حق ہے جو اس صورت میں ظاہر ہوا ہے اور قریب ترین طریقہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کا یہی ہے۔ دوسرے اولیاء اللہ نے جنہوں نے محنت کی یا اٹلی۔ ان کے لئے اپنی اولاد کے لئے اور ہمارے پیر شاہنشاہ جنہوں نے عبادت و سخت کی نہ سب کے حصول کے لئے اور نہ اولاد کے لئے کبھی ذات خدا سے سبھاہ تعالیٰ کے لئے ہذا سب پر اذیت پائے گئے اور اولاد سب قبولیت پائے گئے اور ہمارے حضرت یوں مطلق جو فین و قدرت رکھتے ہیں اگر پہاڑ کو دلی بنانا چاہیں تو اسی وقت ہو جائے تو کیا تمام ہے انسان کا جب سید پیر کی توجہ سے ذات خدا سے قادر تک رسائی حاصل کر گیا تو ساری منزلوں میں جو کہ اس سے پہلے قیام تو ترتیب و تعلیم ہر منزل کے مطابق آیت۔ عنوان کے تحت ذکر ہوتا ہے۔ جب اس جگہ پہنچ گیا تو لاکھوں قسم کی تعلیم اور ہزاروں زمانوں میں حاصل کی ہو اس کی انتہا نہیں ہوگی اس جگہ عین تعلیم و ارشاد ہوتا ہے کہ اس مقام کی جتنی زیادہ خوشی مانتے اسی قدر کم ہے اور اس مقام پر اگر عا کرے تو یوں کرے کہ پیر نے مجھ کو ذات برتر تک پہنچا دیا ہے جو کہ اوپر نیچے دائیں بائیں آگے پیچھے، ظاہر و باطن سے سب کچھ ذات رب ہے اور آپ سے آپ کو چاہتا ہے اور یہ سمندر اپنی موجوں کو مجھ پر ظاہر کرے گا اور اس میں چاہت اور دلی کو دور رکھے اور وجہ کو نہ چھوڑے کہ وہ خود سولی ہے اور خود جواب دینے والا اور خود قاصد ہے اور خود جس کی طرف قاصد بھیجا جائے۔ خود ہی طالب ہے اور خود ہی مطلوب ہے یہ خود اپنے تئیں چاہتا ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یار جان کی طرح تھے اور تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ہر ایک کی قدر کے مطابق سوائے مہربانی و لطف کے کچھ نہ تھے اور طریقہ

ہمارے بزرگوں میں جہاد سے مراد وہ غلبہ و غلبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور جہاد بانی فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے حاصل ہو جاتے۔ کہ اگر سب بزرگ اور حضرت چوہدری صاحبزادہ صاحبزادہ جو خاص مقصود تک پہنچ چکا تھا تو فرمایا کہ ملک و ملک کی طرف جو دلی اللہ سے خالی تھا سکونت کر اس نے اسی طرح کیا اور جب اس کو یاد فرمایا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور یہ مریدوں کی پرورش ہمارے حضرت شاہنشاہ کی قیامت تک جاری رہے گی۔ جب طالب حق کو پانا ہے تو یہ کو چاہیے کہ وہ یوں جانے کہ خود وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے مسائل خود آیا ہے اور یہ نے اس کی پرورش کا حق ادا کرتا ہے اس کے صدق کی سبب سے۔ اگر مرید کے پاس روٹی ہے تو وہ بھی دست دے اور فقیر کی خدمت کرنے سے حتی المقدور دریغ نہ کرے کیونکہ بیکار کی مضبوطی کا باعث ہے پس ہر فقیر کی خدمت کو لازم بلوے اور ہمارے حضرت شاہنشاہ ہر فقیر کو چاہے وہ ان کا مرید ہو یا نہ غاہری ضرورت سے بڑھ کر بخشش کرتے تھے مکمل طور پر پشیا کر کہ فرشتہ کو اس کا پتہ نہ آتا تھا تو انسان کا کیا مقام ہے۔

نکتہ :- حق تعالیٰ کے طالب جب اپنے حقیقی راہ حق پر چلتے ہیں اور سلوک کے راستے پر قدم بڑھاتے ہیں تو اس کے علاوہ اگر کوئی خواہش دنیا و آخرت کی دل میں رکھنے ہیں تو عین داکو بن جاتی ہے اور حق سے پردے میں رہ جاتا ہے چاہیے کہ اپنے سرمد کے سوا کوئی آرزو اور خواہش نہ ہو تاکہ اصلی مقصود تک پہنچ سکے۔

نکتہ :- سلوک کے حق میں عارف کے دل کے میلان یہ مرید ہے کہ اس کا عین حاصل ہو کر میلان اظہار کیا تو عین پیدا ہو جائے گا۔

نکتہ :- عارف پر جہاد کی پہلی نازل ہوتی ہے تو شفقت تو اس کے سامنے آگے

جس کے وقت غیر ہوتی اور وہ مذکور ہو جاتا ہے

نکتہ :- اور جو بزرگ و کثیر سالک و طالب میں غفلت نہ لے وہ فعل طالب کے حق میں حرام ہوتا ہے بلکہ ان کفر ہوتا ہے تھانیک ہو یا بد اگرچہ نماز روزہ اور قرآن کا پڑھنا یا ان کے علاوہ آیت لکھنا کہ اگر طالب کو خدا غاہری اسباب بھاکرے اور اس کی حالت یکساں ہو جائے تو اس وقت حق تو ان مرید کی رضا چاہتا ہے اور طالب پر عاشق ہو جاتا ہے اور یہ وقت و وقار میر ہو جاتا ہے کہ جب شغل عبادت میں مشغول ہو تو وہ بہت برا سمندر میں رہتا ہے کہ جب کوئی چیز اس میں جائے تو اسے پابندی کا ڈر نہیں وہ اپنے حال پر رہتا ہے اور پاک رہتا ہے۔

نکتہ :- بلند رہنے کا حال اس سے بالاتر ہوتا ہے کہ اس کا سوا جاکنا برابر ہو جاتا ہے کہ ایک نفس بھی غافل نہیں گذرتا۔

نکتہ :- اس نے تصور کرنا بتاتے ہیں تاکہ مرید کے دل سے یہ کے دل کی طرف روشندان نہ کھل جائے کہ کہیں پیہر پر وارد ہونے والی ہر بات مرید پر وارد ہو جائے اور راقب غیر نیند کے حاضر رہے۔

نکتہ :- محبت اصلی میں کا مفہوم حاضر ہونا ہے شروع میں تصور سے اور اس کی انتہا مطابق تصور تصور ذات کے ہمیشہ تک ہے۔

نکتہ :- جس قدر شغل عبادت میں بھاک دکھائے گا اسی مطابقت سے غائب کی باتوں کو دیکھے گا جس طرح کہ سرور چہن کا کلام سنا اسرار الہی کا غیر کی محبت کو چھوڑ دینا اس کے بعد اللہ کی ذات میں گم بننے کا حلیقہ آنے لگا۔

نکتہ :- طالب مطلق فصول باتوں کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کلام حقیقی کا انکشاف

ہوتا ہے اور سوال و جواب کر سکتا ہے اور قرآن سے استفادہ کر سکتا ہے۔
چھوڑا ہے اس کے معانی میں لذت و تفریح کی بات ہے۔
لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھرتے آہستہ آہستہ

نکتہ ۱۔ اور تین چیزوں کی غیور نے بھی آرزو کی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ کہہ سوتے جاگئے : اللہ ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کی بات کہ لذتِ اشیاء میں خود راہِ حقیقت میں وہ متبعی چیزوں کا امتیاز جانتا ہے۔

نکستہ ذیل کے محرم معنی: نیامیں، حقین و تعظیم، دونوں جاری و موجود ہیں اور عالم رزق میں مطلق و تعظیم کا ہی۔ یہی ہے۔

نکستہ۔ سلوک کی ابتدا میں غالب نہایت آہستہ منزل کی طرف چلتا ہے۔ تجھے اسمائے باری میں سے کوئی اسم آجائے تو تیرا فنا کھوڑے کی طرح راسخ نہ کرنے والا ہو جائے گا طالب کو چاہیئے کہ اپنے نواسے کو آٹن کر سے ایک ذرہ بھر نہ رنجائے کر سے اور انمول خرچی نہ کرے۔ یعنی عدم انہماک کرناٹ۔ باز کا انتشار کرنا اور کسی کے حق میں دعا و بددعا کرنا وغیرہ۔ جب ابتداء سلوک میں قدم رکھنے والا بدیوں سے باز رہے تو حق تعالیٰ کی راہ میں قدم ثابت رکھے گا ایسا کردارانی قبولیت کا مقام پائے گا۔ اس طمانت میں چاہیئے کہ دوست و دشمن کسی کے حق میں جی یا غایب نہ کرے۔ آواز خزانہ جمع رہے اور جب صاحب کشف بن جائے یہ گواہی دے کر سے اور خرچ نہ کر سے تاکہ خزانہ قائم رہے۔ راہ حق کے لیے اگر خرچ کر دیا تو قابل ہاتھ ہو جائے گا اور ہمیشہ کی محرومی حاصل نہ کی اور محروم رہے گا۔

نکتہ ۲۔ حق تعالیٰ تک، ساری کرنا یہ مردوں کا میدان ہے اور کسی شخص کی ہمت

نکتہ :- اپنے تصور جس اندر داخل ہو جاتا ہے اس حالت میں تمام کام چاہے وہ کچھ ہی ہوں

نکتہ :- طالب کو اپنا کام بہت کے مطابق کرنا چاہیے اور اپنے اندر جو باتیں ہیں جاندا ناں مابین اپنی توڑنا ہے۔ وہ کی وہ جانیر ہمارے بخش سے کہیں اور نہ ہو۔ عینیت سے ہوتی ہے عقل کو حساب ہے تعالیٰ کی حالت میں کوئی دخل نہیں ہے۔ اور ابھی میں جو کہ میرا ان شے کو چھتے چھوڑنے اور نکل کے نکل رہے اور وہ عقل محروم رہے گا اور اسرار سے کوئی حصہ نہیں پاتا۔

نکتہ :- دل کی تسکین یہ ہے دنیا، مافیہا کا خطرہ اور عقیقی کا خطرہ دل میں خیالات پیدا نہ کرے اور اس جگہ سامنے کی تاب نہ رکھے اس مرتبہ اور نعمت عظمیٰ کا حصول اس آرام سے کہ عقیقہ عبادت میں حاصل ہوتا ہے اس میں زیادہ پیدا کر کے آہستہ آہستہ دل کی تسکین تک پہنچ جائے گا۔

نکتہ :- عالم اجسام میں عالم پیدائش اور عالم اسٹال اور عالم ارواح اور عالم اعیان اور عالم صفات اور عالم شان ہوتا ہے بعد میں ان سات قوت کو سات دریائے عشق میں سات شہروں میں اور سات انصاف و عدل میں اور سات اڈل میں اور سات عقیقی سے بھی موسم لڑتے ہیں۔ جو طالب ان سات دریائوں سے گزر جاتا ہے اور ذات خدا تک پہنچ جاتا ہے اور کمال ہو جاتا ہے اور جب پھر یہی نہ توجہ سے واپس آتا ہے اور عالم اجسام میں پہنچتا ہے تو اس صورت میں کمال نہیں ہو جاتا ہے۔

نکتہ :- اگر ان جھکا لینا یعنی انعامت کر لینا سب سے بہتر ہے اور نہ کرے تو صادق نہیں ہے۔

نکتہ :- عارف لوگوں کے ساتھ واقف ہو کہ روئی میں عبادت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عقیقی دنیا میں وہ ملک۔ رہا کیا کہ اس کے دھار کے مقام اور وحدت کے اسم کو ہمارے اللہ جانتی ہے لیکن دلی لگا نہیں رکھتا اور اس زمانہ میں ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے سرور ہوتا ہے۔ فعال خدا کی طرف سے جاتا ہے۔ کوئی شخص دل سے بے قراری و دل کا باعث نہیں ہو۔ اور جب کشتہ دل کا مرتبہ حاصل ہو گیا تو وہ ہمارا زمانہ خوش رہا ہو جاتے گا اور وہ کامیاب رہے خدا کی طرف سے ہے اور یہ انصاف ہے۔

نکتہ :- میں نیز میری خلقت آرام سمجھتی ہے وہ میں بے آرائی ہے خلقت کے نزدیک اور وہ بے آرام ہے وہ میں آرام ہے۔

نکتہ :- تین چیزیں ہیں جن میں خلقت ہے۔ دامن میں پڑکتی ہے اور ایک کتہ نہیں پائے کہ العلم و خلقت و دورانی اسم علم تھری ہیں کاہیں میں نفس اور یہ تینوں کئی کے قاب میں نہیں آتیں مگر یہ اسم علم سے بعد کساد معرفت کے

نکتہ :- طالب اپنی امید و طلب خلقت کے دلوں کو راہی کرنے پر لگاتے کہو تھ یہ فیہ کی طرف رجوع کرنا ہو گا کہ کسی فعل کے کرنے پر آمادہ ہو اس کے خلاف خلقت شکایت کرتے چاہئے کہ اپنی نظر شکایت پر رکھے وہ اس حکم کو جلد سمجھانے اور یہ ہمارے حضرت کی صفت نفس سے چاہئے کہ اپنی تمام ہمت اپنے اصلی مقصود پر لگا دے۔

نکتہ :- اگر نہ ہو سکے دائرہ بند رہے تو بھی کتبہ معرفت ہو گا اور اس دائرہ سے بندی سے اسرار کو دیکھنے کی طاقت پیدا ہوگی اور تمام اخفاد دیکھنے والے ہو جائیں گے بلکہ

نکتہ :- اپنے تصور جب اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس وقت اس تمام کام پہنے ہوئے کو پہنچ جاتے ہیں

نکتہ :- طالب کو اپنا کام بہت کے لحاظ کر چاہیے۔
جاننا کہ میں اپنی توڑ بنا ہے وہ کی۔ باغیہ ہمارے کھنڈ سے لیس رہتی ہے۔
نہایت سے رہتی ہے عقل کو جناب سے عقل کی بات کوئی عقل نہیں اور نہ ہمارے
اپنی میں ہر کہ میرا عقل کو ہاتھ سے چھوئے اور عقل کے تانے بپے اور ہاتھ
مردم رہے گا اور ہمارے سے کوئی حصہ نہیں پاتا۔

نکتہ :- دل کی تسکین یہ ہے دنیا و دنیا کے غم و غم کی تسکین کا حصول۔
پیدا نہ کرے اور اس جگہ سمجھنے کی تہ نہ رکھے اور مرید اور نعمت کمال حاصل
اس آرام سے جو دل کی عبادت میں حاصل ہوتا ہے اس میں زیادہ پیدا کر کے
آہستہ آہستہ دل کی تسکین تک پہنچ جاتے گا۔

نکتہ :- عالم اور اسم یعنی عالم پیدا کر اور عالم مثال اور عالم احوال اور
عالم دھات اور عالم شان ہوتا ہے بعد میں ان سات دھات کو سات دھات میں
سات شہدوں میں اور سات انصاف و عدل میں اور سات ذل میں اور سات عفتی سے
کی موعوم کرتے ہیں۔ جو طالب اس سات دھاتوں سے گزر جاتا ہے اور سات خدا تک
پہنچ جاتا ہے اور کمال ہو جاتا ہے اور جب یہ پیر کی توجہ سے واپس آتا ہے اور عالم
اسم میں پہنچتا ہے تو اس صورت میں کمال میں رہتا ہے۔

نکتہ :- اگر ان آیتوں یعنی امامت کو لیا سب سے بہتر ہے اور نہ کرے تو صادق
نہیں ہے۔

نکتہ :- طرف و گوی کے ماتہ عادت کہ رات کو میری تہاوت کی کیفیت رکھتے
ہیں یعنی دنیا میں وہ اندر ہر آگیا کہ اس کے وصال سے مقام و وحدت کے اسم کو
مارا۔ طاقت باقی۔ لیکن دل نکلا نہیں۔ کہتا اور زانہ میں بہت ہوتا ہے کہ
مارے سر زد ہونے والے افعال خدا کی طرف سے جاتا ہے اور کوئی شخص دل نہ ہے
قراری و دل کا باعث نہیں ہو سکتا اور نہ۔ کتا دل کا مرید حاصل ہو گیا تو وہ سارا
دن خوش و اچھا ہو جاتے گا اور دیکھے گا سب کچھ خدا کی طرف سے ہے اور یہ انصاف

نکتہ :- اس میں جو میں طاقت سے کہہ سکتی ہے اس میں ہے آرائی ہے طاقت کے
آرام اور وہ ہے آرام ہے وہ میں آرام ہے۔

نکتہ :- اس میں جو میں میں طاقت ہے اس میں ہے آرام ہے اور ایک نکتہ میں
پائے کہ علم و طاقت اور اسم و علم تہاوت میں کلاہیں میں کلاہیں اور یہ تہاوت کسی
کے قور میں ہیں آتھیں تہاوت کے علم سے بعد کے معرفت کے۔

نکتہ :- طالب اپنی اسباب و طب طاقت کے ہوں کو راضی کرنے پر نہ لگائے کہو تاکہ
نہیں کی طرف رجوع کرنا ہو گا اگر کسی فعل کے کرے یہ امور ہو اس کے خلاف
نہایت تکلیف کرے چاہیے کہ اپنی تہاوت پر نہ کرے اور اس حکم کو بعد بھالانے
اور یہ ہمارے حضرت کی صفت خاص ہے چاہیے کہ اپنی تمام ہمت اپنے اس مقصد
پر لگا دے۔

نکتہ :- اگر نہ ہو سکے دائرہ بند رہے تو میں کن و معرفت ہو گا اور اس دائرے بندی
سے اسرار کو دیکھنے کی طاقت پیدا ہوگی اور تمام عقائد دیکھنے والے ہو جائیں گے بلکہ

تمام سام اور ہریالی دیکھنے والا ہو جاتا ہے اور آگے بڑھنے کے لئے سب برابر ہو جاتا ہے۔

نکتہ :- اسْتَعِثْ قَلْبَكَ وَتَوَافُكُ الْوَسْوَاسِ الْخَاسِرِ یہ بات ضرور کے حق میں ہے۔
عام لوگوں کے حق میں

نکتہ :- غم اور فکر جو خدا کی طرف سے آتا ہے اور کہتا ہے کہ طاقت کی طرف سے آتے ہیں عارفوں کا فرق ہی یہی ہے کہ یہ خدا کی طرف سے جانتے ہیں کہ طاقت کی طرف سے

نکتہ :- ہمارے درگزر کا طریقہ جو ضرور ہمارے حضرت پیہ صاحب کا یہی طریقہ تھا کہ جب ولی آتا ہے تو عام طور میں مختار ہوتا ہے اور باوجود اس مرتبہ کے محتاج ہوتا ہے ہمارے پیہ صاحب نے فتاویٰ کو اختیار نہیں کیا بلکہ اپنی تہمتی حق کے حوالے کر دیا اور اپنے آپ کے لیے معذرتی صفت اختیار کی اس صورت خدا تعالیٰ طالب و عنائے بندہ ہو جاتا ہے۔

نکتہ :- معذرتی اور محبوبی کے طریقہ کا حصول اس نکتہ سے وابستہ ہے کہ حق تعالیٰ و مقابلہ کرنے والا جلتے اور دعا سوائے حق کی رہنا نہ چاہتے۔

ہمیت اور خدا کے حوالہ پائنا امن و امانی پر مبنی ہے اور تمام کو گھٹاتا ہے

نکتہ :- نصیب و طریق کیا وہ ہیں جو تھا اور پانچواں ایسی جگہ دیکھنے کا اور چھٹا اس سے اور ہفتمی کی پوزائی کے برابر اور ہشتواں دل میں اور آٹھواں معدے میں اور نہواں سورت میں اور دسواں پانچواں اور کیا دسواں سورج طلوع ہونے سے لے کر نہ غمی قائم رہنے تک اور مغرب کا وقت ہوتا ہے ہمت اگر دار پائے

نکتہ :- طالب کو چاہئے کہ یہ بات جان پر نہ لگے اور سوائے اس طریق کے اور ہر طریق نہ کام کرے۔

نکتہ :- دو چیزیں طالب کو حق سے الٹی ہیں پیر کے حق میں پکی نیت اور اس کی دعا جس طرح بھی ہو سکے اگر اس پر غور آئے تو حق سے رہے گا۔

نکتہ :- وہ چیز جس سے حق سے پہنچنے میں وہ پہلے حق سے الٹا ہے مگر غشی کو مضبوط کرنا ہے اور نیر کو دل میں ہرگز نہ پھیرنا ہے اور اس کے بعد داخل ہونا ہوتا ہے اور ان جناب سے پہلے حق میں کمال تک پہنچنا ہے کہ سواہر کو نہیں جانتا اللہ تعالیٰ پیر و مرید سے الٹا ہے جسکی کفر ہے جب کہ اس کو گناہ و احسان حق میں شامل ہو گیا اور ہم مرتبہ ہی ایک منزل ہیں کہ یہاں ہے اور خدا شوب تک پہنچ جاتے ہیں۔

یہ نکتہ سب نکتوں سے بڑا ہے اور علم جو یہ دے کہ حق کا یہ ہے اور کے لیے اور یہ خدا کے لئے تو اسے جب تک پہنچانے نہ فرمائے پس سمجھتے

نکتہ :- مرید مرید کی حق ہوتا ہے اور یہ قسم کمال کی حق مریدوں میں رہتی نعمت پر ہے ہمت میں دے دے کہ کسی وجہ سے فکر و تدبیر خود کرے اگر کرے گا تو بہت ہی کراہی وہ ہمتی پیدا ہوگی اور تمام اس کی پوزائیاں اور شہمت پانچواں کی چاہت تمام کی ہوں یا باطنی

نکتہ :- اپنی فکر اور اپنی رائے رکھنا دنیا میں زندگی کا سلسلہ نہیں ہی ہمت نے نہ ایک خود بینی اور خود کی کفر ہے۔

نکلتے۔ اور تم فقیر ہو اور وہ اللہ ہے جب طالب امر جبکہ بھیج گیا۔ وہ بڑا ہوتا ہے جب وہ لگا تو پھر آپ محض ان گیا پس سمجھ لے میری بات

نکتہ ۱۔ جب لوگ کلام اللہ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کلام کا قرب ہم نے
 فلاں بزرگ کو سننا ان لفظوں کے ساتھ مجھتا ہمارے اور کے نزدیک نہایت برا ہے ۔
 لفظ نیاز کہنا چاہیے کہ ہم نے نیاز میں کیا۔

نکستہ: ہمارے درگزر کا طریقہ ذکر ہو، پر ہمارے پیر صاحب کا یہ تھا کہ ایک دریا آتیں وہاں ہیں۔ وقت دن چاکاں اور تمام عمر ہمارے پیر صاحب نے اس دریا کو آنکھوں سے نہ دیکھا تھا۔ ان کی ہر گفتگو نہ دیا سوائے بات کے

نکلتے ہو جو کوئی طلبِ نفع کرے اور دنیا کی حرص بھی رکھتا ہو یا کثرتِ کرامت اس شخص کو کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی بلکہ بہرہ یاب نہیں ہوتا۔

تذکرہ: طالب صادق اس طرح گنہگار نہیں کہ ہر حال میں ختم ہو جائے مگر اس میں کوئی فتور دیکھتا ہے تو جناب اقدس پیر پر ہمارے سبب ہو چکا ہے سمجھ لے۔

منکرتہ اور یہ راہ بہت مشکل ہے اس طرف کسی مرد عاشق اگر راہ میں - سب سے
 راستے ہو گئے ہیں اور جان و مال کے سب سے بڑے نقصان سے گئے ہوں گے اور ان کے
 لئے ساتھ ہو گئے ہیں اگر جان، ایسے جگہ فوجت - پیچھے تو مگر - قسموں میں یہ بھیجنا کہ
 اس طرف نہیں آئے۔ عشق کے معنی جان دنیا ہے اگر یہ مادیوں کی عورت قدم سے بچو
 اور جان دینے اور کائنات پر جھمنے سے ہرگز نہ ڈرے تو اپنے پیر کی مدد سے بچائی کی عین
 گزر جائے گا۔

نکتہ ۱۔ طالب پر اگر نوریات جیسے اعلیٰ ہو مقام ہو تو اپنی خودی پر غور نہ کرے بلکہ

حق تعالیٰ پر کہ۔ اور اپنی خودی کو درمیان میں نکال دے۔ اور ہمارے۔

نکستہ: ۱۔ اگر صاحبِ اقدار ایمان کو صاحبِ دوزخ کہے رہے ہیں اور ہیر کے قیامت تک
ان کے نصیب رہے گا کہ وہ خدا کے قریب ہے اور اللہ اور کلامِ دوزخی بزرگ
شمار خدا کے نزدیک۔ اسے دوزخ کہہ دیا جاسکتا۔

نکتہ ۱۔ ہمارے بزرگوار نے محنت محنت اختیار کی تو قاتل خدا کے مراتب کے حصول کے لیے اور جب تک آدمی ذاتِ پاک کی رضا کے لیے ہمدانی دکھا کر ہے مدد آدمیوں کے لشکر کا مقابلہ کرے گی وہاں نہیں کرتے تھے۔

تکلیف دہ روایت کی سب سے اہم علامت یہ ہوتی ہے کہ اولیاء یہ نہیں مانتے کہ
ہر علامت سے ایک علامہ کو اپنے تمام غرائز اور سمیت نکال دیا جائے اور کہنا ہے کہ
ہر علامہ کی طبیعت ہے اس کا غرض بھی سمجھیں کہ کیا اور اس میں یہ اتنی ہوں اگر مجھے
ایک بار غرض سے دے تو نہیں ہوں پس اس علامہ کو اصل جانا ہی ہے کہ خدائی
موجود کو پہچان کر کے غرض سے دے تو سختی کا موجب اور آغوشوں کے سونے

تھا یہ کہ وہ ہرگز تو جہان کی ہر بات سے ہر لمحے میں صاحبِ مہمان ہوئے ہیں۔ جہاں تک
حضرت رابعیہؑ سے تعلق ہے۔ یہ اعلیٰ کے نام ہے تاکہ رات و مناجات اور مراقبہ
جہاد سے پیچ صاحبِ مہمان سے نہ ہٹے اور جو کچھ خود ذاتِ شریف نے
عالموں کو کیا ہے۔ ممکن نہیں تھا باوجود ان مراتب کے دمت ارا اور اس سے فائدہ بھرتی
ظاہر نہ کیا اس سے باہر نہ آئے اور عشق سے سات دریا پل گئے اور اس سے پہر نہ آئے
اور کسی کو اس کا علم نہ ہو۔

سے رخصتوں پر بھی قابو ہوتی ہے اور اگر جماعت کے نزدیک سب سے زیادہ
خوف ورجا کی اچھا نہیں ہوتی جو کچھ اس کی کیا اس کی روئی کی
اس کی پناہ گاہ ہو جاتا ہے ظاہری و باطنی افعال میں اور نہ کہ اس میں کیا کیا
کیا پینا اور کہنا وغیرہ

نکتہ ۱۰ ہمارے بزرگوں کے نزدیک توکل کرنا نفع بخش اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ
ہے کہ تمام کاروبار بنیاداً آخرت اور مادی سلوک اپنے پیر کی اطاعت کرتے اور اس کے
حوالے کر دے مثلاً اگر دنیاوی کاروبار میں کوئی غریبی آجائے تو مقام ٹھہری سے ملے
ہوئے شخص کی طبع کو چاہیے کہ فکر سندن ہو اور ثابت قدمی سے پاؤں پر نہ رکھے اور
لفظ نہ کہائے اور چاہے کہ یہ سب پیر کے ہاتھ میں ہے اور ہر کچھ میرے حق میں
بہتر ہے وہی دکھائیں گے اور پیر کی رسی داخل ہوا اور پیر اس سے ختم ہوا اس کے
ختم ہونے پر انہوں نے ہے کہ اس سے بہتر اور زیادہ تدبیر میرے نصیب کرے گا اور
توکل کرنا چاہیے ہر حال میں اور ہر وقت اپنے پیہ کافریاں بردار رہنا چاہیے کہ فرماں
بردار کی بہت نفع بخش ہے۔

نکتہ ۱۱ طالب علمی وہ بے تیری میں اور دھمال کے شوق میں کہ جلد حاصل ہو پیر کی
طرف سے تافیر حصول مطلب میں نکتہ ہوتی ہے طالب پر پیر کی طرف سے سب
کچھ ٹھہر میں آتا ہے پس طالب اس میں اللہ تعالیٰ کا مالک ہونا چاہیے کہ اپنا عشق جتنا
زیادہ ہو گا کوشش کرے گا اور پیر کی طرف سے تافیر کو بہتر جائے

نکتہ ۱۲ مرید پر جو کہ لوگوں کے سامنے صحبت کے سبب ہو اس کے دل پر غفلت
غالب ہو جاتی ہے اثر کرتی ہے چاہیے کہ اس حالت میں طالب اپنے تئیں شغل عبادت
کے زور سے غالب رکھے اور اس اثر کو دل پر نہ آنے دے اور روح کے ساتھ بہت

محبت کرے۔ کوشش کے بعد غفلت کا اثر نصیب نہ ہو گا۔

نکتہ ۱۳ طالب کو چاہیے اپنی ہوا کو پر خدا کر دے اور روحی خدمت ہر طرح
کی کرے اور پورے ادب اور دل کی خوشی سے اس وقت کوئی غم نہ ٹکرتے کہ
قلم بستے اور جب کشتارماز کا مقام ملے اور خدمت کے حق پر قدرت
پاس ہوگی اور سب کچھ پورا کرے گا۔

نکتہ ۱۴ روح کی خدمت کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر حال میں پیر کی رضا
میں رہے بلکہ ہر دم اور ہر وقت فراموش نہ کرے اور تصور میں رات و شب تک
رہے اور خدا کے بغیر عیا پائل نہیں ہو گا اور اپنے پیر پر خوشی و غم کرے کہ پس
کوشش سے نہ کہ خود پر کرے

نکتہ مشرب آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارِ عہدہ طالبان حق کے بارے
میں یہ قہر مرید جو آقا تھان کے پاس وہ بہت خوش ہوتے تھے اور عبادت اور ارتقا
اس مرید کے توصل کے طالب فرماتے تھے بعض لوگ قلندرئی اور بال کوٹنے کا
مشرب اپنا لیتے ہیں اور بعض شریف وضع اگر بعض میں اعتقاد کم ہو اس کے حق اتنی
سہرا ہائی فرماتے تھے کہ اعتقاد زیادہ ہو جاتا تھا بعض لوگ محبت و خواہش تخلص کا اپنے
دل پر کوئی اثر نہ رکھتے تھے وہ خود ذات شریف کے دعوت دینے والے ہو جاتے تھے
راہ حق میں یاد حق محض بتاتے ہی آ جاتی تھی اور تصور کے ساتھ اس منزل میں واصلان
حق میں شامل ہو جاتے تھے ان کے حق میں اتنی کشش فرماتے تھے کہ ایک طرف بھی بغیر
تصور و غفلت میں نہیں پڑھ سکتے تھے

نکتہ ۱۵ اور شاہ سیف الرحمن قطب زمانہ اور طالبوں کے حق تھے ہر رب کو چاٹنے

والے دکاندار کے خلاف کام کر رہے تھے۔ کام
جس پر مہربان ہو جائے جو کچھ اس کے نصیب میں ہو گا
نصیب سے بڑھ کر خود بھی دے گا اور عطا کرتے
نہایت کمال تک پہنچا دیتے تھے اگر مزاج میں ہرمانگی آ جاتی تو صاحب زمین
موقوف کر دیتے۔

نکلتے۔۔ حضرت پیر پیراں کا مشرب و طریق یہ تھا کہ طالب کو اس کے نصیب کے مطابق کچھ ہوتا مل جاتا تھا اور حد لے کر جاتا

تذکرہ:- اگر طالب پر سات زمین و آسمان کا ظلم مشکوک ہو جائے اور مارے فرشتے اور حیوانات اور نباتات کا کام کرنے لگیں، اچھی سڑکی، پہلی سڑی پر نہیں پہنچ پانا اور مرتبہ فقر بہت اور بلند ہوتا ہے اور ہر مقام فقر کو پہنچ گیا، کچھ گیا۔ کمر بہت بندہ لے کہ میر کی مدد سے فقر کے مرتبے کو پہنچنے یہ جی پہنچنے ہوئے لوگوں میں ہو جاتا ہے۔

نکتہ۔ کشادہ راز کی بڑا عقائد است اور کشود میں زیادہ راز کی ہمت سے وابستہ ہے

نکستہ ۱۔ جتنی ہمت زیادہ ہوگی، کشور روز زیادہ ہوگا۔

تکلیف ہے۔ مرید کو پس جو تکلم بہت چاہیے کہ عبادت اور اعمال اس پر حیران کر دے۔
شراب بھی ہو تو کر دے خواہ شراب کتنا پیسا ہو خواہ اس کے علاوہ بڑے گناہوں میں سے
ہو طالب کا یہ کام عین عبادت ہے اور خدا کے نزدیک اسی سے خدا کا وصال بھی
حاصل ہوتا ہے۔ پیر کا فعل اس کو کھینچ کر اور بھید یعنی سر و کھادیا ہے اور طالب کامل
سب کا مالک ہو گیا ہے اگرچہ وہ فعل حرام ہو اس کے حق میں عبادت بنا دیا ہے اور یہ
بات مرید بھی جانتا ہے کہ میرے یقین سے یہی راہ اللہ سے حاصل ہونے کی ہے کہ

فرد سجادہ رتین کن کرت پ عفاں کو کہ سالک بے غیر بودہ در سم منزلها
تشرستوں پیر یک نام دے نوشا کو بھی شراب سے رنگ دے کہ

[illegible]

نکلتے ہیں۔ میں نے عرض کر دیا کہ یہی تیار کرتا تھا کہ پاؤں کے حلوں کی مٹی بن ملاؤں
لیکن ہمیں بن پاتا یہ تکلیف دل کو بہت زیادہ ہوتی ہے فرمایا کہ جس کمر میں تو رہتا
ہے اس میں ہم ہیں اور تیرا بدن ہمارے پاؤں کے نیچے ہے یہی پاؤں کی مٹی ہو جاتا ہے
اور نہ تسلی ہوتی کہ اس کا بیان معذوری ہے پھر میں نے درخواست کی کہ رات دن
کمال حضور دل سے حضوری میں غائب رہا ہوں اور جس وقت پیاس زیادہ لگتی تھی
میں ہرگز سیر نہ ہوا اگر ایسی خواہش و آرزو تو آپ جانتے ہیں جو ہم نے آپ کے دل میں
ڈال دی ہے اور خدا کی خاطر ہم سے ہم نے ہدیٰ لے لی تھیجہ پر ہمارا پر تو ہے اور تجھے
اپنے اور کسی شخص کی حاجت نہیں قطعاً خود بہار ہو گئے ہو اور فضیلت بیان کی حد سے
باہر ہے

بہت ۱۰ میں نے اپنے پیر کی نصحت سے یہی کر دی ہے جس میں اب کچھ نہ ملے گی
تجسس کی ضرورت نہیں جو سمجھا سمجھ گیا اور چکے کیا جو چکے کیا

نکتہ ۱۱۔ باوجود ان سب اعلیٰ مراتب کے ہمارے بزرگوں نے کسی راہبیت کا دم نہ
مارا عبودیت میں رہے اور ہمارے پیچ صاحب دمرید عاشقی و عشوق پر یوں کمال کر
ہونے لگے کہ کوئی ایسا پہنچا ہرگز دم نہ مارا اور سب کو پلے گئے اور یکساں میں چلے

نکتہ ۱۲۔ دونوں مباحثوں میں ایک اپنی عاشقی اور ایک کو عشوقی پر ہے دونوں نے
عشق کیا اور دوسرے میں خود عشوق تھا اپنے ساتھ عشوقی میں لگ گیا

نکتہ ۱۳۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا یعنی میرے پیر نے جو کچھ تیرے دل میں
آئے اپنی طرف سے جان اس کی لدا دے بلکہ ہر لکت و سکون اس کی امداد سے خود
ہر لفظ و لہجہ اس سے غافل نہ رہ اگر غیر سے محبت کی بات سنے تو اسے بھی ہماری طرف
سے جان کہ وہ بھی غیر کی زبان سے ہے یہ فائدہ کلیہ ہوتا ہے اس کا پھل اچھا مکمل
حاصل ہو گا

نکتہ ۱۴۔ عارف لوگوں کے دلوں کی وصیت یہ ہے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ سلام کی بقیہ
فطرت و سرشت سے بنائے گئے ہیں

نکتہ ۱۵۔ خواب و بیدار کے موافق دل میں آتا ہے چاہے اس کا ظہور قریب ہو یا دور
اسی طرح ارادہ و نیت سب حصول معرفت کا ہو گا البتہ ہمسوہ حاصل ہوتا ہے لیکن
مسلل محنت و کوشش سے شان کی بلندی مرتبے کی بلندی حاصل ہوتی ہے

نکتہ ۱۶۔ جب طالب سلوک کے راستے پر چلتا ہے تو حکم ہوتا ہے کہ اس کے دل کو

پر فوراً دے ۱۱۔ جتنی کوشش کرنا ہے پر فوراً نہیں ہونا اور جتنی وصیت رکھنا ہے
ہر حکم ہونا ہے کہ تم سے باز رہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے نور کا سیلاب بھیجتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ اس سے اس طرح رہو کہ خوشی و غمی کا مقام نہ رہے غیر کے ساتھ
محنت ہو کہ غیر ہے دل میں امکان ہوتا ہے

نکتہ ۱۷۔ فطرانہ مت و امید سب سے مستقطع کر کے نہ اہل و عیال پر نہ فرزند پر نہ دوست پر
نہ مرید پر کہ یہ سب اس کی ذات ہے اپنی تفر و امید ہمیشہ اور ہر حال میں اسی پر رکھنی
چاہیے

نکتہ ۱۸۔ حریت و سستی کی اصل و حقیقت یہ ہے کہ ہوش قائم اور کسی جگہ پر قاب
و پریشان نہ ہو مقصود میں اتنا فرق نہ ہو کہ اپنی کوئی طہر نہ رکھتا ہو

نکتہ ۱۹۔ مرید کو چاہیے کہ پریشانی و اضطراب کو اپنے قریب نہ آئے دے اور خود کو
مردے کی طرح پیر کے سامنے پیش کرے۔ مرد کو البتہ گور یعنی قبر میں دفناتے ہیں اسی
طرح مرید کو پیر مقصود کی گور تک پہنچا دیتا ہے

نکتہ ۲۰۔ اگر کوئی شخص اپنی تمام عمر روز و رات کے اور ہزار رکعات نماز پڑھے تو طریق
قوم سے کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے حاضر ہونے کے جو کہ پیر نے ارشاد کر دیا ہو۔ جس
نے حاضر ہونا طریقہ پایا ہر چیز جو طالب کو غیر حاضر کرے اس چیز سے بدتر نہیں ہے
بلکہ مرید کے حق میں گناہ ہے چاہے اس کا ظاہر تیک ہو چاہیے کہ اس پر دھیان
رکھے البتہ مویہ کو چاہیے اپنی خاطر میں اس کا لحاظ رکھے

نکتہ ۲۱۔ مرید کو چاہیے کہ جب حاضر ہو ادب بجالائے اگر یاد کرے تو حاضر نہ ہوتا
اور اگر غیر حاضر ہو گیا تو یہ کہے کہ ہم سے تقصیر ہو گئی کہ اس کا سبب میں تھا تو عشق

کمال کو پہنچ جاتا ہے اور طالب عاجزی اختیار کر کے توبہ اکسیر اعظم ہے اور ہمارے
بزرگوں کے نزدیک شکر ایک بات ہے میں کابیان نکلا معنی و حذر ہے۔ شکر ایسے
ہے جیسے دریائیں سے ایک قطرہ مثلاً ایک شخص ہو اور بہت زیادہ لوگ پیاسے ہوں۔
اس کے ہاتھ سرد و لطیف پانی آ جائے اسے پلے نہ کہ شربت تو جیسا کہ مجھ جانتے
جو سمجھا سمجھ گیا

نکتہ ۱۔ عارف کی رحلت کے وقت وہ غفلت جو پیدا ہو چکی ہو تو اس سلسلہ کے عارف اسکے لانے کے لیے استقبال کے لیے لکھتے ہیں۔

نکتہ: اور ان خالوں کا بدن غودی تکبر کرتا ہے اور وہ بدن یوں خوشی رکھتا ہے کہ اگر اچھلی کا ایک چڑا اس میں رکھے تو وہ ظاہر ہو جاتے ہیں جو سمجھا سمجھ گیا

نوٹ۔ عین وقت پر عبادت و تکلیف پہنچائی میں کراہت وقت کرنے سے بہتر ہے

نکستہ۔ ان رفی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فقیران کائناتوں کو دور کرتا ہے اور ہمیں رہنے دیتا

نکستہ :- انہوں نے وہی کہا یہ تمہاری توہیلی بن جائے گی

نکستہ ۱۔ ان دونوں کی اخیر یہ تھی کہ تمہارے قاصد ہیں اور امت تمہاری طرف سے تلاش کرنے والا پانے والا ہے

تکمیل شد - ۱۳۸۵

جب ایسا کیا تو بہت سے اصرار رات و دن میں اس پر جلوہ گر و نمودار ہوں گے

فائدے پر دھیان رکھنا چاہیے کہ شوقِ عالمیک الا وجهہ یعنی ذات پر

نکستہ ہے۔ مرد کو پابندی کہ اپنے سر کی خدمت اس آیت کریمہ کے مطابق کرے
 یَعْلَمُ اللہ مَا تَرْتَدُّ مِنْ کِبَرٍ اِیَّکَ

نکتہ۔ طالب پر مشکف ہوتے ہیں اور کلام نہیں کرتے اگر طالب ان کے کلام کی آرزو کرے تو یہ ہو جائے گا لیکن طالب کے دل میں یہ آرزو کرنا چاہا نہیں اگرچہ پاپے تو وہ کلام کریں گے یہ بہتر ہے کہ عدم کلام پر کی خواہش ہے بہتر ہے کہ یہ اپنی خواہش ہوگی

نکتہ ۱۔ اور تازی کی محنت حضرت جنید بغدادی نے بہت کی ہے

نکبتہ :- صورت اسماء پارس کی طرح ہے اسماء کو بھی ان معصوم اسماء کی صورت دے کر طالب پر روشن کر دیا گیا ہے اس قیاس پر تمام صفات پر اگر منزل صفات نور پر ظاہر ہو تو سالک صاحب محویت ہو جاتا ہے اگر سرخ نہیں ہوتا تو صاحب سکر ہو جاتے تھا اگر دونوں رنگ سبز و سرخ پیر عطا کرے تو یہ شکر اور محویت کا مقام ہے

عمل اسم یا عزیز :- جو کوئی بعد نماز فجر اکتیس بار پڑھے خدا اس کو عزیز رکھتا ہے اور دنیاوی گمریں باعزت و حرمت رہتا ہے اور شوق و محبت اسے عطا ہوتی ہے

برائے زیارت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت جن معجزوں میں آتے درود ہزارہ کو ایک ہزار درود یا پانچ صد دفعہ طاق عدد کے مطابق پڑھے تو پہلے تو خواب میں حضور کی کامقام مل جائے گا اور زیارت نصیب ہوگی اور جب زیادہ خلوص نیت سے پڑھے تو بیماری کی حالت میں زیارت حضور نصیب ہوگی ظاہری علوم کے کردہ علماء سوائے ربانی تسلی کے کچھ نہیں ہیں

”تمت بالخیر“

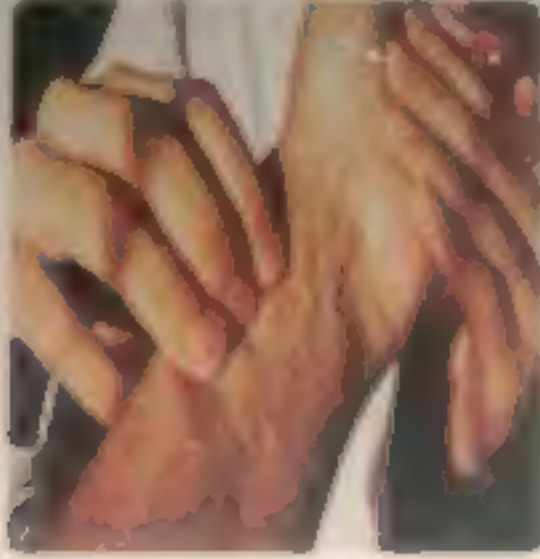
شاہ معتمدی کو حوالہ کی طبع شدہ

تذکرہ مقیمیہ ^{تقریف} حضرت میاں محمد بخش ^{قیمت 200 روپے}

نوریکہ شریف ^{تقریف} سید عبد اللہ نوری ^{قیمت 150 روپے}

مثنوی مددی ^{تقریف} حضرت سید مدد حسین ^(ازیر طبع)

دُرّ العجائب ^{تقریف} حضرت شاہ محمد معتمد ^(ازیر طبع)



حکیم حاجی علی ضیاء صابری

- فاضل طب و لجرات ● رجسٹرڈ پھل کونسل فار طب حکومت پاکستان
- فاضل قانون نظریہ مطروحات ● سابقہ فزیشن قرشی ہیلتھ سروس لاہور

0301-6914588

الحمد دواخانہ

386۔ فاطمہ جناح روڈ تکیا نوالہ محلہ ساہیوال

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

